مرتب

حضرت مولانا محمد علاء الدین صاحب قاسمی مدظلہ العالی

خلیفہ ومجاز

حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم ادریس حبان رحیمی صاحب ایم ڈی حفظہ اللہ

خلیفہ ومجاز: حضرت مولانا حکیم ذکی الدین احمد صاحب نوراللہ مرقدہ پرنامبٹی

(خلیفہ ومجاز: مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب جلال آبادی رحمۃ اللہ علیہ)

(خلیفہ ومجاز: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

ناشر:

خانقاہ اشرفیہ مکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور دربھنگہ (بہار)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اصلاح

کے قیمتی موتی

حضرت مولانا محمد علاء الدین صاحب قاسمی مدظلہ العالی

خلیفہ ومجاز

حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم ادریس حبان رحیمی صاحب ایم ڈی حفظہ اللہ

خلیفہ ومجاز: حضرت مولانا حکیم ذکی الدین احمد صاحب نوراللہ مرقدہ پرنامبٹ

(خلیفہ ومجاز: مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب جلال آبادی رحمۃ اللہ علیہ)

(خلیفہ ومجاز: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

ناشر:

خانقاہ اشرفیہ مکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور دربھنگہ (بہار)

نام کتاب : اصلاح کے قیمتی موتی

مرتب : حضرت مولانا محمد علاء الدین صاحب قاسمی

کمپیوٹر کتابت : عبداللہ علاء الدین قاسمی

صفحات : 110

اشاعت : 2019

تعداد :

قیمت :

ملنے ♦ خانقاہ اشرفیہ ومکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور دربھنگہ بہار (انڈیا)

کے ♦ مولانا عبدالمجید صاحب قاسمی: صدر: دارالعلوم محمودیہ سلطان پوری دہلی (انڈیا)

پتے ♦ قاری محمد مطیع الرحمٰن صاحب ناگلوئی مبارک پور نئی دہلی (انڈیا)

قاری عبد العلاّم صاحب سیما پوری (دہلی)

Mobi: 9818406313

KHANQUAH ASHRAFIA MAKTABA RAHMAT E ALAM (india)

Phone:7654132008

Mobi:7631355267

Email:Abdullahdbg1994@gmail.com

فہرست مضامین

بابرکت کلمات

حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم ادریس حبان رحیمی صاحب چرتھاؤلی

خلیفہ ومجاز: حاذق الامت حضرت مولانا حکیم ذکی الدین صاحبؒ پرنابٹی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد!

انسان زندگی میں جب سے ہوش سنبھالتا ہے اس وقت سے آخری سانس تک اس کو اپنی اصلاح کی ضرورت ہے اس لئے کہ نفس وشیطان اور دنیاوی خرافات ہمیشہ پیچھے لگی رہتی ہیں۔ میرے عزیز،عزیز القدر نوجوان خوش خصال، عالم دین اور مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد علاء الدین صاحب قاسمی زید مجد ہم نے بغرضِ اصلاح ایک شاندار مجموعہ بنام اصلاح کے قیمتی موتی ترتیب دیا ہے، فقیر نے اس کے عناوین دیکھا تو نہایت خوشی ہوئی ،اللہ تعالیٰ موصوف کو مزید زورِ قلم اور زورِ کلام عطا فرمائے اور دیگر مجموعات کی طرح ہذا کو بھی خواص وعوام میں مقبولیت عطا فرمائے۔اور موصوف کے ساتھ ساتھ اس حقیر فقیر کے لئے بھی آخرت میں اس کو ذریعۂ نجات بنائے اور دنیا میں اصلاح وتربیت کی بہتر سبیل بنائے آمین ثم آمین یارب العالمین!

خاکپائے آستانہ حضرت حاذق الامتؒ

فقیر محمد ادریس حبان رحیمی رشیدی چرتھاؤلی

خانقاہ رحیمی دارالعلوم محمدیہ بنگلور، جنوبی ہند

22 جنوری 2020

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ وَاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ اَمَّا بَعۡدُ:

بفضلہ تعالیٰ راقم الحروف کے اصلاحی اور روحانی علوم کے موضوع پر تالیف وترجمہ کا کام ایک عرصہ سے جاری ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ اس نے پھر یہ ایک نئی کوشش اور پیش کش آپ قارئین کی خدمت میں بھیجنے کی سعادت عطا فرمائی، اس کتاب میں مؤلف نے مشائخ عظام اور علماء صالحین کے وہی ملفوظات اور مضامین پیش کرنے کی سعی کی ہے جو قلب وروح میں اتر کر زندگی میں عملی اور روحانی انقلاب برپا کرنے والے ہوں ۔

میں نے اپنے آشیانے کے لئے
جو چبھے دل میں وہی تنکے لئے

دراصل بندے کا خدا سے سچا اور صحیح رشتہ جبھی استوار ہوتا ہے جب اہل اللہ کی اتباع کی جائے اور قرآن وسنت کی روشنی میں اسلاف کے بتائے ہوئے ارشادات، اصلاحی اور روحانی مضامین سے دل کی زمین کو ہری کی جائے اور اسی وقت چمنستان حیات میں ایمان اور عمل صالح کی بہارِ مسلسل بھی آئے گی۔

پیش نظر کتاب ''اصلاح کے قیمتی موتی'' جو مشائخ کی مختلف اور مفید کتب سے بحوالہ جات تحقیق وتنقیح کو مدنظر رکھتے ہوئے تالیف کی گئی ہے، یہ ایسے چیدہ ومنتخب اور پسندیدہ مضامین کا مجموعہ ہے جو'' از دل خیزد بر دل ریزد'' کا پورا پورا مصداق ہے جس میں درد وکشش اور

بصیرت میں ڈوبے ہوئے نہایت قیمتی اصلاح کے موتی ہیں۔

اب آپ قارئین کو فیصلہ کرنا ہے کہ دل وجان اور عمیق قلب سے کون شخص اس کا خریدار بن کر اپنی دکان معرفت کو سجاتا اور قیمتی بناتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ کتاب کے تمام مشمولات سے خوب خوب علمی وعملی استفادہ کی توفیق ارزانی مجھے اور تمام قارئین باتمکین کو عطا فرمائے اور مؤلف کے لئے ذریعۂ مغفرت ونجات بنائے (آمین)

عشق ہے سب ناتمام خون جگر کے بغیر
نغمہ ہے سودائے خام خون جگر کے بغیر

علاء الدین قاسمی

بروز ہفتہ ۲۱ شعبان المعظم ۱۴۴۰ھ

خانقاہ اشرفیہ ومکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور دربھنگہ (بہار)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آغاز: کتاب

دنیاوی مشکلات کے حل کے لئے مجرب وظائف

حضرت مولانا ابرار الحق ھردوئی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر اولاد نافرمان ہو، یا بیوی نافرمان ہو، یا شوہر ظالم ہو، یا کسی ملازم کا افسر ظالم ہو، یا کوئی محلہ کا دشمن ستا رہا ہو، تو یہ وظیفہ نہایت مجرب ہے، چالیس دن بعد نماز عشاء دو سو مرتبہ پڑھے اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے پھر بعد چلہ صرف 21 مرتبہ ہر روز پڑھ لیا کرے وظیفہ یہ ہے **یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ وَ الْأَبْصَارِ یا خالق اللیل والنہار یاعزیز یالطیف یاغفار۔**

کرایہ دار شرارت کر رہا ہو تو بھی یہی پڑھیں اور جملہ مہمات اور مشکلات کے لئے **حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡل** 11 مرتبہ پڑھیں اول آخر درود شریف کے ساتھ پڑھ کر دعا کرلیا کرے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس عمل کی بہت تعریف لکھی ہے اسی طرح اپنا حق طلب کرتے وقت صاحب معاملہ کے سامنے جب جائے تو یا سبوح یا قدوس یا غفور یا ودود آہستہ آہستہ پڑھتا رہے۔ کرایہ لینے جائے یا جس سے کام ہو اسی کے سامنے ان کو پڑھنے سے ان شاء اللہ اس کا دل نرم ہوگا۔

مقدمہ سے نجات کا وظیفہ

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحبؒ فرماتے ہیں:

سنگین مقدمہ میں جو پھنس گیا ہو وہ شخص یا حلیم یا علیم یا علی یا عظیم ایک لاکھ اکاون ہزار

بار صاف کپڑے پہن کر عطر لگا کر پڑھے، نہ وقت کی قید، نہ عمر کی قید، نہ مرد اور نہ عورت کی قید ایک جوڑا کپڑا اس کے لئے الگ رکھے۔ یہ عمل سنگین مقدمہ کے لئے مجرب ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فُجَأَةِ الْخَيْرِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فُجَأَةِ الشَّرِّ : یا اللہ میں تجھ سے نعمت ہائے غیر مترقبہ کا سوال کرتا ہوں اور آفت ناگہانی سے پناہ مانگتا ہوں۔ صبح وشام اس کو ورد کے طور پر پڑھنا چاہئے۔ کم از کم (33) بار۔(مؤلف)

مصالح کی حقیقت

حضرت حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مسائل کے سامنے مصالح کو مصالحہ کی طرح پیس ڈالو، مصالحہ کو جتنا پیسا جائیگا اتنا ہی سالن زیادہ لذیذ بنے گا۔

تصوف کا مذاق اڑانے والے کو جواب

اگر دوست واحباب آپ کے تصوف پر ہنسیں تو یہ شعر پڑھیں ؎

عرفی تو میندیش زغوغائے رقیبان
آواز سگان کم نکند رزق گدارا

ترجمہ: عرفی تو حاسدوں اور رقیبوں کے شور وہنگاموں سے غمگین نہ ہو کتوں کی آواز فقیروں کی روزی کم نہیں کرتی۔

اچانک خیر وشر کے لئے

اللَّهُمَّ اقْذِفْ فِي قَلْبِي رَجَائَكَ ، وَاقْطَعْ رَجَائِي عَنْ مَنْ سِوَاكَ حَتَّى لا أَرْجُو أَحَدًا غَيْرَكَ: ترجمہ: یا اللہ میرے دل میں اپنی امید کو ڈالدے اور اپنے سوا دوسروں سے میری امید کو ختم فرما تا کہ میں تیرے سوا کسی سے امید نہ رکھوں۔

ہر مشکل توجہ الی اللہ سے حل

جب کسی سے ایذاء پہنچے تسبیح وتحمید میں لگنے کا حکم ہے اس کا علاج حقیقت میں یہ ہے کہ توجہ ادھر سے ہٹالی جائے ،اورتوجہ کا فرد کامل توجہ الی اللہ ہے،اس کی برکت سے ان شاء اللہ تنگی و پریشانی ختم ہوجائے گی۔

مریض کے لئے مبارک دعاء

حضرت مولانا ابرارالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بخاری شریف کی روایت ہے کہ جب کسی مریض کے پاس جائے تو سات مرتبہ یہ دعاء پڑھ لے : أَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ أَنْ یَشْفِیَكَ: ہرمریض کی شفا کے لئے اکسیر ہے۔

ذکر کو مقصود سمجھئے

حضرت مولانا ابرار صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مقصود حاصل ہونے سے سکون ہوجاتا ہے پس جس شخص کو ذکر سے سکون نہ ہورہا ہو تو معلوم ہوا کہ یہ ذکر کو مقصود نہیں سمجھتا اس کا کوئی اور مطلب ہے۔

تلاش گمشدہ کا وظیفہ

حضرت مولانا ابرارالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں گم شدہ چیز یا جانور یا انسان کی واپسی کیلئے یہ وظیفہ مجرب ہے۔حضرت ڈاکٹر عبدالحئی دامت برکاتہم نے مجھ کو عطا فرمایا۔ دو رکعت نماز حاجت پڑھ کر پھر سورہ اخلاص 5 مرتبہ مع سورہ فاتحہ اول آخر درود شریف پڑھے پھر یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ 500 مرتبہ پڑھے اور دعا کرے۔

عیب نکالنے والے کو دعاء دیجئے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رَحِمَ اللہ امرَأً ھدیٰ إلی عیوب نفسی (مرقاۃ)

ترجمہ: اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو میرے عیوب مجھے بتائے۔

فائدہ: فکر آخرت خوف خدا اور اعلیٰ ظرفی کی صفات جس میں ہوں گی وہی عظیم انسان کہلانے کا مستحق ہے، اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عمل کی اتباع ہمیں بھی نصیب فرمائے (آمین)

مزاح

عن ابی عمر رضی اللہ عنھماقال قال رسول اللہ ﷺ انی لامزح ولااقول الاحقا (الطبرانی فی الکبیر)

ترجمہ: بے شک میں مزاح کرتا ہوں مگر سچ اور حق۔

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَزَّاحًا، وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لا يُؤَاخِذُ الْمَزَّاحَ الصَّادِقَ فِي مِزَاحِهِ۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قالوا یا رسول اللہ ﷺ انك تداعبنا؟ قال انی لااقول الاحقا (رواہ بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم میں مزاح کرتے ہیں آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہاں مزاح کرتا ہوں مگر سچ اور صحیح۔

ذکر

وذکرك للمشتاق خیر شراب
وکل شراب دونه کسراب

عاشق کے لئے تیرا ذکر سب مشروبات سے بہتر مشروب ہے اور اس کے سوا ہر شراب (مشروب) سراب کی طرح ہے۔

حضور اکرم وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ، فَإِنَّهُ عُمَرُ (رواہ البخاري)

تم سے پہلی امتوں میں علوم لدنیہ والے علماء گذرے ہیں اور میری امت میں عمر یقیناً ایسے ہیں۔

سلام کے ساتھ ہاتھ کا اشارہ

حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ شاگرد مفتی شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہاتھ کا یہ اشارہ مصافحہ کے قائم مقام ہے اس لئے جائز ہے۔

اجتماعی قرآن خوانی بدعت ہے

مفتی صاحب فرماتے ہیں: اجتماعی قرآن خوانی کا مروج اہتمام بدعت ہے۔ (انوارالرشید)

گمنامی نعمت ہے

خمولی اطیب الحالات عندی

واعزازی لدیهم فیه عاری

میری گمنامی مجھے سب حالات سے زیادہ پسندیدہ ہے، اور لوگوں میں میرا اعزاز میرے لئے باعث شرم ہے۔

اظہار عجز وانکسار

نہ گلم نہ برگ سبزم نہ درخت سایہ دارم

در حیرتم کہ دہقاں بہ چہ کار کشت مارا

میں نہ پھول ہوں، نہ سبز پتہ ہوں، نہ سایہ دار درخت ہوں، میں حیران ہوں کہ کاشت کار نے مجھے کس کام کے لئے بویا ہے۔

سچا مزاق جائز ہے

عن عائشة رضی الله تعالی عنها أنه كان يمزح ويقول: »إن الله لا يؤاخذ المزاح الصادق فی مزاحه۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نقل فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزاق فرماتے تھے اور فرماتے تھے صحیح اور سچا مزاق کرنے والے کی پکڑ نہیں ہے۔

صدائے مجذوب بشوق لقائے محبوب

نہیں جانا ہوا ہے جانب میخانہ برسوں سے

بھرا ہے دل میں شوق نعرۂ مستانہ برسوں سے

کبھی کچھ تھا یہ دل اب تو یہ ہے بت خانہ برسوں سے

ترستا ہوں تجھے اے جلوۂ جانانہ برسوں سے

خدا نے باب رحمت کھولا ہے ہاں کھولا ہے ساقی

کھڑا کھٹکا رہا ہوں میں در میخانہ برسوں سے

صراحی در بغل ساغر بکف مستانہ وار آجا

لگائے آسرا بیٹھا ہے اک دیوانہ برسوں سے

بس اب آجا بس اب آجا کرم فرما کرم فرما

صدائیں دے رہا ہے کوئی بیتابانہ برسوں سے

بعید انصاف سے ہے غیر کو ترجیح مجھ پر ہو

وہ کل عاشق ہوا میں ہوں ترا دیوانہ برسوں سے

غضب ہے غیر سا نا آشنا اب آشنا ٹھرے

وہ بیگانہ جس کے ساتھ تھا یارانہ برسوں سے

تہجد

ہمارا شغل ہے راتوں کو رونا یاد دلبر میں

ہماری نیند ہے محو خیال یار ہو جانا

مرض عجب کے چند نسخے

مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمتہ اللہ علیہ مرض عجب کا علاج اس طرح فرماتے جس کو یہ مرض ہوتا فرماتے "" عالی مقام "" جو اس مثل مشہور کی طرف اشارہ ہے انف فی الماء واست فی السماء مرض عجب کا دوسرا نسخہ کبھی مرض سے نجات کے لیے کسی کو جمان کے لقب سے نوازتے۔

اللہ کا لطف سب کو عام ہے

لطف عام او نمی جوید سند

آفتابش حدثھا می زند

اللہ کا لطف عام کسی قابلیت یا صلاحیت کا محتاج نہیں وہ کسی بھی ناپاک و ناقص کو منور کر سکتا ہے۔

محبت شیخ کا فائدہ

وہ اٹھی تو صبح دوام ہے جو جھکی تو شام ہی شام ہے

تیری چشم مست میں ساقیا میری زندگی کا نظام ہے

کیمیائیست عجب بندگی پیر مغان

خاکپائے او گشتم و چندیں درجاتم دارند

محبت شیخ عجیب کیمیا ہے میں ان کے پاؤں کی خاک بنا تو مجھے اتنے بلند درجات ملے۔

حضرت مجذوبؒ کے شعر

اف اف رے ستم ہائے تیری نیم نگاہی

نکلا بھی نہیں تیر کہ بیٹھا میرے دل میں

سوجھے مجھے بس ظاہر و باطن میں تو ہی تو

آجا میری آنکھوں میں سما جا میرے دل میں

یہ برق صفت کون اٹھا دیتا ہے پردہ

ہوجاتا ہے ایک دم جو اجالا میرے دل میں

جو داغ نظر آتے ہیں وہ نقش قدم ہیں

پایا ہے جو اس شوخ نے رستہ میرے دل میں

ہے عشق مجھے کس لب شیریں کا الٰہی

گر درد بھی اٹھتا ہے تو میٹھا مرے دل میں

روتے ہوئے ہنس دیتا ہوں اک بار ہی مجذوبؒ

آجاتا ہے وہ شوخ جو ہنستا مرے دل میں

ہوا اس سے غافل تو اے دل سمجھ لے

ہے دنیا میں ذلت تو عقبیٰ میں خواری

جو تو باغ دل کے مزے چاہتا ہے

ہے مردہ دلوں کی یہی آبیاری

دل وجان کی لذت دہن کی حلاوت
اسی سے گلستاں ہے دل کی یہ کیاری
مرے دل کی فرحت، مری جاں کی راحت
یہ شیر وشکر ہیں میرے تن میں ساری
تیری باتیں پیارے! ہے کیسی ہیں پیاری
دلاری ہیں پیاری یہ پیاری دلاری
کہیں کا نہ چھوڑا ہوئی جب سے الفت
تمہاری ہماری ہماری تمہاری
محبت سے یہ کیا ہے بڑھی آہ وزاری
بڑی بے قراری بڑی بے قراری
دل وچشم دونوں میں طوفاں بپا ہے
ادھر شعلہ باری ادھر لالہ زاری
نہ جانے یہ کیا کردیا تونے جاناں؟
ترے ہی کرم پر ہے اب جاں ہماری
لگا تیرے دل میں ہوئے نیم بسمل
زہے دل سپاری زہے جان نثاری
تیری زلف پیچاں میں ہوں یوں پریشاں
ابھی خندہ زن ہوں ابھی گریہ طاری
تصوّر میں تیرے میں سب کھو چکا ہوں
یوں ہی دن بھی گزرا یوں ہی شب گزاری
تیری یاد نے مجھ کو ایسا ستایا
اسی میں تڑپتے کٹی عمر ساری

عشق الٰہی

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم

اے بے خبر ز لذت شرب دوام ما

اے ہمارے ہر وقت پیتے رہنے کی لذت سے بے خبر ہم پیالہ میں رخ یار کا عکس دیکھ رہے ہیں۔

تو میں دن رات یوں گردن جھکائے بیٹھا رہتا ہوں

تیری تصویر سی دل میں کھینچی معلوم ہوتی ہے

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار

جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

ذکر

حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی خلیفہ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کا درد میں ڈوبا ہوا کلام ارشاد:

رہے ذکر جاری، رہے فکر ساری

نہ چھوٹے یہ جب تک ہے سانس جاری

لگا رہ اسی میں کہ ہے اختیاری

یہی تیغ ہے سب حجابوں پہ بھاری

نہ چھوٹے کبھی ہاتھ سے یہ کٹاری

یہ شمشیر بُرّاں ہے وہ بھی دودھاری

یہ نفس اور شیطان کی رگ پر ہے آری

لگاتی ہے دونوں پر یہ ضرب کاری

جہاں ذکر بس سانپ اندر پٹاری

تماشا دکھا کر وہ بھاگا مداری
کٹیں گی اسی سے رگیں باری باری
نہ ہوگی سوا اس کے مطلب برآری
نہ ہرگز کبھی تجھ پہ غفلت ہو طاری
وگرنہ رہے گا تو عاری کا عاری
کبھی تو کٹے گی جدائی کی ساعت
کبھی رحم لائے گی یہ اشک باری
کبھی تو کرے گی تجھے مجھ پر مائل
میری دل گزاری میری جاں فگاری
نہیں بلکہ یہ بھی تری ہی عطا ہے
خوشا درد از تو کہ تیمارداری
یہ کیا تجھ سے زاہد! کہوں ماجرا میں
ان آہوں میں پاتا ہوں وہ دلربا میں

محبت وعزت کہاں سے ملتی ہے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا (96)
إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ (رواہ بخاری عن ابی ھریرہ)

بلاشبہ جو لوگ ایمان کے بعد عمل صالح کے حامل ہوئے اللہ رحمٰن ان کے لئے محبت وعزت مقرر کردے گا۔

جب اللہ تعالیٰ بندہ کو محبوب بنالیتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے بلاشبہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے، لہذا تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے

محبت کرنے لگتے ہیں پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان والوں میں نداء کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتے ہیں لہذا تم سب بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ اہل آسمان اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر روئے زمین پر اس بندہ کے لئے (ہر ایک مخلوق کے دل میں) عزت ومحبت ڈال دی جاتی ہے۔

دوست دشمن سب تیرے مجذوب قائل ہیں مگر
کوئی قائل ہے زباں سے کوئی قائل دل میں ہے

توکل

وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ:

اور جس نے اللہ پر توکل کرلیا اس کے لئے اللہ کافی ہے اس کو کسی کی ضرورت نہیں، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے حضرت خواجہ مجذوبؒ نے یہ شعر کہا تھا ؎

نہ لالچ دے سکیں ہرگز تجھے سکوں کی جھنکاریں
ترے دست توکل میں ہیں استغناء کی تلواریں

فائدہ: سلسلہ چشتیہ کی خصوصیات میں مخلوقات سے استغناء ہی اصل نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ دولت عطا فرمائے۔

وظیفہ کتنا لینا چاہئے

مفتی صاحب فرماتے ہیں: خدمات دینیہ میں محبوس حضرات کو بقدر ضرورت ہی وظفہ لینا چاہئے، اگر اس کا انتظام ہو تو زیادہ کی ہوس جائز نہیں۔

ایسے موقع پر آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک بیان فرمایا کہ: **ومن یستعفف یعفه الله، ومن یستغن یغنه الله**۔

جو شخص غیر اللہ سے مستغنی رہنا چاہے گا اللہ اسے مستغنی رکھے گا اور جو غیر اللہ سے سوال

سے بچنا چاہے گا اللہ اسے بچائے گا۔

خلوت کی عظمت

الگ رہتا ہوں میں سب سے ملوں تو ملوں کس سے
پھیر لوں رخ پھیر لوں ہر ماسوا سے پھیر لوں
طبیعت اب کسی سے میل ہی کھاتی نہیں میری
میں رہوں اور سامنے بس روئے جانانہ رہے
بڑھ گیا ربط کچھ ایسا مرا پیمانوں سے
اے خیال دوست اے بیگانہ ساز ماسوا
کچھ تعلق نہ رہا اپنوں سے نہ بیگانوں سے
اس بھری دنیا میں تو نے مجھ کو تنہا کر دیا
یہ کس نے کر دیا سب دوستوں سے مجھ کو بیگانہ
الگ رہتا ہوں میں سب سے ملوں تو کس سے ملوں
مجھے تو دوستی بھی دشمنی معلوم ہوتی ہے
طبیعت بس کسی سے میل ہی کھاتی نہیں میری (مفتی رشید احمدؒ)

شہرت کا نقصان

مفتی رشید احمد صاحبؒ فرماتے ہیں: لوگوں میں شہرت سے سخت نقصان پہنچتا ہے مثلاً ایک نقصان یہ کہ شہرت سے عجب و کبر پیدا ہوتا ہے۔ جو شخص شہرت سے اجتناب کرتا ہے وہ عجب کبر سے محفوظ رہتا ہے۔

شہرت سے اجتناب اور خلوت کے فوائد

خواجہ مجذوبؒ..............

مجھے دوست چھوڑ دیں سب کوئی مہربان نہ پوچھے
مجھے میرا رب ہے کافی مجھے کل جہاں نہ پوچھے

شب و روز میں ہوں مجذوب اور یاد اپنے رب کی

مجھے کوئی ہاں نہ پوچھے، مجھے کوئی ہاں نہ پوچھے

اے عشق! کہیں لے چل دور اور کہیں لے چل

دور اور کہیں لے چل، اللہ کہیں لے چل

آفاق کے اس پار اک اس طرح کی بستی ہو

صدیوں سے جو انسان کی صورت کو ترستی ہو

اور اس کے مناظر پر تنہائی برستی ہو

اے عشق! وہیں لے چل، اللہ! وہیں لے چل

سب دھندے ہیں دنیا کے جو مٹ جائیں گے اک دن

خلوت میں خدا ڈھونڈئے بس کام یہی ہے

تا ابد مجذوب اب بس تیرا دیوانہ ہے

ایک تم سے کیا محبت ہوگئی

یار کیا اغیار کیا اپنے سب بیگانہ رہے

ساری خلقت سے ہی وحشت ہوگئی

غیر تو ہیں غیر خود اپنے سے بیگانہ رہے

وقف ذکر یار محو یاد جانانہ رہے

سارے جھگڑوں سے فراغت ہوگئی

بت مجھے مائل کریں میں ان سے روگرداں ہوں

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی

اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی

کعبہ آگے ہو مرے پیچھے صنم خانہ رہے

اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی

عورت کا مہندی لگانا کیسا ہے؟

عبیداللہ بن عمر یحییٰ بن سعید علی بن مبارک کریمہ بنت ہمام عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مہندی کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میں اسے ناپسند کرتی ہوں کیونکہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بو کو ناپسند فرماتے تھے (سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث 772)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کی ایک روایت ہے کہ عقبہ کی بیٹی ہندہ نے جب یہ کہا کہ اے اللہ کے نبی مجھ کو بیعت کر لیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک تم اپنے دونوں ہاتھوں کو مہندی لگا کر ان کی رنگت کو متغیر نہ کرو گی میں تم سے زبانی بیعت نہیں لوں گا، ہندہ عقبہ کی بیٹی ابوسفیان کی بیوی اور معاویہ کی ماں تھیں انہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا تھا۔

دونوں روایتوں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ عورت کو اختیار ہے چاہے مہندی لگائے چاہے نہ لگائے اپنا حال دیکھ کر عمل کرے۔

شہرت سے اجتناب اور خلوت کے فوائد

بس اب تو رات دن ساقی میں ہوں اور میخانہ

نہیں لگتی جہاں میں اب طبیعت ہی کہیں میری

یہ بے سبب نہیں میری خلوت پسندیاں

چھپ چھپ کے خوب لوٹ رہا ہوں بہار دل

نہ خلوت میں بھی رہ سکے ہم اکیلے

کہ دل میں لگے ہیں حسینوں کے میلے

دکھاوے کے ہیں سب یہ دنیا کے میلے

بھری بزم میں ہم رہے ہیں اکیلے

دور باش افکار باطل دور باش اغیار دل

سج رہا ہے ماہ خوباں کے لیے دربار دل

کارساز مابساز کارما

فکر ما در کارما آزارما

بفراغ دل زمانے نظرے بماہ روئے

ازاں بہ کہ چتر شاہی ہمہ وقت ہائے ہوئے

فراغ قلب کے ساتھ تھوڑی دیر کے لئے محبوب کی طرف ایک نظر، شاہی تاج اور ہر وقت کی ہا ہی سے بہتر ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من کانت نیته طلب الاخرة جعل الله غناه فی قلبه وجمع له شمله واتته الدنیا وهی راغمة ومن کانت الدنیا همه جعل الله فقره بین عینیه وفرق علیه شمله ولم یات من الدنیا الا ما قدر له۔

لنقلُ الصخر من قلل الجبال

أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُنَنِ الرِّجَالِ

حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایمان کی سلامتی کے ساتھ روٹی کاٹکڑااور پانی کا پیالہ اور بوسیدہ کپڑا اس عیش سے بہتر ہے جس کے بعد ندامت ہو۔ (شعائر دین کی یادگاریں)

کشف وکرامات مثل حیض کے

مفتی عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل اللہ کشف وکرامات کوحیض الرجال کہتے ہیں یعنی اولیاء کاملین خون حیض کی طرح کشف وکرامات کو چھپاتے ہیں اور ان کے اظہار سے شرماتے ہیں۔

کرامات کی روح

مفتی صاحب فرماتے ہیں کرامات کی روح یہ ہے کہ اللہ تعالی دین پر استقامت کی دولت عطافرمادیں ؎

دل بدست آور کہ حج اکبراست
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتراست

دل پر ضابطہ رکھو یہ حج اکبر ہے ہزاروں کعبوں سے ایک دل زیادہ بہتر ہے، یعنی دل پر ایسا ضابطہ قائم ہوجائے کہ وہ کسی بھی حکم سے ذرہ بھر بھی سرتابی نہ کرسکے۔

دل میں اللہ تعالی کی محبت اتنی پیدا ہو جائے کہ چھوٹے بڑے ظاہری باطنی سب گناہ چھوٹ جائیں گناہوں سے نفرت ہوجائے گناہ کے تصور سے بھی شرمانے لگے، تعلق مع اللہ پر دنیا کا کوئی بھی تعلق غالب نہ آسکے خواہشات نفسانیہ دنیا بھر میں کسی بھی فرد کی محبت یا خوف مال وزر یا عز و جاہ کی طمع فقر وافلاس یا ذلت وبے عزتی کا خطرہ غرضیکہ کوئی خواہش دنیا کا کوئی تعلق کوئی محبت کوئی مصلحت کوئی خوف کوئی طاقت اللہ تعالی کے حکم کی مخالفت پر آمادہ نہ کرسکے۔

سب سے بڑی کرامت

اس سے بڑی کیا کرامت ہوسکتی ہے کہ انسان اللہ تعالی کی محبت پر اپنی تمام خواہشات نفسانیہ یا

اور دنیا بھر کے تعلقات کو قربان کردے، یہ کرامت حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی کرامت جیسی ہے انہیں ہر وقت ایسی عظیم کرامت حاصل تھی اسی لئے ان سے دوسری کرامات زیادہ مقبول نہیں، اللہ کی قسم یہ اتنی بڑی کرامت ہے کہ اس کے سامنے ہوا پر اڑنے اور سمندر کی سطح پر چلنے جیسی کرامات ہیچ ہیں۔حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کا ارشاد ہے: اگر برآب بردے خسے باشی وگر بہوا پرّی مگسے باشی دل بدست آرتا کسے باشی۔

اگر تو پانی پر چلنے لگے تو تنکا بن جائے اور اگر ہوا میں اڑنے لگے تو مکھی بن جائے دل کو قبضہ میں کرتا کہ تو مرد بن جائے۔

مقصد یہ ہے کہ ہوا یا پانی پر بیٹھ کر مکھی یا تنکے کی نقل اتار لینا کوئی کمال نہیں۔کمال تو یہ ہے کہ اپنے قلب کی خواہشات کو اپنے مالک کی رضا کے سامنے فنا کردے ہلکے پھلکے لوگ بہت تیزی سے چلے جاتے ہیں۔

ایک عزیز کے یہاں مجلس نکاح میں تصویر سازی پر آپ کا عمل

مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں شمالی ناظم آباد سے ایک صاحب آئے جو سفید ریش معمر بظاہر بہت نیک اور متشرع تھے اور بہت اونچے طبقے کے مالدار تھے انہوں نے حضرت والا سے اپنا کوئی دور کا خاندانی رشتہ ہی بتایا اور حضرت سے اپنی لڑکی کا نکاح پڑھانے اور بارات کے ساتھ چلنے کی درخواست کی حضرت والا نے ارشاد فرمایا: مجالس نکاح میں تصویر لینے کی لعنت عام ہوگئی ہے اس لئے میں نہیں جایا کرتا۔

انہوں نے تصویر نہ لینے کا یقین دلایا۔حضرت اقدس دامت برکاتہم نے فرمایا اگر نکاح پڑھاتے وقت درمیان میں کوئی تصویر لی گئی تو میں اسی وقت درمیان ہی میں چھوڑ کر اٹھ جاؤں گا ابھی غور کرلیں بعد میں اپنی بے عزتی سے پریشان نہ ہوں انہوں نے خود بھی پورے اطمینان اور یقین سے کہا میں ذمہ لیتا ہوں کوئی تصویر نہیں ہوگی۔

حضرت والا تشریف لے گئے بارات خشکی کے راستے منوڑہ پہنچی نیوی کے فوجی کیپٹن کی لڑکی سے نکاح تھا منوڑہ پہنچنے پر دیکھا کہ کھلے میدان میں بہت بڑے میدان میں کیمپ لگا ہوا ہے اور اس کے چاروں طرف فوٹوگرافر کیمرے لئے کھڑے ہیں، حضرت والا نے فرمایا جب تک یہ شیطان کا اسلحہ کیمرے سب کا سب ان سے لے کر میرے حوالے نہیں کر دیا جاتا اس وقت تک میں کیمپ میں نہیں جاؤں گا، وہاں اس کی کوئی توقع نہیں تھی۔اسلئے حضرت والا نے ان سے فرمایا: میں فلاں مسجد چلا جاتا ہوں آپ لوگ فارغ ہو کر واپسی کے وقت مجھے ساتھ لے چلیں، ان صاحب نے بہت ہی خوشامد کے ساتھ التجاء کی ہم نے حضرت والا کی وجہ سے کسی دوسرے نکاح خواں کا انتظام نہیں کیا، عین وقت پر نکاح خواں نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں بہت تکلیف ہوگی اور ہماری سخت بے عزتی ہوگی، حضرت والا نے ارشاد فرمایا کچھ بھی ہو نکاح پڑھانا تو درکنار میں تو اس خیمہ میں میں بھی نہیں جا سکتا، چنانچہ آپ مسجد میں تشریف لے گئے وہاں پہنچ کر خیال آیا واپسی میں ایسے لوگوں کے ساتھ ہونا بھی جائز نہیں، **فلاتقعد بعدالذکری مع القوم الظلمین** (6-68) یاد آنے پر نافرمان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو اس لیے آپ وہاں سے لانچ کے ذریعہ کیماڑی پہنچے اور وہاں سے ٹیکسی کر کے گھر پہنچ گئے، دوسرے روز وہ صاحب آئے اور کہنے لگے وہاں سے واپسی کے وقت ہم نے حضرت کو بہت تلاش کیا اور نہ ملنے پر بہت پریشان ہوئے تو حضرت والا دامت برکاتہم نے فرمایا: آپ کے اپنے کیے کی سزا ہے۔

مسئلہ: حضرت دامت برکاتہم تصویر سے متعلق ایک مسئلہ پر عموماً یوں تنبیہ فرماتے رہتے ہیں۔

اکثر علماء اور دیندار لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ کسی مجلس میں تصویر لی جا رہی ہو تو کسی آڑ کے پیچھے چھپ کر یا سر جھکا کر یا سامنے کوئی رومال وغیرہ لٹکا کر کوشش کرتے ہیں کہ ان کی تصویر نہ آئے اور سمجھتے ہیں کہ گناہ سے بچ گئے یہ بالکل غلط ہے۔

مسئلہ: یوں ہے کہ اگر مقامی دعوت پر پہنچنے سے قبل معلوم ہو کہ وہاں کوئی گناہ ہوگا تو اس

دعوت میں جانا جائز نہیں اور اگر مجلس میں پہنچنے کے بعد علم ہوا تو وہاں بیٹھنا جائز نہیں اٹھ کر چلے جانا فرض ہے خواہ یہ شخص عامی ہو یا عالم اور مقتدی ہو، دونوں صورتوں میں سب کے لئے یہی حکم ہے البتہ اگر مجلس دعوت میں گناہ نہیں ہو رہا بلکہ دوسری مجلس ہے تو عامی کو بیٹھنا جائز ہے مگر عالم اور مقتدی کے لئے اس صورت میں بھی بیٹھنا جائز نہیں، وہاں سے نکل جانا فرض ہے، اس لیے اگر کسی نے کسی طریقہ سے اپنی تصویر نہیں آنے دی مگر اس مجلس میں بیٹھا رہا تو یہ اس کبیرہ گناہ میں برابر کا شریک ہے اور فعل حرام کا مرتکب ہے۔ (انوار الرشید جلد نمبر 2)

تر پھلا

یہ جملہ امراض سے نجات اور اعادہ شباب کے لیے ویدک کا بہت مشہور نسخہ ہے جو تین پھلوں کا مرکب ہے۔ آملہ، ہلیلہ، بلیلہ، اس لیے اسے تر پھلا کہتے ہیں۔

حضرت مفتی رشید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ جملہ امراض باطنہ سے نجات اور محبت الٰہیہ کے شباب کے لئے تین اجزاء سے مرکب ایک نسخہ اکسیر ارشاد فرمایا کرتے تھے آپ نے اس نسخہ اصلاح کا نام تر پھلا رکھا ہے اس کے اجزاء یہ ہیں۔

1- اے اللہ میں اقراری مجرم ہوں باغی نہیں ہوں

2- میرے تمام گناہوں کو معاف فرما دے۔

3- آئندہ گناہوں سے حفاظت فرما۔

روزانہ رات کو سونے سے پہلے یہ نسخہ استعمال کرنے کی ہدایت فرماتے۔

روحانی ہسپتال

حضرت مفتی صاحب کی مجلس رشد و ہدایت کا نام ہسپتال تھا جہاں بہت پرانے اور مایوس مریض بھی صرف چند دنوں میں صحتیاب ہو جاتے ہیں۔

دل گناہوں سے پاک وصاف ہو کر اللہ کی محبت سے منور ہو جاتا ہے۔

دارالجنون

اس سے مراد حضرت والا کی خانقاہ ہے جہاں پہنچتے ہی دل و دماغ پر اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایسا جنون غالب آجاتا ہے جو محبوب حقیقی کی محبت میں آڑے آنے والے دنیا بھر کے تمام تعلقات کو یکسر کاٹ کر رکھ دیتا ہے، یہاں پہنچ کر بزبان حال تو ہر شخص اور بیشتر لوگ بزبان خطاب و کتابت بھی عقل دنیا کو یوں تحدی (چیلنج) کرنے لگتے ہیں ؎

سمجھ کر اے خرد اس دل کو پابند علائق کر
یہ دیوانہ اڑا دیتا ہے ہر زنجیر کے ٹکڑے

ایک مشت سے کم ڈاڑھی کا حکم

ایک مشت سے کم ڈاڑھی رکھنا بغاوت ہے اعلانیہ یہ گناہ کبیرہ سے بھی بڑا گناہ ہے۔ (احسن الفتاویٰ)

حب جاہ کو اس طرح نکالئے

اگر کوئی تعریف کرے تو یہ سوچے: یہ مخلوق کا حسن ظن ہے اور اگر کوئی وصف محمود ہے بھی تو وہ محض مالک کا کرم اور بلا استحقاق اس کی عطاء ہے جب چاہے سلب کرلے۔

گناہ کو ختم کرنے کا صحیح اور مجرب طریقہ یہ ہے

راقم السطور علاء الدین کہتا ہے کہ: اگر آپ کو گناہوں کو ختم کرنے کی فکر ہے تو اپنے شیخ و مربی کے ہاتھوں میں اپنے گناہوں کی لسٹ دے دیں پھر انتظار کریں کہ شیخ جو طریقہ علاج تجویز کریں گے اس کو مانوں گا اور اس پر عمل کروں گا آپ گناہوں سے نجات پا جائیں گے۔

تراویح کے پیسہ کی حرمت

مفتی رشید احمد لدھیانویؒ احسن الفتاوی جلد سوم میں تحریر فرماتے ہیں: رمضان میں تراویح سنانے پر حافظ صاحب اور سامع کو رقم یا ہدیہ کے نام پر کوئی چیز دینا بالکل منع ہے۔

سب سے بڑا جہاد اہل اللہ کی صحبت اس طرح ہے

انوار الرشید جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 402 پر حضرت مفتی رشید احمد لدھیانویؒ رقم طراز ہیں: آپ

کا ایک مسترشد کہتا ہے، حضرت اقدس دامت برکاتہم مفتی رشید احمد لدھیانویؒ جب جہاد افغانستان میں تشریف لے گئے تو خوست میں مولانا جلال الدین حقانی کے جامعہ منبع الجہاد میں قیام فرمایا، اس جامعہ کے مہتمم مولانا کمانڈر عبدالحلیم صاحب جو مولانا جلال الدین حقانی کے خصوصی کمانڈر رہیں حضرت والا کی پہلی مجلس میں ان کا یہ حال ہو گیا ؎

اے سوختہ جان پھونک دیا کیا مرے دل میں
ہے شعلہ زن اک آگ کا دریا مرے دل میں

حضرت اقدس کا ایک ایک ملفوظ ان کے دل میں اتر گیا، آپ کی ایک ایک تعلیم کی سخت پابندی اور دوسروں کو بھی پابند بنانے کے لیے ہر وقت بے قرار۔

آپ فرماتے ہیں: میں نے 14 سال درس و تدریس علم دین میں گزارا اور 13 سال جہاد میں۔ مجھے حضرت اقدس کی اس بہت ہی مختصر سی صحبت سے جو نفع ہوا اور جو لذت و فرحت حاصل ہوئی وہ تدریس و جہاد کے 27 سال کے طویل عرصہ میں نہیں ہوئی، آپ کے درد دل کے فوارے آنکھوں سے بہنے لگے جو حضرت اقدس کے بارے میں پکار پکار کر کہہ رہے ہیں ؎

تری محفل میں جو بیٹھا اٹھا آتش بجاں ہو کر
دلوں میں آگ بھر دیتی ہے آہ آتشیں تیری

انگریزی تعلیم یافتہ پر ایک شعر

انہوں نے دین کب سیکھا ہے رہ کر شیخ کے گھر میں
پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں (مفتی رشید احمدؒ)

ایک طالب علم کی آپ بیتی انوار الرشید جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 495 پر جو درج کی گئی ہے اس کا خلاصہ ذیل میں پڑھئے۔

مدینہ یونیورسٹی کے مفاسد

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار مجلس افاضات یومیہ میں عرب یونیورسٹی

جانے کے مفاسد دینیہ اور دنیویہ کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: خلاصہ یہ ہے، یہ شوق درحقیقت حب مال وجاہ کا نتیجہ ہے، اولاً تو وہاں عقائد میں آزادی آجاتی ہے، ورنہ عملی کوتاہی تو یقینی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی مقدس جگہ کو یہ لوگ دنیا مردار حاصل کرنے کا ذریعہ بناتے ہیں اس کی نحوست ہے کہ اللہ تعالی انہیں دین داری سے محروم فرما دیتے ہیں۔

فائدہ: راقم السطور علاء الدین کہتا ہے کہ اس کے برعکس وہ شخص جو اللہ کی رضا کے لئے دینی تعلیم حاصل کر رہا ہے فراغت کے بعد اس کا معاملہ ویسا ہی ہوگا جیسا کہ اس شعر میں بیان ہوا ہے ؎

جہاں بھی جائے گا روشنی لٹائے گا
کسی چراغ کا اپنا مکاں نہیں ہوتا

صرف علم بے کار بلکہ وبال جان ہے انسانیت آتی ہے اللہ والوں کی صحبت سے

مفتی رشید احمد لدھیانویؒ نے خانقاہ کی مسجد میں معتکف دو بڑے محدث عالم جو مہمان تھے اور انہوں نے مسجد میں دنیاوی بحث ومباحثہ کیا تھا اس پر فرمایا: یہ دونوں بہت بڑے مولانا ہیں یہ دونوں سب کچھ ہیں مگر انسان نہیں، صرف علم بے کار بلکہ وبال جان ہے، انسانیت آتی ہے اللہ والے کی صحبت سے ؎

شیخ شدّ ی وزاہد شدی و دانشمند
ایں جملہ شدی ولیکن انسان نشدی

تو شیخ بھی بن گیا زاہد بھی اور دانشمند بھی یہ سب کچھ بن گیا لیکن انسان نہ بنا، پھر فرمایا: دونوں ایک دوسرے کا کان پکڑیں جب ٹھیک ایک منٹ گزر گیا تو فرمایا چھوڑ دو محدث صاحب پیشانی سے ندامت کا پسینہ پونچھتے ہوئے بیٹھ گئے بعد میں میزبان نے بتایا۔

میں جب اس سے جان چھڑانے کی کوشش کرتا تو یہ حضرت والا سے اپنا خاص قرب جتلا کر خود کو خانقاہ کے قانون سے بالاتر بتاتا علاوہ ازیں یوں بھی کہتا تھا: خانقاہوں میں برائے نام سختی ہوتی ہے

زیادہ صوفی نہیں بننا چاہیے میں نے یہ سب صوفی دیکھے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

ایک مولانا صاحب مشہور مدرس ہیں: حضرت والا کے مجاز ہیں وہ معتکف تھے اور خانقاہ میں ایک ماہ سے مقیم تھے، ان کے ایک مہمان آ گئے جو حدیث کے مشہور استاد ہیں کئی سال پہلے خانقاہ میں بغرض استفادہ علم و عمل کچھ وقت رہ چکے ہیں، مہمان اور میزبان بہت دیر تک مسجد میں فضول باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ غیبت جیسا گناہ کبیرہ بھی مسجد میں، حضرت والا کی خدمت میں مقدمہ پہنچا تو تراویح سے فارغ ہو کر عوام کے چلے جانے کے بعد مسجد ہی میں مجلس خواص میں دونوں کو کھڑا کر لیا میزبان سے دریافت کیا مولوی صاحب آپ کتنی دور سے آئے ہیں؟ عرض کیا، آٹھ سو کلومیٹر سے۔ فرمایا وہاں کیا پڑھاتے ہیں؟ شیخ الحدیث ہیں؟ عرض کیا ہدایہ پڑھاتا ہوں، حضرت والا نے فرمایا معلوم ہوتا ہے بہت بڑے مولوی ہو رمضان کا مہینہ اعتکاف کی حالت آٹھ سو کلومیٹر سے اصلاح کے لئے آئے ایک ماہ سے خانقاہ میں قیام ہے، پھر ایسی حرکت جب یہاں اس قدر پابندیوں کے باوجود تم نے اتنا وقت ضائع کر دیا بلکہ مسجد میں حالت اعتکاف میں زنا سے بھی بدتر ""غیبت"" کا مشغلہ دیر تک جاری رکھا تو اپنے جامعہ میں کیا کرتے ہو گے؟

پھر حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ مولوی صاحب اتنی دور سے اصلاح کے لیے آئے ہیں مگر حرکت دیکھیں۔

مولانا صاحب نے فرمایا: مہمان سے بار بار جان چھڑانے کی کوشش کی مگر یہ مسلط ہے ،حضرت والا نے فرمایا آپ کو یہاں ایک ماہ ہو چلا ہے اب تک اتنی ہمت پیدا نہیں ہوئی کہ کوئی گناہ کرائے تو جان چھڑا سکیں۔

یہ تو خانقاہ میں حال ہے وہاں تو سب ہی گناہوں کا ارتکاب کر لیتے ہوں گے شکر ہے مرد ہوا گر عورت ہوتے تو نہ معلوم لوگ آپ سے کیا کیا استفادہ کرتے لا ترد ید لامس کے مصداق ہوتے۔ پھر مہمان کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک مشہور

جامعہ کے محدث ہیں حدیث کی مشہور کتاب سنن ابی داود پڑھاتے ہیں۔

مرغا بن جاؤ

حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بعد عصر افاضات یومیہ کی مجلس میں بیان فرمایا: فضول کام اور کلام سے دل تباہ ہوتا ہے کم از کم رمضان میں تو سب لوگ فضولیات سے بچنے کا اہتمام کریں، پھر تراویح سے فارغ ہو کر گھر تشریف لے جاتے ہوئے بھی فضول گوئی سے احتراز کی تاکید فرمائی، تھوڑی دیر بعد ایک مولوی صاحب جو حضرت والا کے مجاز بھی ہیں ان کے متعلق ڈیڑھ منٹ میں حضرت والا کو اس کی اطلاع ہوگئی فرمایا کہ تازہ وضو کر کے صلاۃ التوبہ پڑھیں اس جرم کی سزا کل ملے گی۔

دوسرے روز دو پہر بارہ بجے حضرت والا تشریف لائے تو ایک خاص شان تھی ان مولوی صاحب کو حکم فرمایا: مرغا بن کر پورے برآمدہ کا چکر لگا کر آؤ، انہوں نے مرغا بن کر برآمدہ کی سیر کی اور اسی حالت میں واپس اپنی جگہ آ گئے۔

تہجد کے لیے اٹھنے کا نسخہ اکسیر یہ ہے

دو مولوی صاحب کی صبح کو آنکھ بہت مشکل سے کھلتی آوازیں دینے پر بھی ہوش نہ آتا تھا، حضرت والا نے نسخہ ارشاد فرمایا: رات میں سونے سے قبل ان کے قریب کوڑا لٹکادو اور ان سے کہہ دو صبح وقت پر نہ اٹھے تو آواز کی بجائے کوڑا آئے گا، ماشاالله نسخہ بہت اکسیر ثابت ہوا دونوں مولوی صاحبان وقت پر اٹھ گئے۔ یہی نسخہ اس قسم کے اور بھی کئی کہنہ مریضوں پر آزمایا گیا تیر بہدف نکلا حتیٰ کہ ایک بہت پرانے سالوں کے لاعلاج مریض کو استعمال کرایا گیا تو یہ منظر دیکھ کر بہت حیرت ہوئی کہ وہ وقت متعین سے پہلے ہی اٹھ کر نوافل میں مشغول ہے۔

تکرار قرات کا حکم

ایک مولوی صاحب مہمان خانہ کی بتی اور پنکھا بند کیے بغیر باہر چلے آئے۔ حضرت والا نے

تراویح سے فارغ ہونے کے بعد ان سے فرمایا دو رکعت صلوۃ التوبہ پڑھیں ہر رکعت مین نصف پارہ تلاوت کریں، انہوں نے عرض کیا مجھے صرف نصف پارہ یاد ہے۔

حضرت والا نے فرمایا وہی نصف پارہ دوسری رکعت میں دھرالیں نوافل میں تکرار قرات بلا کراہت جائز ہے۔

عرض کیا بالکل معلوم نہیں فرمایا: ایسی غفلت کے بتانے پر بھی پتہ نہیں چلا؟ دو رکعت مزید واجب ہوگئیں، مگر یہ رکعتیں خفیفتین کریں۔

راقم کہتا ہے کہ: حضرت حکیم الامتؒ فرماتے ہیں: نوافل میں تکرار قرات بالالتزام نہ کرے۔

وضوخانہ میں تھوک صاف نہ کرنے پر تنبیہ

ایک صاحب نے مسجد کے وضو خانہ میں بلغم ڈالا اور پانی نہیں بہایا حضرت والا نے بہت ہی افسوس کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ، پھر ایک مولوی صاحب سے فرمایا ان کا کان کھینچ کر بتائیں کہ آپ نے دوسروں کو ایذاء پہنچائی ہے جو حرام ہے، آئندہ ایسا نہ کریں، انہوں نے ان کا کان پکڑ کر بہت پست آواز سے تنبیہ کی جسے حضرت والا نہ سن سکے، فرمایا: دوبارہ کان پکڑ کر بلند آواز سے کہیں کہ میں سن لوں، انہوں نے حسب حکم دوبارہ کان پکڑ کر بلند آواز سے تنبیہ کی۔

دوسرے کے آرام میں خلل ڈالنا حرام ہے

دو مولوی صاحبان کچھ بلند آواز سے باتیں کرتے رہے جس سے قریب میں سوتے ہوئے لوگوں کی نیند میں خلل واقع ہوا۔حضرت والا نے دونوں کو مجلس میں بلوا کر فرمایا: کھڑے ہو جاؤ دوسروں کو ایذا پہنچانا حرام ہے دونوں ایک منٹ تک ایک دوسرے کے کان پکڑو۔

کسی نے عرض کیا حضرت یہ دونوں صبح ہی رخصت ہو رہے ہیں، حضرت والا نے فرمایا: اچھا ہے کچھ کھا پی کر رخصت ہوں۔

بھول کا علاج

حضرت والا نے ایک مولوی صاحب کے ذمہ کوئی کام لگایا وہ بھول گئے تو فرمایا! آ بھی جاؤ وضو کر کے آؤ۔

مرض غفلت اور نسیان کا علاج

ایک صاحب نے نماز کے لئے مسجد جاتے ہوئے دروازہ بند نہ کیا ان سے پوچھا گیا تو کہنے لگے مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ میری ذمہ داری ہے۔ حضرت والا نے نالائق کے لقب سے نوازا اور فرمایا ابھی جاؤ بڑا استنجا کر کے آؤ اور آ کر اطلاع کر دو، حضرت والا مرض غفلت ونسیان کے لیے عموماً یہی نسخہ استعمال کرواتے ہیں جو بہت ہی اکسیر عجیب التاثیر ثابت ہوا ہے حتیٰ کہ نسخہ نسیان کہہ دینا ہی کافی ہو جاتا ہے استعمال کروانے بلکہ نسخہ بتانے کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔

غصہ کا علاج

ایک مولوی صاحب کو غصہ بہت زیادہ آتا تھا انہوں نے حضرت والا سے اس کا نسخہ طلب کیا، حضرت والا نے ارشاد فرمایا جس سے بھی بات کرتے وقت ان کے لہجہ میں ذرا سی بھی تیزی آئے وہ ان کا کان کھینچ دے اس نسخہ سے بہت جلد ان کا مرض جاتا رہا۔

حب جاہ وحب مال کا علاج

ایک صاحب نے فون پر عرض کیا حضرت میں نے آج سے طے کر لیا ہے کہ آئندہ کسی سے کچھ نہیں کہوں گا، حضرت والا نے فرمایا نالائق تو کون ہوتا ہے خود طے کرنے والا چل نکل یہاں سے تین روز تک خانقاہ میں پاؤں رکھنے کی اجازت نہیں، چنانچہ یہ صاحب پورے تین دن باہر

گزارنے کے بعد منگل کے روز آئے بعد میں حضرت والا نے ارشاد فرمایا مرید مردہ بدست زندہ ہوتا ہے شیخ سے معلوم کئے بغیر از خود فیصلہ کر لینا حب جاہ کی وجہ سے ہے۔

آپ میں حب جاہ بھی ہے اور حب مال بھی ہے میں بار بار تاکید کرتا رہتا ہوں کہ اپنے حالات کا محاسبہ اور دنیا کی فنائیت کا مراقبہ کیا کریں مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ نہیں کرتے آئندہ اس کی پابندی کریں۔

واردین خانقاہ کے لیے اصول وضوابط

خانقاہ میں قیام کے دوران یہاں کے مقیمین مفتیان کرام علماء کرام اساتذہ طلبہ و دیگر واردین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کا مظاہرہ کریں، حضرت والا نے فرمایا جس نے یہاں رہ کر دوسروں کی خدمت نہیں کی اس نے مجھ سے کچھ حاصل نہیں کیا اور وقت اس کا ضائع گیا۔

ترک کن معشوق وکن عاشقی

اے گمان بردہ کے خوب وفائقی

نمبر 1 ہر نماز میں قیام جماعت سے کم از کم دس منٹ پہلے مسجد پہنچیں۔

نمبر 2 پہلی یا دوسری صف میں پہنچنے کی ہر ممکن اور جائز کوشش کریں اس سے پیچھے رہیں گے تو مؤاخذہ ہوگا، اسی طرح اگر غلط طریقے سے صف اول یا ثانی میں پہنچے تو بھی باز پرس ہوگی۔

نمبر 3 آتے ہی دارالافتاء میں خدمات سے متعلق اپنے کام پوچھ لیں اگر کوئی عذر ہو تو بروقت بتائیں اور زوال کے بعد فوراً پوچھ لیں۔

نمبر 4 دوپہر کو خصوصی اور عصر کے بعد عمومی مجلس میں موجود رہیں حاضری سے عذر ہو تو اطلاع دیں۔

نمبر 5 برآمدہ میں آویزاں ہدایات پر عمل کریں۔

نمبر 6 آتے ہی وضو نماز کا طریقہ سیکھیں۔

نمبر 7 کسی مجود کو تجوید سنائیں اور اس سے تجوید کے بارے میں تحریری رائے لے کر دکھائیں۔

نمبر 8 فضول مجالس اور فضول کاموں سے سخت احتراز کریں یہ باطن کے لئے سخت مضر ہے۔

نمبر 9 اہل خانقاہ مفتیان کرام علماء اساتذہ وطلبہ سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں نہ ہی ان کے مشاغل دینیہ میں مخل ہوں ورنہ اس کا وبال آپ کے دین پر بھی پڑے گا اور دنیا پر بھی۔

نمبر 10 خانقاہ کے قیام کے دوران خصوصیت سے کثرت ذکر وفکر کا اہتمام کریں اس موقع کو غنیمت سمجھیں اور اس سے ڈریں کہ جیسے آئے ویسے ہی خالی ہاتھ جائیں۔

نمبر 11 نوافل بالخصوص تہجد کی پابندی کریں عشاء کے بعد جلد سوئیں تاکہ صبح اٹھنا آسان ہو۔

نمبر 12 معمولی سودا سلف دارالافتاء کے سامنے مل جاتا ہے اس کے سوا جب بھی دارالافتاء سے باہر جانے کی ضرورت ہو تو اجازت لے کر جائیں اور جتنے وقت کے لیے رخصت لیں اس کی پابندی کریں۔ فجر اور مغرب کے بعد چہل قدمی کے لئے باہر نکلنے کی اجازت ہے۔

نمبر 13 آتے ہی اپنے کھانے کے مصارف جمع کروائیں۔

نمبر 14 خانقاہ میں قیام کے دوران مطبوعہ مواعظ انوار الرشید اور حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ وملفوظات کا مطالعہ کریں۔ ان کے سوا بلا اجازت کوئی کتاب پڑھنا ممنوع ہے۔

مداہن

دنیا میں یہ دستور عین معقول ومشاہد ہے کہ بدعات ومنکرات سے روکنے والے کی مخالفت کی جاتی ہے اللہ تعالی نے قرآن کریم میں حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے صاحبزادہ کو نصیحت یوں بیان فرمائی:

يَابُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (17) بیٹا نماز پڑھا کرو اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور برے کاموں سے منع کیا کر اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

اس میں ارشاد ہے کہ منکرات سے منع کرنے پر مخالفت اتنی بڑھتی ہے کہ لوگ درپے آزار ہوجاتے ہیں ان سے پہنچنے والی اذیتوں پر صبر کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے: جو شخص اپنے پڑوسیوں کو محبوب ہوا پنے بھائیوں میں محمود ہو وہ یقینا مداہن ہوگا۔

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں: اذا رئیت القاری محببافی جیرانہ محمودا عند اخوانہ فاعلم انہ مداھن۔ (تنبیہ الغافلین ص/ 44)

کیا حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی پڑوسن ان کوڈاکو کہتی تھی؟

حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سلطان جی کے زمانہ میں ایک بزرگ تھے ان پر اتفاق سے ایسا افلاس آیا کہ تمام مال ختم ہوکر صرف ایک لونڈی رہ گئی جب اس لونڈی نے دیکھا کہ اب کچھ نہیں رہا تو ان سے عرض کیا اب مجھے بیچ دیجئے آخر میں کس کام کی ہوں؟ مگر کسی دیندار کے ہاتھ بیچئے گا۔آپ نے کہا میں تجھے ایسے شخص کے ہاتھ بیچوں گا کہ اس سے زیادہ اس وقت کوئی دیندار ہی نہیں، یعنی حضرت سلطان جی کے ہاتھ، اس نے عرض کیا حضور ہے، تو گستاخی لیکن اس بزرگ کی تو بزرگی ہی میں مجھے شبہ ہے، کیوں کہ بزرگی کی علامت سے یہ بات بھی ہے کہ کوئی نہ کوئی تو اسے برا کہے اور میں دیکھتی ہوں کہ کوئی ان کو برا نہیں کہتا، دیکھئے اس لونڈی کی سمجھ لیکن آج کل ایسی جہالت پھیلی ہے کہ بزرگی کی علامت یہ سمجھتے ہیں کہ پیر صاحب جہاں گئے اسی جگہ کے رنگ پر ہو گئے جیسا کسی کو دیکھا اسی کے موافق کہنے لگے تاکہ ساری دنیا خوش رہے گنگا گئے گنگا رام جمنا گئے جمنا رام، خیر اس لونڈی کو یہ شبہ ہوا کہ یہ اگر بزرگ ہوتے تو کوئی ان کو برا کہنے والا بھی ہوتا ان بزرگ نے کہا میں تجھ کو ان کے ہاتھ اس طور پر بیچوں گا کہ تین دن تک واپس کر لینے کا اختیار لے لوں گا۔دو تین دن کے اندر تو ان کی حالت دیکھ لینا پھر آکر تیری مرضی ہوگی تو رہنا ورنہ تجھے واپس لے لوں گا۔غرض اس بزرگ نے حضرت سلطان جی کے ہاتھ اس کو بیچ دیا۔وہ چونکہ پورے طور

پر معتقد نہ تھی اس فکر میں لگی رہی کے دیکھوں کوئی ان کو برا بھی کہتا ہے حضرت سلطان جی کو بذریعہ کشف اس کے وسوسہ پر اطلاع ہوگئی، آپ نے اس سے فرمایا جا کر پڑوسن سے آگ لے آ پڑوسن کے یہاں گئی اور کہا حضرت جی کے ہاں تھوڑی آگ کی ضرورت ہے، پڑوسن نے حضرت کا لفظ سن کر آپ کو بہت کچھ برا بھلا کہا اور کہا ڈاکو کو حضرت کہتے ہیں۔لونڈی یہ سن کر بہت خفا ہوئی اور بگڑ کر واپس چلی آئے حضرت سلطان جی نے فرمایا اب تو معلوم ہو گیا کہ مجھے اچھا نہیں سمجھتے دیکھ میری پڑوسن ہی مجھ کو کیسا برا سمجھتی ہے۔اس نے کہا۔۔ حضرت یہ میری جہالت تھی واقعی آپ صاحب کمال ہیں پھر دو دن کے بعد اس کے پہلے مالک آئے اور آ کر اس سے پوچھا اس نے عرض کیا حضور واقعی یہ بزرگ ہیں اب آپ کو واپس لینے کی ضرورت نہیں غرض کہ عام طور پر مقبول ہونا کوئی بزرگی نہیں بلکہ یہ تو کمال نہ ہونے کی علامت ہے۔(تسہیل المواعظ صفحہ نمبر 388)

حضرت حکیم الامت کا ارشاد ہے کہ محق اور محقق کے مخالف زیادہ ہوتے ہیں، اس ملفوظ کا حوالہ اس وقت سرسری تلاش سے دستیاب نہیں زیادہ جستجو وکاوش کی ضرورت نہیں اس لیے یہ ملفوظ بہت مشہور ادلۂ شرعیہ میں مزبور اور دنیا بھر کے اہل عقل میں منشور ہے۔

کیا امریکہ میں حکومت الٰہیہ قائم ہوگی

ناقل خواب حضرت مفتی عبدالرحیمؒ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں صدر امریکا ریگن کو دیکھا کہ دارالافتاء والارشاد میں آیا ہے اور حضرت والا کے انتظار میں ہے حتی کہ نماز کا وقت ہو گیا آپ تشریف لائے آپ کے سر پر عمامہ تھا ریگن نے بھی آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی پھر وہ بہت دیر تک حضرت والا کی خدمت میں بیٹھا ارشادات سنتا رہا میں نے بہت تعجب سے حضرت والا سے دریافت کیا حضرت آپ ایک کافر کی اتنی رعایت کیوں فرماتے ہیں حضرت والا نے فرمایا یہ مسلمان ہو گیا ہے۔اللہ تعالی بندہ سے امریکہ میں اقامت حکومت الہیہ کی خدمت لیں گے اگر میری زندگی میں مقدر نہ ہوا تو انشاء اللہ تعالی پوری دنیا میں اقامت حکومت الہیہ کے سلسلہ میں

میری مساعی اور تمناؤں اور دعاؤں کا ثمرہ میرے انتقال کے بعد ظاہر ہوگا اللہ کرے کہ میری زندگی ہی میں پوری دنیا میں حکومت الہیہ قائم ہوجائے اللہ تعالی مجھے وہ مبارک زمانہ دکھا کر دنیا سے اٹھائے۔انما امرہ اذا ارادشیئا ان یقول لہ کن فیکون۔

بڑے دربار میں

جب حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں کوئی حاضری دیتا تو یوں گویا ہوتا ؎

غزل خواں،شادماں رقصاں گہے گریاں گہے خنداں
عجب انداز سے ہم کوچۂ دلدار میں آئے
یہاں کیسی فضا کیسے مزے کیسی بہاریں ہیں
یہ ہم گلزار میں آئے کہ بزم یار میں آئے
مقام وجد ہے اے دل مگر جائے ادب بھی ہے
بڑے دربار میں پہنچے بڑی سرکار میں آئے

عارف کی نظر

گلستاں میں جاکر ہر اک گل کو دیکھا
تری ہی سی رنگت دیکھی تری ہی سی بو

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عارف کو ہر چیز میں محبوب کا جلوہ نظر آتا ہے ؎

تو بچشما دل مبین جز دوست
ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

تو دل کی آنکھوں سے دوست کے سوا کسی کو مت دیکھ جو کچھ دیکھے اسے دوست کا مظہر سمجھ۔

کھلی فضا

جنگل میں جانے میں کوئی پوچھے کہاں جارہے ہو تو کہے ؎

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو

خو ب گز ر ے گی جو مل بیٹھیں د یو ا نے د و

تہجد

اہل دل کے لئے ایسا بہترین مشغلہ ہے کہ جس پر ہزاروں نیندیں قربان ۔

ہمارا شغل ہے راتوں کو رونا یاد دلبر میں

ہما ر ی نیند ہے محو خیا ل یا ر ہو جا نا

ایک ہوک سی اٹھتی ہے اک درد سا دل میں ہوتا ہے

میں راتوں کو اٹھ کر روتا ہوں جب سارا عالم سوتا ہے

شنید ہ کے بو د ما نند د ید ہ

و د ید ہ کے بود ہمچوں چشید ہ

سننا دیکھنے کے برابر نہیں اور دیکھنا چکھنے کے برابر نہیں۔

ڈاڑھی رکھنا فرض ہے

ڈاڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کی شان میں بغاوت ہے، اور بغاوت اس طرح ہے کہ سر عام لوگوں کو دکھا دکھا کر اللہ کی نافرمانی کر رہا ہے کھلے بندوں گناہ کر کے بغاوت کا اعلان کر رہا ہے اور تمام لوگوں کو گناہ کی دعوت دے رہا ہے۔

حدیث میں ہے: ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچیں کاٹو۔

بعض دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے کہ ایک مٹھی سے زیادہ بال کاٹ دیتے تھے، مگر ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا باجماع امت فرض ہے (مفتی رشید احمد لدھیانویؒ انوار الرشید جلد 3)

مرغا اور مرغی میں فرق مرغ کی کلغی سے ہے، یہی اس کا حسن اگر کاٹ دیجئے تو مرغا بدصورت لگے گا، اور اگر وہ کلغی کاٹ دیجئے تو مرغیوں میں شامل ہو جائے گا اسے مرغ تصور نہ کرے گا مرغیاں بھی یہی سمجھیں گی کہ یہ ہماری بہن ہیں۔

دنیا کا حال اللہ والوں کی نگاہوں میں

تو شاہوں کو گدا کر دے گدا کو بادشاہ کر دے
اشارہ تیرا کافی ہے گھٹانے اور بڑھانے میں
رنگ رلیوں پہ زمانے کی نہ جاا ے دل
یہ خزاں ہے جو باندازِ بہار آئی ہے
پھرتا ہوں دل میں یار کو مہماں کئے ہوئے
روئے زمین کو کوچہ جاناں کئے ہوئے
یہ دنیا اہل دنیا کو بسی معلوم ہوتی ہے
نظر والوں کو یہ اجڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے
حجاب اوروں کو دنیائے دنی معلوم ہوتی ہے
مجھے ہر سو تری جلوہ گری معلوم ہوتی ہے
تری تصویر سی ہر سو کھینچی معلوم ہوتی ہے
تصور کی یہ سب صورت گری معلوم ہوتی ہے
یہ کے دن کی بہار باغ ہے کے دن کی ہے رونق
مجھے پھولوں کے ہنسنے پر ہنسی معلوم ہوتی ہے
خیالی روشنی روشن خیالی آج کل کی ہے
یہ ظلمت ہے جو سب کو روشنی معلوم ہوتی ہے
تجھے یار خبر ہے جس نظر سے دیکھتا ہوں میں
بتوں میں بھی تری صنعت گری معلوم ہوتی ہے

کھاتا ہے حرام اور ہگتا ہے حلال

حضرت والا نے خانقاہ میں مقیمین کے لئے کافی مقدار میں پھل بھیجے ایک مولوی صاحب کو

قاسم متعین فرما دیا انہوں نے دوغلطیاں کیں۔ تقسیم سے پہلے ہی خود کچھ کھا لیا، دو افراد کا حصہ نہ رکھا، دوسرے روز دوپہر میں حضرت والا تشریف لائے تو ان مولوی صاحب سے دریافت فرمایا دوسروں کا حق کھانا حرام ہے آپ نے ایسی حرکت کیوں کی؟ انہوں نے عرض کیا، بعد میں اصحاب حقوق سے معاف کرالیا تھا، حضرت والا نے مسکراتے ہوئے فرمایا: مولوی بہت ہوشیار ہوتا ہے کھاتا حرام اور ہگتا ہے حلال، آپ نے حقوق معاف کرالئے مگر دوسروں کی حق تلفی کا علاج بھی تو ضروری ہے مرغا بنو، وہ کچھ سوچنے لگے تو ذرا تیز لہجے سے فرمایا جلدی کرو۔ وہ جلدی سے مرغا بن گئے پھر ایک طالب علم سے فرمایا: ان کی پشت پر ایک مکا لگاؤ، انہوں نے ماشاءاللہ بہت ناپ تول کر متوسط درجہ کا مکّا لگایا دو منٹ کے بعد فرمایا: اب بیٹھ جاؤ۔

فتوحات کی بشارت

مفتی عبدالرحیم انوار الرشید جلد نمبر 3 میں فرماتے ہیں میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ حضرت اقدس نے دوسری شادی کرلی اور مجھ سمیت دس یا بارہ افراد تقریب نکاح میں شریک ہیں لڑکی ایران کی ہے اور نکاح ایران کے کسی وزیر نے پڑھایا۔ مفتی رشید احمد صاحبؒ نے تعبیر ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: میں سب کو بتاتا رہتا ہوں کہ میری شادی یہ ہے کہ میری حیات میں امریکہ ایران روس اور ہندوستان فتح ہو جائے اور میری رخصتی یہ ہے کہ پوری دنیا پر میرے اللہ کی حکومت قائم ہو جائے۔ ان الحکم الاّ اللہ حکومت صرف اللہ کی ہے اس خواب میں ان فتوحات کی بشارت ہے۔ وماذالك على الله بعزيز اور یہ اللہ پر کچھ بھی مشکل نہیں۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء راہ نجات

مفتی عبدالرحیم خلیفہ مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ انوار الرشید جلد نمبر 3 میں فرماتے ہیں ایک بریلوی عقیدہ کا شخص کا بیان ہے۔ میں نے علوم اسلامیہ بریلوی مکتب فکر سے حاصل کیے طبیعت میں بہت زیادہ سختی تھی علماء دیوبند کو گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتا تھا اور جہاں تک ہوسکا

ان کو پریشان کیے رکھا تبلیغی جماعت کو بھی اپنی مساجد میں داخل نہیں ہونے دیتا الغرض علماء دیوبند کو ہر طرح سے تکلیف دینا باعث اجر وثواب سمجھتا تھا، یہ ساری گمراہی بریلوی اساتذہ کی وجہ سے تھی ایک رات خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خلفائے اربعہ اور علمائے دیوبند میں سے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی مولانا محمد زکریا کاندھلوی حضرت سید انور شاہ کشمیری تھے۔ نبی اکرم صلی وسلم نے ان کے متعلق فرمایا۔ یہ تمہارے بزرگ ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی وسلم! میں تو ان کو آپ کا گستاخ سمجھتا ہوں فرمایا ہرگز نہیں یہ میری بارگاہ کے مقبول ہیں۔ میں نے عرض کیا ان کی گستاخانہ عبارات کے بارے میں لوگوں کو کیا کہوں؟

فرمایا کتاب سیف یمانی پڑھو، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچو اور کثرت کے ساتھ درود شریف کو اپنا معمول بناؤ ان اکابر سے وابستہ ہو جاؤ ان کا دامن تھامے رکھنا ان کا دامن میرا دامن ہے، خواہ مخواہ کسی کو کافر اور گستاخ کہنا بڑا جرم ہے اپنے دل کو صاف رکھو، حضرت مفتی رشید احمد کو سلام کہنا اور بولنا اپنا مشن جاری رکھو، خواب سے بیدار ہوا تو عجیب کیفیت تھی صبح اٹھ کر مولانا منظور نعمانی صاحب کی کتاب سیف یمانی کو گوجرانوالہ سے خریدی بار بار مطالعہ کیا عقیدے کی بالکل اصلاح ہو چکی ہے، اور آہستہ آہستہ عوام الناس کو بھی اصلاح کی طرف راغب کر رہا ہوں ابھی مجھے بہت سے لوگوں کو کفر وشرک اور بدعت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے سے نکالنا ہے اپنے گناہوں کی تلافی کرنا ہے جو اکابر علماء دیوبند کو گالیاں دیتا تھا آپ میرے لیے دعا فرمائیں، حضرت اقدس تھانوی کے سلسلے سے روحانی وابستگی کیسے اختیار کروں اللہ تعالی مجھے استقامت عطا فرمائیں آمین۔

حضوری

پھرتا ہوں یار کو مہماں کیے ہوئے

روئے زمیں کو کوچہ جاناں کیے ہوئے

پھرتا ہوں دل میں درد کا نشتر لیے ہوئے

صحرا وچمن دونوں کو مضطر کیے ہوئے

دل چاہتا ہے ایسی جگہ میں رہوں

جہاں جیتا ہو کوئی درد بھرا دل لئے

دشمن کو تکلیف پہنچانے کے باوجود دعا

حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرا ہمیشہ سے یہ معمول ہے کہ کسی سے مجھے جسمانی تکلیف پہنچے یا عزت یا مال کو نقصان پہنچے تو میں اسے فورا معاف کر دیتا ہوں نہ دنیا میں انتقام لیتا ہوں اور نہ آخرت میں لونگا مزید اس کے لیے دعاء مغفرت اور ایصال ثواب بھی کرتا ہوں بلکہ روزانہ اپنے تمام اعمال کا ثواب بخش کر مزید ایصال ثواب کے لئے تین بار سورۃ اخلاص پڑھ کر تین بار یہ دعا کرتا ہوں، **رب اغفر لمن ظلمت ولمن ظلمنی** یااللہ جس پر مجھ سے زیادتی ہوگئی ہو اس کو بھی اور جس نے مجھ پر زیادتی کی اس کی بھی مغفرت فرما، یا اللہ! میں تیرے اجر وثواب سے ہرگز مستغنی نہیں میں تو سراسر محتاج مگر میرے مولی تو مجھے صرف اپنے ہی خزانہ سے عطا فرما ظالموں کے اعمال سے نہیں میرے رب کریم میں تیرے در کا فقیر ہوں تو مجھے ظالموں سے بدلہ دلوانے کے بجائے اپنے ہی خزانۂ رحمت سے عطا فرما۔

خدام دین دنیوی کام کو مشغلہ نہ بنائیں

مفتی رشید احمد صاحب جواہر الرشید جلد نمبر دو میں فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے جسے کسی دینی خدمت کی صلاحیت عطا فرمائی ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس خدمت کو چھوڑ کر کوئی دنیوی مشغلہ اختیار کرے۔ حضرت ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے محدث گزرے ہیں امام بخاری کے استادوں کے استاد تھے۔ امام بخاری ان کا قول نقل کرتے ہیں **لا ینبغی لاحد عندہ شیء**

من العلم ان یضیع نفسه: یعنی جس شخص کے پاس علم میں سے تھوڑی سی چیز بھی ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ خود کو ضائع کرے۔

جب اسلام نام کا رہ جائے گا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ی:سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ. وَمِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف نقوش رہ جائیں گی. لوگ عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔(ابن عدی بیہقی)

خانقاہ میں حاضری کا فائدہ

(1) خانقاہ میں بار بار حاضری سے شیخ کے ساتھ محبت وعقیدت بڑھتی ہے اور جس قدر محبت وعقیدت بڑھے گی اسی قدر فیض زیادہ حاصل ہوگا۔

(2) بار بار حاضری میں محبت وعقیدت کا اظہار ہے اور شرعا وعقلا وتجربۃً ان محبت و عقیدت کا اظہار محبت وعقیدت میں ترقی کا نسخۂ اکسیر ہے۔

(3) بار بار حاضری شیخ کی نظر عنایت اور خصوصی دعا اور توجہ کا ذریعہ ہے۔

(4) خانقاہ میں اللہ کی خاطر جمع ہونے والے قلوب کی برکت سے دل میں اللہ تعالی کی محبت اور فکر آخرت پیدا ہوتی ہے۔

(5) خانقاہ تک آمدورفت کی مشقت مصارف برداشت کرنے اور وقت صرف کرنے پر اللہ تعالی کی رحمت متوجہ ہوتی ہے۔

ایک دنیادار مولوی کا حال

ہم صبح کی تفریح سے واپس آرہے تھے راستہ میں ایک بس اسٹاپ پر دیکھا کہ ایک مشہور مولوی صاحب بس کے انتظار میں کھڑے ہیں. میں نے اپنی گاڑی روک لی اور ان کو بلا کر گاڑی میں بیٹھا لیا.میرے ساتھ والی اگلی نشست پر میرے رفقاء میں سے ایک مولوی صاحب بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان مشہور مولوی صاحب کے اکرام کی خاطر ساتھ والے مولوی صاحب کو پیچھے بھیج دیا،اوران کو آگے اپنے پاس بٹھالیا جیسے ہی گاڑی میں بیٹھے ابھی گاڑی چلی

بھی نہیں تھی شاید ابھی دروازہ بھی صحیح طور پر بند نہیں کیا تھا، بیٹھتے ہی فوراً بڑے جوش سے ذکر لیلی شروع کردیا، صدر مملکت جنرل سے ملاقات کا ذکر بڑے مزے لے لے کر کرنے لگے کہنے لگے میری صدر صاحب سے ملاقات ہوئی تھی میں نے یہ کہا وہ کہا اور یوں کہا، ایسے خوش ہو رہے تھے کہ گویا حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات اور مکالمہ کا شرف حاصل ہو گیا، مولوی کے دل میں دنیائے مردار سے ایسا عشق دیکھ کر بہت حیرت ہوئی اور اتنا غصہ آیا کے خون کھولنے لگا دل چاہا کہ گاڑی بہت تیز کردوں جب 120 کی رفتار پر پہنچ کر گھنٹی بجانے لگے تو اس دنیا کے کتے مردود خبیث مولوی کو دروازہ کھول کر باہر دھکا دے دوں اللہ تعالی ایسے مولویوں کو ہدایت دے اور ہماری حفاظت فرمائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

سورۃ ملک اور یس

حدیث شریف میں سورہ ملک کی بڑی فضیلت ہے اس سلسلہ کی احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ سورت قاری کو عذاب قبر سے محفوظ رکھتی ہے، چاہے سر کی طرف سے آئے چاہے پیر کی طرف سے یا پیٹ وغیرہ کی طرف سے یہ شفاعت کرنے والی بھی ہے اور رات میں پڑھنے والے کے لئے کافی اور بہتر بھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا تھی کہ سورہ یس ہر مومن کے دل میں ہو، یس قرآن کا دل ہے، اس کو پڑھنے والے کو دس قرآن کا ثواب ملے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن کے اول حصہ میں اس کو پڑھ لے گا پورے دن اس کی ضروریات پوری ہوں گی۔

تہجد کے عظیم فائدے

تہجد کی نماز آپ علیہ الصلاۃ والسلام بڑی پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے اگر بہت تھکے ہوئے یا بیمار ہوتے تو بیٹھ کر پڑھتے مگر پھر بھی یہ نماز نہ چھوڑتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ترین نماز فرض نماز کے بعد رات کی نماز یعنی تہجد ہے (ابوداؤد وترمذی نسائی میں 240)

ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب محشر قائم ہوگی تو ایک گروہ کو بلا حساب کتاب جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔اور یہ لوگ قلیل ہونگے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے دریافت کیا یا رسول اللہ!صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا جن کے پہلو اپنے بستر سے الگ رہتے تھے۔(الترغیب صفحہ نمبر 462)

ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آئے اور فرمایا جان لو مومن کا شرف رات کی نماز ہے اوراس کی عزت لوگوں سے استغنا ہے۔(الترغیب کنزالاعمال)

نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ہمارے امت کے اشراف اور معزز لوگ ہیں قرآن کے حاملین اور راتوں کو نماز پڑھنے والے۔(ابن ابی الدنیا صفحہ نمبر 431)

نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا جو انسان رات تہجد کے وقت اٹھ کر عبادت کرتا ہے وہ کبھی نامراد نہیں ہوگا۔(طبرانی)

یہ وقت قبولیت دعا کا ہے اس وقت میں اللہ تعالی کا نزول آسمان دنیا پر ہوتا ہے اور وہ اعلان فرماتے ہیں کہ ہے کوئی مانگنے والا جس کو میں عطا کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا جس کی توبہ قبول کروں؟ یہ اعلان ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر کا وقت ہوجاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ تہجد پر مانگی ہوئی دعا ایک ایسا تیر ہے جو کبھی بھی اپنے نشانے سے نہیں چوکتا۔(دیوان شافعیؒ)

جو رات کو لیتا نہیں صبح کو دیتا نہیں

حضرت پیر ذوالفقار نقشبندی صاحب کے مرشد فرماتے تھے کہ جو رات کو لیتا نہیں وہ صبح کو دیتا نہیں۔یعنی رات کو اللہ تعالی سے مانگ کر رجوع کر کے انسان کو ایسے قرب اور معرفت کے خزانے حاصل ہوتے ہیں کہ ان کے بغیر جو انسان بھی دین کی خدمت اور محنت سرانجام دیتا ہے وہ لوگوں کے پاس خالی ہاتھ جاتا ہے۔اگر کسی کو حقیقی لطف نصیب ہوجائے تو بیداری شب کی لذت اور اس وقت میں رو رو کر دعا کرنا اس کے سامنے دنیا کی تمام لذتیں ہیچ محسوس ہوں گی اس کے بارے میں علامہ اقبال نے یوں فرمایا ؎

واقف ہوا گر لذت بیداری شب سے

اونچی ہے ثریا سے بھی یہ خاک پر اسرار

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو

کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

تہجد پڑھنے والے کو سونے کا گھوڑا جہاز کی طرح لے کر جنت میں اڑتا پھرے گا

رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے نیچے سے سونے کا گھوڑا نکلے گا اس کی زین اور لگام سونے اور یاقوت کی ہوگی وہ نہ لید کرے گا نہ پیشاب اس کے کئی پر ہونگے حد نظر پر اس کی قدم پڑیں گے۔ پھر اہل جنت ان پر سوار ہوں گے تو وہ ان کو لے کر اڑے گا جہاں جانا چاہیں گے یہ شان دیکھ کر ان سے نیچے درجے والے جنتی کہیں گے اے رب تیرے بندے اس مرتبہ پر کیوں کر پہنچے؟ تو ان سے کہا جائے گا کہ یہ لوگ رات میں نماز یعنی تہجد پڑھتے تھے اور تم لوگ سوتے رہتے تھے یہ لوگ روزہ رکھتے تھے اور تم کھاتے رہتے تھے یہ خرچ کرتے تھے اور تم بخل کرتے تھے یہ جان کی بازی لگاتے تھے اور تم بزدل رہتے تھے۔ (ابن ابی دنیا)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی رات کی نماز تہجد زیادہ ہوگی اسکا چہرہ زیادہ حسین ہوگا (ابن ماجہ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: تمہیں تہجد ضرور پڑھنی چاہئے اس لئے کہ یہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب سے نزدیک ہونے کا ذریعہ ہے، گناہوں کا کفارہ ہے اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔ (ترمذی)

ایک روایت میں ہے بدن سے بیماری کو دور کرنے والی ہے۔ (طبرانی)

ایک روایت میں ہے جو شخص رات کو اٹھے اور گھر والی کو بیدار کرے اور دونوں نماز تہجد کی دو رکعتیں پڑھیں۔ تو ان دونوں کو کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والوں میں لکھا جائے گا (نسائی)

طبرانی کی ایک روایت میں اہل تہجد کے لیے ذیل کے الفاظ آتے ہیں۔(1) خدا ان سے محبت کرتا ہے۔(2) ان کے سامنے ہنستا ہے (3) ان سے خوش ہوتا ہے، ان میں سے ایک وہ شخص جس کی خوبصورت بیوی عمدہ نرم بستر ہو اور وہ ان کو چھوڑ کر رات کو نماز تہجد کے لیے اٹھے اس کے بارے میں خدا خود فرمائے گا کہ اس نے اپنی خواہش چھوڑ دی اور میرا ذکر کیا حالانکہ اگر یہ چاہتا تو سو جاتا، تہجد صالحین کا شعار ہے۔

کوئی اللہ کا ولی ایسا نہیں ہوگا کہ اس کو ولایت کا موقع ملا ہو اور وہ تہجد کا پابند نہ ہو اللہ ان کی آنکھ خود بخود کھلوا دیتے ہیں جتنے بھی وہ تھکے ہوئے ہوں،۔ جتنے بھی مصروف ہوں یا جتنا بھی نیند کا غلبہ ہو ان کی تہجد میں آنکھ کھل جاتی ہے۔

حدیث پاک میں ہے جب رات آتی ہے تو اللہ تعالی فرشتوں کے تین گروپ بناتے ہیں، پہلے گروپ کو فرماتے ہیں فلاں فلاں یہ میرا مبغوض بندہ ہے میرا ناپسندیدہ بندہ ہے، میں نہیں چاہتا رات کے وقت اٹھ کر مجھ سے دعا مانگے میں ایسے کو کچھ نہیں دینا چاہتا تم جاؤ اور ان کے جا کر تھپکی دے کر گہری نیند سلا دو یہ رات کو اٹھ نہ سکیں۔

چنانچہ فرشتوں کا گروپ آتا ہے اور کچھ لوگوں کو گہری نیند سلا دیتا ہے تہجد میں ان لوگوں کی آنکھ ہی نہیں کھلتی تو یہ نہ سوچنا ہم تہجد میں نہیں اٹھتے بلکہ یہ سوچنا اللہ ہمیں اٹھنے نہیں دیتے یو ں سوچنا کہ اللہ ہماری شکل دیکھنا پسند نہیں فرماتے۔ پھر دوسرے گروپ کو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں جاؤ فلاں فلاں میرے محبوب بندے ہیں پر مار کے ان کو جگا دو تا کہ یہ تہجد پڑھیں مجھ سے مانگیں اور میں ان کو عطا کروں چنانچہ یہ وہ لوگ ہیں جو اٹھ کر تہجد پڑھتے ہیں پھر تیسرے گروپ کو فرماتے ہیں فلاں فلاں یہ میرے پیارے بندے ہیں بڑے مقبول بندے ہیں مجھے ان سے بہت محبت ہے، یہ سارا دن دین کے کام میں دین کی دعوت میں

مصروف رہتے ہیں جاؤ اور ان کی کروٹ بدل دو دائیں کروٹ میں ہیں تو بائیں کردو بائیں کروٹ ہیں تو دائیں کردو۔تو جب کروٹ بدلو گے تو ان کی آنکھ کھلے گی، یہ چاہیں گے تو وہ اٹھ کے تہجد بھی پڑھیں گے اور چاہیں گے تو سوئے رہیں گے میں ان کے تہجد پڑھنے پر بھی راضی ہوں اور ان کے سونے پر بھی راضی۔

نگاہ کی حفاظت کا نسخہ

روزہ کے ذریعہ نفس کو بھوکا رکھنے سے نفس کی شہوت ٹوٹتی ہے بہت سارے سالکین شکوہ کرتے ہیں کہ ہماری آنکھ قابو میں نہیں دل دماغ قابو میں نہیں ان کو چاہیے کہ وہ خالی طور پر نفلی روزہ کا اہتمام کریں۔حدیث پاک میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

اس حدیث میں ہے کہ روزہ انسان کی شہوتوں کو کمزور کر دیتا ہے۔

وزن گھٹانے کا نسخہ اور ولایت کا بھی

ایک سائنس کی نئی تحقیق ہے جو کتابوں میں آج عام طور پر آ رہی ہے کچھ لوگ اس کو کہتے ہیں ٹو پلس فائیو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے انسان کو ایسا نظام دیا ہے کہ اگر یہ ہر ہفتے میں دو روزہ رکھ لے اور باقی پانچ دن نارمل کھانا کھائے تو دماغ وزن نہیں بڑھاتا کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ انسانی تاریخ میں آج تک وزن کم کرنے کے جتنے نسخہ لکھے گئے جتنی ایکسرسائز بتائی گئیں یا جتنے طریقے اختیار کیے گئے کوئی کامل نہیں تھا پہلی دفعہ ایسا نسخہ ملا جو کامل ہے۔سائنس دانوں نے اس پر تجربہ کیا کہ جو بندے وزن بڑھانے سے گھبراتے ہیں ان کو چاہیے کہ ہفتے میں اگر دو دن روزہ رکھ لیں پانچ دن نارمل کھائیں تو بھی ان کا وزن نہیں بڑھے گا یہ ٹو پلس فائیو سوموار اور جمعرات کا روزہ ہے۔

بہر حال روزہ رکھنے سے وزن گھٹے گا برکتوں کا ظہور ہوگا ولایت کی سیڑھی چڑھیں اور ولایت کا نور سینے میں آئے گا۔

غم کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

حدیث پاک میں ہے کہ جو بندہ غمزدہ حالت میں ہو اور اس مصیبت کے ٹلنے کے انتظار میں ہو تو یہ انتظار کی گھڑیاں قبولیت دعا کا وقت ہے اور عجیب بات یہ کہ ہم اس وقت میں دعا نہیں مانگتے۔

خاموشی کی فضیلت

أَلا أُعَلِّمُكَ بِعَمَلٍ خَفِيفٍ عَلَى الْبَدَنِ، ثَقِيلٍ فِي الْمِيزَانِ ؟ "، قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: " هُوَ الصَّمْتُ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَتَرْكُ مَا لا يَعْنِيكَ۔ (الصمت وآداب اللسان لابی الدنیاص/ 122)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ایک ایسا عمل جو بدن کے لئے ہلکا اور میزان میں بھاری ہو نہ بتاؤں صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں نہیں: فرمایا وہ خاموشی ہے اور اچھا اخلاق ہے اور ترک لایعنی ہے۔

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند
گر نہ بینی سر حق بر من بخند

آنکھوں کو بند کرلے کانوں کو بند کرلے اگر تو اللہ کے راز کو نہ پائے تو میرے اوپر ہنسنا۔ تو گویا ان تینوں چیزوں سے اللہ کی معرفت مل جاتی ہے۔ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی فرماتے ہیں: میں نے عافیت تنہائی میں اور سلامتی خاموشی میں پائی۔ حضرت سیرین فرماتے ہیں: العزلة العبادة انسان اللہ کی خاطر تنہائی اختیار کرے تو یہ عبادت ہے۔

دید قصور بڑی نعمت

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات میں ایک بہت اہم لفظ

استعمال کیا ہے جس کا نام انہوں نے **دید قصور** رکھا ہے دید قصور کا مطلب یہ ہے کہ بندے کو اپنے قصور کا دید ہو جائے پتہ چل جائے کہ میرے اندر کیا کیا ہے عیب ہیں یہ بڑا مشکل کام ہے۔اس لیے وہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالی کسی بندے سے راضی ہوتے ہیں تو اس کے گناہوں کو اس کی نظر میں واضح کر دیتے ہیں: بندے پر یہ اللہ تعالی کا بڑا احسان ہوتا ہے کہ اللہ تعالی اس کی نظر میں اس کے عیبوں کو کھول دیتے ہیں۔(انوارالرشید جلد 3)

عبادات کے عدم قبول کا خطرہ ہو تو یہ دعا کریں

مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر کبھی عبادات کے عدم قبول کا خطرہ غالب آجائے تو یوں دعا کیا کریں: یا اللہ تو نے اپنی مخلوق میں کوئی کریم ایسا پیدا نہیں فرمایا جو بھیک کا پیالہ تو دے دے لیکن اس میں خیر نہ ڈالے۔ یا اللہ تو تو کریموں کو پیدا کرنے والا ہے تو نے عبادت کا ظاہر دے دیا تو گویا بھیک کا پیالہ عطا فرما دیا اپنی رحمت سے اس میں خیر بھی عطا فرما دے یعنی قبول فرمالے۔

یا اللہ جب تیری مخلوق میں کوئی ایسا کریم نہیں تو تیری شان کرم سے بعید ہے کہ پیالا تو دے مگر اس میں خیر نہ ڈالے۔

جن یا آسیب بھگانے کا یہ طریقہ بھی ہے

ایک بچے کا والد اسے حضرت مفتی رشید احمد صاحب کی خدمت میں لایا اور کہنے لگا کہ اسے بیداری میں شیر نظر آتا ہے اس سے ڈر کر بہت روتا ہے کھانا بھی نہیں کھاتا،حضرت اقدس نے بچے سے فرمایا: کہ اب جب بھی شیر نظر آئے تو اسے کان سے پکڑ کر میرے پاس لاؤ پھر دیکھئے میں اس کا کیا بناتا ہوں دوسرے روز جب وہ بچہ کو لائے تو بتایا کہ اسے پھر شیر نظر نہیں آیا حضرت اقدس نے فرمایا گھر میں روزانہ تین بار بہت زور سے للکار کر پکارا کرو۔

او شیر! ادھر آ تجھے کان سے پکڑ کر حضرت اقدس کی خدمت میں لے جاؤں گا پھر دیکھئے تیرا کیا بناتے

ہیں، یہ عمل ایک ہفتہ کر کے مجھے بتائیں، اسکے بعد انہوں نے بتایا کہ اب شیر کبھی نظر نہیں آتا۔

ڈاڑھی سے محبت کریں

مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ انو ار الرشید میں فرماتے ہیں میں ڈاڑھی سنوارنے کو بہت اہمیت دیتا ہوں کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور فرشتوں کو بہت پیاری ہے اسی وجہ سے میں اپنی ڈاڑھی کو چومتا بھی ہوں جب اللہ کو یہ صورت پسند ہے تو اس کا اہتمام کیا کریں ڈاڑھی کو سنوارا کریں، یہ سوچیں کہ ڈاڑھی مونڈنے والے کتنا اہتمام کرتے ہیں کہ گدھا کی دم جیسی شئ کو ایک پیالے میں گھماتے ہیں پھر اس دم کو منہ پر پھیرتے ہیں اور پھر آئینہ میں دیکھ کر دونوں گالوں اور ٹھوڑی کی جانبوں میں ہاتھ پھیر کر بہت خوش ہوتے ہیں کہ اب مکمل عورت بن گئے اللہ کا شکر ادا کیا کریں کہ اس نے مردانہ شکل عطا فرمائی اور اس سے محبت عطا فرمائی اسلام کی دولت عطا فرمائی اور اسلام کے طور طریقوں سے محبت عطا فرمائی۔

ایک مشت ڈاڑھی رکھنا فرض ہے

مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ انوار الرشید جلد نمبر 3 میں فرماتے ہیں ڈاڑھی کو سنت کہنا ٹھیک نہیں کیوں کہ سنت کا مطلب لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس پر عمل کر لیا تو ثواب ہے اور چھوڑنے پر گناہ نہیں ایک مشت ڈاڑھی رکھنا واجب ہے لیکن میں اسے فرض اس لئے کہتا ہوں کے عوام واجب کا درجہ فرض سے کم سمجھتے ہیں حالانکہ کہ عملی لحاظ سے یہ دونوں برابر ہیں واجب کو چھوڑنے کا گناہ بھی اتنا ہی ہے جتنا فرض کو چھوڑنے کا ہے اس لئے عمل کے لحاظ سے ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا فرض ہے اس سے کم کرنا یا منڈانا حرام ہے اور کھلم کھلا حرام کام کرنا علانیہ بغاوت ہے، رسول اللہ صلی وسلم نے فرمایا: كُلُّ أُمَّتِي مُعَافِى إِلاَّ الْمُجَاهِرِينَ میری ساری امت قابل عفو ہے، اللہ کی شان سے بعید نہیں کہ وہ بڑے سے بڑا گناہ معاف

فرمادیں، لیکن علانیہ کرنے والوں کو معافی نہیں ملے گی کیونکہ یہ اللہ کے باغی ہیں۔

جنازہ جلد قبرستان لے جانا

مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک وصیت یہ بھی فرمائی کہ میرے جنازے میں شرکت کے لیے کسی قریب سے قریب رشتے دار یا کسی بڑے بزرگ یا زیادہ لوگوں کے اجتماع کا انتظار نہ کیا جائے بلکہ وقت پر جتنے افراد بھی موجود ہوں وہ نماز جنازہ پڑھ کر جلد از جلد قبرستان پہنچانے کی کوشش کریں، سنت کے مطابق چند افراد کے نماز جنازہ پڑھنے پر اللہ تعالی کی رحمت جو متوجہ ہوتی ہے وہ خلاف سنت ہزاروں کے مجمع پر بھی نہیں ہوتی، منہ دکھانے کی رسم بہت بری ہے اس میں شرعاً بڑی قباحتیں ہیں اس لیے اس رسم سے احتراز کی تاکید کرتا ہوں۔ میرے ایصال ثواب کے لئے اجتماع نہ کیا جائے ہر شخص اپنے اپنے مقام پر حسب توفیق ایصال ثواب کرتا رہے۔ مالی عبادت کا ثواب پہنچانا چاہے تو کسی کار خیر میں لگا دے یا کسی مسکین کی مدد کردیں سنت کے مطابق تھوڑا سا عمل بھی خلاف سنت بہت بڑے اعمال سے بدرجہا بہتر ہے۔

قرض کا لین دین ہرگز نہ کریں

مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وصیت میں تحریر فرمایا کہ میں اپنے تمام متعلقین کو اور بالخصوص اولاد کو وصیت کرتا ہوں کہ کبھی قرض کا لین دین ہرگز نہ کریں، نہ اپنی ذات کے لیے اور نہ ہی کسی دینی کام کے لیے اپنی تمام تر حاجات کو صرف اپنے مالک کے سامنے پیش کیا کریں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض سے پناہ مانگی ہے اور استعاذہ یعنی پناہ مانگنے میں مغرم و ماثم قرض اور گناہ کو ایک ساتھ ذکر فرمایا ہے قرض لینے میں عزت اور دین دونوں کا نقصان ہے بہت بڑا ثواب ہے مگر اس زمانہ میں لوگوں کی بدمعاملگی کی وجہ سے آپس میں عداوت اور منافرت کا باعث بن جاتا ہے اس لیے اس سے بھی احتراز لازم ہے بحمد اللہ تعالی میں نے آج تک کبھی بھی کسی سے اپنی

ذات کے لیے یا کسی دینی کام کے لیے قرض نہیں لیا مجھے اپنے رب کریم کی رحمت سے یقین ہے کہ وہ آئندہ بھی حفاظت فرمائیں گے کئی لوگوں کو قرض دیا ان میں سے کسی نے بھی بطیب خاطر واپس نہیں کیا اکثر کو تو معاف ہی کرنا پڑا اور ہمیشہ آپس میں ناگواری کا سبب بنا۔

نسبت

صاحب نسبت کا مطلب یہ ہے کہ ہر مخلوق کو اللہ تعالی کے ساتھ بے شمار نسبت ہے مثلا وہ خالق ہم مخلوق، وہ رازق ہم مرزوق، وہ قادر ہم مقدور، وہ مُکوِّن وغیرہ وغیرہ، ان نسبتوں کے استحضار اور اتباع شریعت کی بدولت انسان کو اللہ تعالی کے ساتھ ایک خاص تعلق پیدا ہو جاتا ہے اس کو اصطلاح صوفیاء میں نسبت کہا جاتا ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے نسبت کی تعریف میں فرمایا: دوام طاعت و کثرت ذکر جس شخص کو یہ دو امور حاصل ہو جائیں اسے صاحب نسبت کہتے ہیں۔

شریعت طریقت حقیقت معرفت

شریعت احکام ظاہرہ و باطنہ کا مجموعہ ہے اور طریقت صرف احکام باطنہ کو کہا جاتا ہے اس لیے طریقت شریعت سے الگ کوئی چیز نہیں، بلکہ شریعت ہی کا ایک شعبہ ہے شریعت کے تمام احکام ظاہرہ و باطنہ کے کامل اتباع کی بدولت بعض حقائق تکوینیہ وتشریعیہ کا انکشاف ہوتا ہے یہ حقیقت ہے، شریعت کی اتباع اور علوم کے انکشافات کی وجہ سے اللہ تعالی کی معرفت و محبت میں اضافہ ہوتا ہے اسے معرفت کہتے، اللہ تعالی ہم سب کو محض اصطلاحات کے گرداب سے نکال کر اپنی معرفت اور محبت عطا فرمائے آمین واللہ تعالی اعلم (احسن الفتاوی صفحہ نمبر 551)

حضرت مفتی شفیع رحمۃ اللہ علیہ کا تأثر

عزیزم محترم مولانا رشید احمد صاحب زادہ اللہ فضلاً وعلماً وکمالاً کا مضمون متعلقہ

حدیث: فضل العالم علی العابد، شوق سے سنا ماشاء اللہ حجت کے اعتبار سے سنگین اور اثر کے اعتبار سے رنگین ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ فقہاء کرام کے ایسے اقوال جن سے ثابت ہوتا ہے کہ علم دین کی کتابوں کا مطالعہ یا درس وتدریس قیام اللیل سے افضل ہے۔ ان سے بہت سے اہل علم مغالطہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں کہ تہجد اور نوافل و اوراد کو بالکلیہ ترک کر کے سارا وقت تبلیغ وتعلیم میں خرچ کریں، لیکن خود حضرات فقہاء ومحدثین اور تمام علماء سلف وخلف کا تعامل دیکھا جائے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی اہم نوافل تہجد وغیرہ اور اہم اذکار کو چھوڑ کر علمی خدمات کو اختیار نہیں کیا بلکہ علمی خدمات کے ساتھ اوراد واذکار اور تہجد ونوافل کا سلسلہ بھی جاری رہا ہے۔

میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ حضرت امام قاضی یوسف عین اس زمانے میں جب کہ وہ قاضی القضاہ کے عہدہ پر ماموراور اس کے فرائض کی ادائیگی میں مشغول تھے، رات کو تین سو رکعت پڑھتے تھے جہاں تک مجھے یاد ہے خلاصۃ القاری میں کسی جگہ لکھا ہے (جو اس وقت سرسری تلاش سے نہیں ملا کہ تعامل علماء سلف کا یہ تھا کہ دن کا وقت زیادہ تر علمی خدمات درس وتدریس تبلیغ وتعلیم یا تصنیف وفتاوی میں صرف کرتے تھے مگر رات کا بڑا عمل ان کا نماز، تہجد وتلاوت ہی ہوتا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ تعلیم وتبلیغ کی خدمت بھی مؤثر ومفید جبھی ہوتی ہے جبکہ تعلق مع اللہ اور ذکر اللہ کے لازمی اثرات اس میں موجود ہوں۔ واللہ المستعان (بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ دار العلوم کراچی)

تعلیم وتبلیغ کی خدمت بھی مفید ومؤثر جبھی ہے جبکہ تعلق مع اللہ اور ذکر اللہ ہو

حضرت مفتی رشید احمد صاحب احسن الفتاوی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 557 پر فرماتے ہیں: ایک مرتبہ لاہور کے سفر میں جامعہ اشرفیہ میں حاضری ہوئی وہاں ایک عالم فرمانے لگے کہ میرے خیال میں علماء کو ذکر وشغل اور نوافل وتلاوت کی بجائے درس وتدریس اور افتاء وارشاد میں مشغول

رہنا زیادہ ضروری ہے، انہوں نے اپنے خیال کی تائید میں حدیث: **فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِی عَلٰی ادناکم** پڑھی۔ بندہ نے عرض کیا جو عالم ذکر و تلاوت وغیرہ عبادات نافلہ کثرت سے نہیں کرتا وہ اصطلاح شرع میں عالم ہی نہیں، اللہ تعالیٰ نے اس پر کچھ دلائل بیان کرا دیئے یہ قصہ عصر و مغرب کے درمیان پیش آیا نماز مغرب کے بعد وہ عالم تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ کے بیان سے متاثر ہو کر میں آج اوابین پڑھ کر آرہا ہوں۔ میں نے کراچی واپس آکر سفر کی روئیداد میں یہ قصہ بھی ذکر کیا اس وقت کسی صاحب نے ٹیپ ریکارڈ لگا رکھا تھا اس میں یہ بیان محفوظ ہو گیا۔

سننے والوں نے بہت پسند کیا اور اس کی اشاعت کی ضرورت بیان کی بندہ کو بھی خیال ہوا کہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ عالم مذکور کی طرح اس غلط فہمی میں مبتلا دوسرے علماء کے لئے بھی اسے نافع بنا دیں، چنانچہ میں نے یہ مضمون ٹائپ سے نقل کروا کر استاد محترم حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بغرض اصلاح پیش کیا آپ بہت مسرور ہوئے اس پر اپنا تاثر تحریر فرمایا اور فرمایا کہ۔ دارالعلوم کے سارے اساتذہ کو جمع کر کے مضمون سنایا جائے حضرت مفتی صاحب کی نظر میں اس کی اس قدر اہمیت ثابت ہونے کے بعد اس کی اشاعت کا فیصلہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور ہم سب کے لئے نافع بنائیں۔

معمولات کی پابندی کا فائدہ

حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی اپنی کتاب تا بہ منزل دیوانے ہی گئے میں ارشاد فرماتے ہیں جس طرح ایک بیج میں درخت بننے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے اور اگر اس بیج کو مالی کے زیر نگرانی چند دن زمین میں پرورش پانے کا موقع مل جائے تو وہ ایک پھل پھول والا درخت بن جاتا ہے اسی طرح سالک شیخ کے زیر سایہ چند روز تک ان اوراد وظائف کو

کرے تو اس کی شخصیت پر حسن اخلاق کے پھول لگتے ہیں اور اس کا شجر امید بار آور ثابت ہوتا ہے۔ یہ معمولات انسان کے باطنی امراض کیلئے تیر بہدف نسخہ ہیں، ان کا فائدہ مند ہونا ایسا ہی یقینی ہے جیسے چینی کا میٹھا ہونا، دنیا کے کروڑوں انسانوں نے اس نسخے کو آزمایا اور اس سے فائدہ اٹھایا ہے لیکن اگر کوئی سالک ان اوراد کی پابندی نہ کرے اور پھر شکایت کرے کہ ہمیں فائدہ نہیں ہو رہا ہے تو اس میں شیخ کا کیا قصور؟ اس کی مثال اس مریض کی طرح ہے جو بہت بڑے ڈاکٹر سے نسخہ لکھوا کر جیب میں ڈالے پھرے لیکن استعمال نہ کرے، جیب میں رکھا ہوا نسخہ کیسے فائدہ دے سکتا ہے جب تک کہ اسے استعمال نہ کرے، ان اوراد وظائف کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ کرنے میں بہت ہی آسان ہے لیکن باقاعدگی سے کرنے سے پوری کی پوری شریعت پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے یہ بات دو اور دو چار کی طرح ٹھوس ہے۔

نیک بننا ہے تو طلب پہلے پیدا کیجئے

ہر بندہ چاہتا ہے کہ مجھے نسبت ملے مگر اس نسبت کو حاصل کرنے کے لیے برتن کو صاف کرنا ضروری ہے اگر آپ کے ہاتھ میں کوئی گندا پیالہ دے کر یہ کہے کہ اس میں دودھ ڈال دیجئے تو یقینا آپ کی غیرت اس بات کو گوارا نہیں کرے گی کہ اس ناپاک برتن میں آپ دودھ ڈالیں، جس طرح نجاست والے برتن میں دودھ نہیں ڈال سکتے بالکل اسی طرح گناہ والے سینے میں نسبتوں کو القاء نہیں کر سکتے۔ دل کے اندر پہلے طلب پیدا کرنی پڑتی ہے پھر اللہ رب العزت مہربانی فرما دیتے ہیں۔

اللہ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور انسان کے دل کے برتنوں کو بھر دیا کرتی ہے سالکین دل میں یہ تمنا رکھیں کہ اللہ تعالی مجھے اپنا پسندیدہ بنا لیں۔ یہ تمنا دل میں ہو کہ میں اللہ کا پسندیدہ بننا چاہتا ہوں میں ایسا بننا چاہتا ہوں کہ اللہ کو پسند آ جاؤں جب دل میں یہ تمنا ہو گی اور اس کے لیے پھر آپ دعا بھی کریں گے تو اللہ تعالی آپ کے لیے راستہ آسان فرما دیں گے۔ اس کی تمنا دل میں

رکھیں ہمارے لئے ایسا بننا مشکل ہے اللہ کے لیے ایسا بنا دینا آسان ہے تو ہم دعا مانگیں کہ اللہ آپ ہمیں ایسا بنا دیجئے اللہ کی رحمت کی ایک نظر ہوگی اور اللہ تعالی ہمیں بھی ایسا بنا دیں گے کہ ہم اللہ کو پسند آجائیں گے۔

مریداور مراد کا فرق

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرہندی فرماتے ہیں: اے عزیز جان لے کہ اصلاح پر چلنے والے دو حال سے خالی نہیں یا مرید ہے یا مراد اگر مراد ہو تو انہیں مبارک ہو، کیوں کہ انہیں انجذاب اور محبت کے راستے سے کشاں کشاں لے جائیں گے، اور مطلب اعلی (اللہ) تک پہنچا دیں گے، اور ہر ادب جو درکار ہوگا بالواسطہ یا بلا واسطہ انہیں سکھا دیں گے۔ اور اگر ان سے کوئی لغزش بھول واقع ہوگئی تو اس پر انہیں جلد آگاہ فرما دیں گے اور ان پر گرفت نہ کریں گے۔ اگر انہیں ظاہری پیر و مرشد کی ضرورت ہوگی تو ان کی کوشش وطلب کے بغیر اس دولت معرفت الہیہ تک پہنچا دیں گے مختصر یہ کہ عنایت ازلی جل شانہ بزرگوں کے حال کی کفیل ہے۔ اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں جسے چاہتا ہے برگزیدہ بنالیتا ہے اور اگر مرید ہوں گے تو ان کا کام کامل کرنے والے پیر و مرشد کے واسطے کے بغیر دشوار ہے بلکہ انہیں ایسا پیر چاہئے جو جذب وسلوک کی دولت سے مشرف اور فنا و بقا کی سعادت سے بھی سعادت مند ہو چکا ہوں اور سیر الی اللہ سیر فی اللہ سیر عن اللہ اور سیر فی الاشیاء مکمل طور پر طے کر چکا ہو۔ (امام ربانی مکتوبات صفحہ نمبر 297)

مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ:

اس حدیث کے پیش نظر بعض علماء غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ اہل علم کو نفلی عبادت کے بجائے علمی مشغلہ رکھنا چاہئے اوابین تہجد اور ذکر و شغل وغیرہ میں مشغول ہونا صحیح نہیں، یہ

وقت علم دین کی خدمت واشاعت میں صرف کرنا افضل ہے مگر یہ محض مغالطہ اور نفس وشیطان کا کید ہے اس لئے حدیث مذکور کی تشریح کی ضرورت پیش آئی، او لا یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ شریعت کی نظر میں علم کسے کہتے ہیں؟ سو واضح ہو کہ نظر شرع میں علم وہ معتبر ہے کہ جس سے خشوع و خضوع اور تقوی فکر آخرت اور حساب و کتاب کا استحضار اور دنیا و مافیہا سے زہد اور آخرت کی طرف رغبت پیدا ہو۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم سے خشیت پیدا ہوتی ہے۔

وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اتقا کم واعلمکم بالله ای انا اتقا کم لانی اعلمکم بالله ۔اس سے ثابت ہوا کہ زیادۃ علم زیادۃ تقویٰ کی مورث ہے۔اور فرمایا: فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ ۖ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ (79) وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ (80)

ان آیات سے جہل وعلم کی حقیقت معلوم ہوئی کہ حیات دنیا پر نظر رہنا جہل اور ثواب اللہ پر نظر ہونا علم ہے، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ثواب اللہ خیر کا صرف اعتقاد حاصل ہو جانا علم نہیں بلکہ تحقق علم کے لئے اس کا استحضار اور اس کے مطابق عمل ضروری ہے۔وَلَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الصّٰبِرُوْن اس کی مزید تاکید فرمادی لہذا خود کوئی دنیا بھر کے علوم حاصل کر لے مگر بدون تقوی کے وہ نظر شرع میں کمثل الحمار یحمل اسفارا اور چار پائی بر وکتابے چند کا مصداق ہوگا۔

عقلا بھی یہ امر مسلم اور بدیہی ہے کہ حقیقی علم معرفت خالق ہے ؎

فکر آں باشد کہ بکشاید رہے

راہ آں باشد کہ پیش آید شہے

اور یہ بھی مسلم ہے کہ کسی چیز کی صفات کی جس حدتک معرفت ہوگی اسی حدتک اس کے آثار غالب ہوں گے پس اللہ تعالی کی شان جلالی و جمالی کی معرفت کے بعد غلبہ شوق غلبہ خوف اور ان کے آثار کا ترتب لازمی ہے دوسری بات یہ سمجھ لیں کہ تقویٰ وخشوع کیسے حاصل ہوتا ہے اس کی تحصیل کے قرآن کریم نے مختلف مواضع میں متعدد طریقے بیان فرمائے ہیں۔ارشاد ہے:وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ (45) الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (46)

خلاصہ یہ ہے کہ توجہ الی لآخرۃ موقوف ہے زہدعن الدنیا پر کیونکہ تحلیہ بلاتخلیہ ناممکن ہے؟

حضرت رومی فرماتے ہیں:

آئنت دانی چرا غماز نیست

زانکہ زنگار!ز رخش ممتاز نیست

روتو زنگار از رخ او پاک کن

بعد ازیں ایں نور راادراک کن

اور زہدعن الدنیا نام ہے،ازالہ حبّ دنیا کا جو شامل ہے حب مال وحب جاہ کو بس فرماتے ہیں کہ حب مال کا علاج صبر یعنی ترک لذات وشہوات سے کرو اس لیے کہ تحصیل لذات کے لیے مال کی ضرورت پڑے گی۔لہذا نفس کو ترک لذات کا عادی بناؤ تا کہ مال کثیر کی ضرورت نہ پڑے۔

قال البوصری:

النفس کالطفل ان تھملہ شب

علی حب الرضاع وان تفطمہ ینفطم

اور حب جاہ کا علاج نماز سے کرو اس لیے کہ نماز میں سراسر عجز وانکسار ہے اور نماز کی گرانی کا علاج جو خشوع یعنی سکون قلب ہے اس طرح کہ اعضاء کی حرکات قلب کی حرکات خیالات اور واردات کے تابع ہیں اس لئے نماز میں سکون اعضاء کی قیود یعنی چلنے، پھرنے، بولنے، دیکھنے، کھانے، پینے سے ممانعت اس وقت تک گراں معلوم ہوں گی جب تک قلب میں سکون پیدا نہیں ہوگا۔اور سکون قلب خشوع حاصل کرنے کا طریقہ بیان فرماتے ہیں کہ اپنے رب سے لقاء اور حساب وکتاب جزاوسزا کا مراقبہ کرتے رہا کرو۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ (1) يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ (2)يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئًا۔

ان دونوں آیتوں میں تقوی کا امر فرما کر اس کی تحصیل کا طریقہ بیان فرمایا کہ قیامت اور اس کی ہولناکیوں کا مراقبہ کیا کرو:يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً اس میں تحصیل تقوی کے لئے باری تعالی کی قدرت قاہرہ کے مراقبہ کا حکم فرمایا:

إِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ (8) أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ (9)وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ (10) إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ (11)

اس میں حب مال کا علاج یہ بیان فرمایا کہ حشر اور حساب وکتاب کا مراقبہ کیا کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تقوی اور فکر آخرت پیدا کرنے کے لیے مراقبہ موت کی تعلیم فرمائی۔أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمَ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ زُوْرُوْهَا (القبور)فانها تذکر الآخرة۔

ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك۔

میں مراقبہ ذات حق کا حکم فرمایا۔حقیق بالمرء ان یکون له مجلس یخلو فیها ویذ کر ذنوبه فیستغفر الله منها (هب)

محاسبہ کی تاکید فرمائی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ یہاں تقوی اختیار کرنے کے لیے محاسبہ اعمال کا حکم فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (119)اس آیت میں تحصیل تقوی کا طریقہ یہ بیان فرمایا کہ صادقین کے ساتھ رہ پڑو یعنی کثرت صحبت صادقین۔

الا بذ کر الله تطمئن القلوب۔اس سے معلوم ہوا کہ کثرت ذکر اللہ سے قلب کو اطمینان اور سکون حاصل ہوتا ہے اور اوپر آیت کریمہ واستعینوا بالصبر والصلوة کی تفسیر میں بیان ہوا کہ سکونِ قلب سے نماز سہل ہوجاتی ہے جس سے حب جاہ زائل ہوتی ہے جس سے فکر آخرت پیدا ہوتا ہے۔ذ کر الله خالیا ففاضت عیناه یعنی جو شخص خلوت میں ذکر اللہ کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں اسے اللہ تعالی ایسے قرب سے نوازتے ہیں کہ قیامت کے روز اس کو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دیں گے جب کہ لوگ تمازت سے پریشان ہوں گے،اور پسینوں میں ڈوب رہے ہوں گے۔غرضیکہ مراقبہ محاسبہ صحبت اولیاء اللہ اور کثرت ذکر سے علم ومعرفت میں ترقی ہوتی ہے جس سے تقوی خشوع اور تعلق مع اللہ پیدا ہوتا ہے اس لیے کثرت ذکر کا حکم دیا گیا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيرًا۔وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ۔

وقال العارف الرومی رحمہ اللہ:

ایں قدر گفتیم باقی فکر کن

فکر گر جامد بود رو ذکر کن

ذا کر آر دفکر رادر اہتزاز

ذکر را خورشید ایں افسردہ ساز

نتیجہ یہ نکلا کہ علم موقوف ہے کثرت ذکر محاسبہ مراقبہ اور صحبت اولیاء اللہ پر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کئی روز تک مراقبہ اور تخلیہ کروانے کے بعد علم و عرفاں سے آپ کا تحلیہ فرمایا گیا، پس ابتداءً تو یہ اذکار واشغال مرض جہل سے نجات حاصل کرنے کے لیے بطور علاج کے ضروری ہیں مگر جب ان کی بدولت علم اور اس کے ساتھ ساتھ تقوی اور خشیت کی نعمت مل جاتی ہے تو یہ اذکار واشغال خود مرض بن کر عاشق پر مسلط ہو جاتے ہیں، جیسے کسی مرض کے لیے افیون یا تمبا کو استعمال کروایا جائے جس سے اصل مرض کا علاج تو ہو جائے مگر خود افیون یا تمبا کو کی عادت کا لا علاج مرض ہمیشہ کے لئے سوہان روح بن جائے۔

ابتدا میں انسان علاج کے طور پر بادل نخواستہ ان چیزوں کو اختیار کرتا ہے مگر کچھ وقت کے بعد یہ اذکار واشغال انسان کو ایسے پکڑتے ہیں کہ ان سے بچنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

مکتب عشق کا دنیا سے نرالا دستور دیکھا

اس کو چھٹی نہ ملی جس کو سبق یاد رہا

اس حالت کے بارے میں حضرت مجذوبؒ فرماتے ہیں:

اب تو چھوڑے سے بھی نہ چھوٹے ذکر تیرا اے میرے خدا

حلق سے نکلے سانس کے بدلے ذکر تیرا اے مرے خدا

اذکار واشغال میں یہ فرق ہے کہ اشغال خود مقصود نہیں صرف ذریعہ مقصود ہیں اور اذکار ذریعہ مقصود ہونے کے علاوہ بذات خود بھی مقصود ہیں ارشاد ہے۔

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ - إِنَّمَا

الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ ۔ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ . الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ ۔اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ۔ إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا (107) وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا (108) وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا۔ اذا تتلی علیھم آیات الرحمٰن خروا سجدا وبکیا۔

یعنی کثرت ذکر و مراقبات سے ان پر ایسی رقت قلب طاری ہوتی ہے کہ اپنے محبوب کی باتیں سن کر ان کے قلوب پر زلزلہ آنے لگتا ہے۔اور بدن کا خون گرما جاتا ہے۔رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں روتے ہوئے بے ساختہ سجدے میں گر جاتے ہیں اور آنکھوں سے سیل اشک جاری ہو جاتا ہے جو اس قدر کثرت سے بہتا ہے کہ گویا خود آنکھیں ہی بہی جارہی ہیں ؎

ہے کوئی نہیں جو یار کی لادے خبر مجھے

اے سیل اشک تو ہی بہادے ادھر مجھے

از حال خود آگہ نیم جزایں قدر دانم کوتو

ہر گہ بخاطر بگذری اشکم زداماں بگذرد

محبوب حقیقی نے اپنے عشاق کے مراقبہ محاسبہ کثرت ذکر کثرت صلاۃ اور قیام اللیل کا تذکرہ قرآن کریم میں بار بار دہرایا ہے فرماتے ہیں۔

يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ (37)

یعنی قیامت کی ہولنا کیوں کا مراقبہ کرتے رہتے ہیں۔

يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ (60)

اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہتے ہیں اور ڈرتے رہتے ہیں کہ حسنات قبول بھی ہوئیں یا نہیں۔

كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ (17) وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (18)

اس میں اولاً مادہ قلت ثانیا اس کی تنکیر للتقلیل ثالثا من تبعیضیه رابعاً ما تاکید یہ لاکر کس شان کے ساتھ ان کے قیام للیل کا تذکرہ فرمایا ہے کہ رات کو بہت ہی کم سوتے ہیں اور جب رات قریب الختم ہوتی ہے تو رات بھر کی عبادت کا محاسبہ کرتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ کچھ بھی عبادت نہ کر سکے۔

ما عبدنا حق عبادتك: اپنی عبادت کا نقص سامنے آتا ہے تو اس پر استغفار کرتے ہیں۔

نیکیاں یا رب مری بدکاریوں سے بد ہوئیں
وہ بھی رسوا کن تیرے دربار میں بے حد ہوئیں

یہ عشاق اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے بھی اپنے کو قصوروار ہی سمجھتے ہیں ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

وَذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا - الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ:

یعنی کثرت ذکر و مراقبہ قدرت میں لگے رہتے ہیں۔

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

اس میں اہل علم سے کہا گیا ہے جو رات کو خشوع وخضوع اور خوف ورجاء کی حالت میں کثرت سے نوافل پڑھتے بلکہ آیت ذیل کے ظاہر سے تو معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں میں غلبہ خشیت خشوع وخضوع کثرت ذکر کثرت قیام اللیل نہیں وہ مومن ہی نہیں۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ۔

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ۩ (15) تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (16)

ان آیات میں انما کلمہ حصر ہے یعنی جب تک صفات مذکورہ نہ پائی جائیں گی ایمان کا وجود ہی نہیں ہوسکتا ان آیات کے ظاہر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک رجال اللہ کے تعامل سے کثرت ذکر و قیام اللیل کی فرضیت بلکہ شرط ایمان ہونا مفہوم ہوتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ فرض کی دو قسمیں ہیں نمبر ایک ضابطہ کا فرض نمبر 2 رابطہ کا فرض۔

مثلاً شوہر کے ذمّہ بیوی کے علاج کے مصارف اور بیوی کے ذمہ شوہر کی خدمت ضابطہ شرعیہ میں فرض نہیں مگر رابطہ کی حیثیت سے یہ ایسا اہم فریضہ شمار ہوتا ہے کہ اس میں کوتاہی کرنے والے شوہر یا بیوی کو زوجیت کے لائق ہی نہیں سمجھا جاتا اگرچہ ضابطہ کی رو سے یہ میاں بیوی ہیں۔ اسی طرح ضابطہ کی رو سے اگر چہ کوئی شخص مسلمان ہو مگر مسلمان کہلانے کے لائق اور رابطہ کا مسلمان تب بنے گا جب رابطہ کے فرائض اور شرائط، خشوع وخضوع کثرت ذکر وقیام اللیل کو ادا کرے گا۔ اس پوری تقریر کا حاصل یہ ہے کہ جب تک مراقبہ محاسبہ خشوع وخضوع کثرت ذکر وقیام اللیل متحقق نہ ہوگا اس وقت تک عالم بننا تو درکنار صحیح معنوں میں مسلمان بھی نہیں بن سکتا اب حدیث کا مطلب واضح ہو گیا کہ عالم سے مراد وہ

ہے جو نظر شرع میں عالم ہو اور کامل مومن ہو۔ یعنی کم از کم اتنی عبادت کرتا ہو جو علم اور کمال ایمان کے لئے شرط ہے، جس کی تفصیل اوپر بیان ہوئی، ورنہ وہ عالم ہی نہیں بلکہ اس لائق بھی نہیں کہ اسے مومن کہا جائے، اگرچہ حقیقت میں مومن ہو، پس عالم سے مراد وہ شخص ہے جو کم از کم اتنی عبادت کرتا ہو جو حقیقت علم کے لیے موقوف علیہ ہے اور زیادہ وقت مشاغل علمیہ میں صرف کرتا ہو، اور عابد سے مراد وہ ہے جو درجہ موقوف علیہ سے بھی زیادہ عبادت کرتا ہو اور علم بقدر ضرورت سے زیادہ حاصل نہ کیا ہو بس دونوں عالم بھی ہیں اور عابد بھی، فرق اتنا ہے کہ ایک علم بقدر ضرورت یعنی بقدر فرض عین حاصل کر کے فرض کفایہ کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے کثرت عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے، اور دوسرا عبادت بقدر ضرورت (جو حقیقت علم اور کمال ایمان کے لیے موقوف علیہ ہے) کرتا ہے اور علم سے فرض کفایہ کا بھی درجہ حاصل کر لیتا ہے حقیقت علم منکشف ہونے کے لئے درد محبت کی ضرورت ہے ؎

درد درون خود بیفزا درد را

تا ببینی سبز و سرخ و زرد را

اس درد کی بدولت ایسے علوم منکشف ہوتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے ؎

بینی اندر خود علوم انبیاء

بے کتاب و بے معید و استاد

جو لوگ اس نعمت درد سے نا آشنا ہیں ان کو حقیقت علم کی کیا خبر ؎

تو ندیدی گہے سلیماں را

چہ شناسی زباں مرغاں را

آگاہ نۂ تپ درون را

نشتر چہ زنی رگ جنوں را

ان کوتو خود پرستی محبوب حقیقی کی طرف آنے ہی نہیں دیتی ؎

اے قوم بحج رفتہ کجا ئید کجا ئید

معشوق دریں جاست بیا ئید بیا ئید

ایسے لوگوں کے بارے میں حضرت رومی فرماتے ہیں ؎

صد ہزاراں فضل دارد از علوم

جان خود را مے نداند ایں ظلوم

جان جملہ علمہا ایں است وایں

کہ بدانی من کیم در یوم دیں

ایھا القوم الذی فی المدرسة

کل ما حصلتمو وسوسه

علم نبود الا علم عاشقی

ما بقی تلبیس ابلیس شقی

خدمت علم دین کا بہانہ بنا کر عبادت سے جی چرانے والوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا حضور صلی اللہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگی، اور آج تک رجال امت کے سلسلے کا طرز عمل دنیا کی آنکھوں کے سامنے اوجھل کر سکتے ہیں؟ آپ لوگ تو بزعم خود صرف علم دین کے محافظ و مبلغ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین پر تو مبلغ ہونے کے علاوہ حکومت کی ذمہ داریاں بھی تھیں، پھر ان نفوس قدسیہ میں جذبہ تبلیغ واحساس ذمہ داری کس حد تک تھا، یہ ہمارے وہم وگمان سے بھی خارج ہے۔

و کیف یدرك فی الدنیا حقیقة

قوم نیام تسلوعنه بالحلم

معہذا آپ قیام لیل کس حد تک فرماتے تھے، کمر باندھ لیتے احیاء لیل فرماتے، پاؤں

متورم ہوجاتے اور کثرت سے نفل روزے رکھتے اور ہر وقت ذکراللہ میں مشغول رہتے تھے آپ نے یہ خیال کیوں نہ فرمایا کہ کثرت نوافل کی بجائے یہ وقت بھی تبلیغ علم دین اور نظم واقامت حکومت میں ہی صرف کرنا چاہیے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال تک مسلسل عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی ایک قرآن پاک کو روزانہ ختم فرماتے تھے علامہ برہان الدین مرغینانی مصنف ہدایہ نے 13 سال تک مسلسل روزہ رکھا اور کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا کیا آپ کا جذبہ حفاظت اور اشاعت علم دین ان مقدس ہستیوں سے بھی بڑھ کر ہے؟ مثال کے طور پر ان دو ہستیوں کا ذکر کر دیا ورنہ اس سلسلہ کے ہر فرد کی یہ کیفیت ہے ؎

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا ایں جاست

ایک مرتبہ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مہمان ہوئے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی نے مہمان کی دیگر ضروریات کے ساتھ تہجد کے وقت وضو کیلئے پانی بھی رکھ دیا، صبح کو جب دیکھا کہ پانی ویسے ہی رکھا ہے تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے یوں شکایت کی کہ، طالب علم لیس لہ حظ فی الصلوۃ۔ یہ کیسا طالب علم ہے جسے تہجد کی بھی توفیق نہیں ہوتی، ایک جلیل القدر امام کی صاحبزادی کا یہ جملہ مدعیانِ علم کے لیے تازیانہ عبرت ہے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دریافت فرمانے پر امام احمد اللہ علیہ نے عرض کیا کہ رات آپ کے ہاں جو کھانا کھایا ہے اس کے انوار اس قدر محسوس ہوئے کہ رات بھر عبادت میں گزری ایک لمحہ کے لئے بھی غفلت نہیں ہوئی لہذا وضو کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی، ماضی قریب میں ہی ایسے رجال گزرے ہیں کہ امت مسلمہ پر کوئی دینی یا دنیوی ادنی آفت بھی ان کو پریشان کر دیتی تھی جس سے ان کی نیند غائب اور آرام کافوراً ہوجاتا تھا۔

ایک درد تھا جو کسی وقت چین نہیں لینے دیتا تھا ان کے جذبہ اشاعت دین کی مدعیان حفاظت

علم کو تو ہوا بھی نہیں لگی، ایک طرف جہاد وعظ تقریر تبلیغ وہ اشاعت تدریس و افتاء تصنیف و تالیف کے میدان میں یہ حضرات سباق تھے، دوسری طرف مراقبہ محاسبہ کثرت ذکر و شغل نوافل قیام اللیل میں ممتاز اور امراض باطنہ کے طبیب حاذق تھے۔

ایک جانب بلا واسطہ علم نبوت حاصل کرنے والے ہزاروں شاگرد اور مواعظ و ملفوظات و تصانیف سے مستفید ہونے والے کروڑوں افراد دوسری جانب ان کے مطب روحانی سے صحتیاب ہونے والے اور نور نبوت حاصل کرنے والے ہزاروں کی تعداد میں ان حضرات نے فقہ قرآن حدیث علوم نقلیہ وعقلیہ ظاہرہ و باطنہ کی ایسی گتھیاں سلجھائی ہیں کہ مدعیان علم و فراست سمجھانے پر بھی نہ سمجھ سکیں مدعیان حفاظت و اشاعت علم ان عشاق کی تبلیغ و اشاعت دین جیسا کوئی ادنیٰ سا نمونہ تو پیش کریں ؎

أُولَئِكَ آبَائِى، فَجِئْنِى بِمِثْلِهِمْ، إذا جَمَعَتْنا يا جَرِيْرَ الْمَجَامِعُ۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک تعلق مع اللہ حاصل نہیں ہوتا اس وقت تک تبلیغ و اشاعت کا فریضہ ادا ہی نہیں ہوسکتا آجکل خطرناک ضلالت یہ ہے کہ علم حقیقی کا مدعیان علم مذاق اڑانے لگے ہیں اور اپنے حلقہ اثر کو اس سے روکتے ہیں ؎

منعم کنی زعشق وے اے مفتی زمان

معذور دار مت کہ تو او را ندیدہ

خواجہ پندارد کہ دارد حاصلے

حاصل خواجہ بجز پندار نیست

عوام کالانعام کی واہ واہ انسان کو تباہ کر دیتی ہے، عوام کی عقیدت اور دست بوسی پر عجب و پندار کوتاہ نظری اور مہلک ہے کسی صاحب نظر سے تشخیص کرائے ؎

بنما بصاحب نظر گوہر خود را
عیسی نتواں گشت بتصدیق خرے چند

ہمیں کہتی ہے دنیا ہو دل والے جگر والے
ذرا تم بھی تو دیکھو کہ ہم تم بھی تو نظر والے

یہ لوگ بصورت علم و بحقیقت جہل کے پندار میں مبتلا ہیں ؎

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

یہ علم کی لذت اور اہل دل کے سوز و گداز کو کیا جانیں ؎

لطف مے تجھ سے کیا کہوں زاہد
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

ع ذوق ایں بادہ ندانی بخدا تانہ چشی ۔

چوں دل بمہر نگارا ے بستہ اے نہ بستہ ماہ
ترا سوز درون و نیاز ما چہ خبر

اہل انصاف کے لئے اسی قدر مضمون کافی ہے چنانچہ ایک معروف اہل علم جو اس غلط فہمی میں مبتلا تھے، اس قدر متاثر ہوئے کہ اس مضمون کا خلاصہ سنتے ہی انہوں نے اوابین اور اشراق وغیرہ نوافل شروع کر دئے اور اہل احتساب کی خدمت میں یہ دو شعر پیش کرتا ہوں ؎

با مدعی مگوئید اسرار عشق و مستی
بگزار بمیرد در رنج خود پرستی

تو وطوبے و ما دقناعت یار
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

آخر میں دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم حقیقی دولت سے نوازے ؎

زہدزاہدراودین دینداررا

ذرہ دردت دل عطاررا

اللھم نور قلوبنا بنور معرفتك (آمین) (رشید احمد اوائل ذی الحجہ 85ھ)

سرہند کا تبرک

سیدنا حضرت شیخ احمد صاحب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی ہے آپ کے خلیفہ حضرت مولانا بدرالدین سرہندی نے اپنی کتاب روضہ قیومیہ میں تحریر کیا ہے کہ جو ہماری خانقاہ مجددیہ کے اس کنواں کا پانی تین گھونٹ پی لے گا اللہ تعالی اس کی بخشش فرمادیں گے اور اس کو بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل فرمائیں گے خانقاہ مجددیہ سرہند شریف میں ایک خاص کنواں ہے جس کے پانی کے متعلق یہ الہامی ارشاد فرمایا گیا (تحفہ نقشبندیہ صفحہ نمبر 296) پروفیسر حضرت مولانا قاری اقبال صاحب مدظلہ العالی)

فائدہ: راقم السطور کئی دفعہ بفضلہ الٰہی روضۂ مجدد الف ثانی بمقام سرہند پر حاضری کی سعادت کا شرف حاصل کر چکا ہے، ہر بار حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے روضۂ کے سایہ میں اس مبارک کنویں کے شیریں آب زلدل سے قلب وروح کو سیراب بھی کرتا رہا ہے میرا مطالعہ اور مشاہدہ ہے کہ آپ کے روضۂ مبارک کا ماحول انوار سے بھرا ہوا ہے دل بابصیرت کے لئے اس ادراک ممکن بھی ہے اور متقیں بھی، یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد سے آج تک علماء اولیاء وصلحاء کرام کی یہاں آمد کا اور اکتساب فیوض کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

برصغیر کے جملہ مشائخ اپنی اپنی حیات میں حسب موقع یہاں آتے رہے ہیں اور آج بھی ملک اور بیرون ملک سے طالبین وسالکین کے لئے حضرت مجدد کا روضۂ مبارک منبع فیوض وانوار بنا ہوا ہے۔

رنحط

حضرت خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت مولانا سید محمد بدر عالم

صاحب نوراللہ مرقدہٗ میرٹھی نے مدرسہ ڈھابیل میں درس مشکوۃ میں مناسک حج سمجھاتے ہوئے ہاتھ کی مٹھی بند کی اور شہادت کی انگلی سے انگلیوں کی جڑیں گنواتے ہوئے فرمایا ایک دو تین چار اسی ترتیب سے واجب بھی چار ہیں اور رنحاط میں چار حرف چار واجب (1) ایک را سے رمی (2) ن سے نحر (3) ح سے حلق (4) ط سے طواف، حج میں ترتیب واجب ہے اگر ترتیب ٹوٹ جائے تو دم (خون) دینا پڑتا ہے اس وقت سے یہ ترتیب ایسی ذہن نشیں ہوئی کہ آج تک حج وعمرہ میں بحمدللہ کبھی دشواری نہیں ہوئی (تحفہ نقشبندیہ صفحہ نمبر 234)

علم سے جب ہی فائدہ ہوگا جب کسی اللہ والے سے تعلق ہوگا

حضرت خان محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دارالعلوم دیوبند میں 1941 عیسوی میں ختم بخاری شریف کے موقع پر اساتذہ حدیث اور تمام مدرسین وطلبہ جمع تھے تقریبا تمام اساتذہ کرام نے اپنے اپنے وعظ میں ایک ہی بات پر زور دیا (وصیت) کی کہ ان علوم کتاب وسنت سے فارغ التحصیل علماء کو تب فائدہ ہوگا جب کسی اللہ والے سے تعلق قائم کروگے (کسی اللہ والے کے مرید ہوجاؤ گے۔ (تحفہ نقشبندیہ ص/237)

جنات کا علاج اور ختم مجددی

ارشاد فرمایا کہ: اگر جنات کا اثر ختم کرنا چاہتے ہو تو ختم مجددی بلا ناغہ پڑھا کرو ترکیب ختم مجددی اول آخر سوسو مرتبہ درود پاک درمیان میں پانچ سو بار لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھ کر اس کا ثواب۔ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی کی روح مبارک کو پہنچائیں، اور پھر دعا کریں یا اللہ اس کلام پاک اور امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے ہماری تمام تکالیف دور فرما۔ انشاءاللہ شیاطین کے تمام اثرات نیست ونابود ہوجائیں گے۔

ختم مجددی

مولانا قاری محمد غازی صاحب مدظلہ العالی ساکن لاہور فرماتے ہیں کہ میرے گھریلو حالات

بہت زیادہ دگرگوں تھے یہاں تک کہ تمام بچوں پر آئے دن نئی بیماریوں کا حملہ اوران کا آپس میں دنگا فساد کافی پریشان کن تھا تو میں نے تمام احوال سیدی شیخ المشائخ خلیفہ حضرت خواجہ محمد صاحب مدظلہ العالی کے سامنے ذکر کئے تو فرمایا: ختم مجددی پڑھا کریں خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ سے واپسی پر حسب معمول ہم نے گھر میں ختم مجددی پڑھنا شروع کیا تو اللہ تعالی کے فضل شامل حال ہوتا گیا اسی دن سے حالات درست ہونا شروع ہو گئے۔

خدا کی ملاقات

از وصالش نا چشیدہ شربتے

صد ہزاراں زہر ہر عاشق چشید

اللہ کی راہ میں رضا جوئی کے حصول کے لئے ہر عاشق نے مجاہدات کے سو ہزار زہر چکھے یعنی نفس کے لذات کو ترک کرنے کا غم برداشت کیا۔

فضائل وفوائد لاحول ولاقوۃ الا باللہ

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ حضرت ابو موسی رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ضرور بتایئے، ارشاد فرمایا: لاحول ولاقوۃ الا باللہ یعنی یہ پاکیزہ کلمات جنت کے خزانوں سے ایک بے بہا خزینہ ہے۔ (متفق علیہ)

جناب سرور کون ومکاں نے ارشاد فرمایا جب بندہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اللہ خوش ہو کر فرماتے ہیں میرے بندے میری قوت و طاقت کو تسلیم کر لیا اور اپنے تمام معاملات میرے سپرد کر دئے (بیہقی)

سراپا رحمت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا با اللہ میں ننانوے

بیماریوں سے شفا ہے جن میں ادنیٰ اورکم ترین بیماری ھمّ ہے یعنی فکر وتر دداور پریشانی کی وجہ سے دل ودماغ پر بوجھ جس کوانگریزی میں ڈیپریشن کہتے ہیں،آج کل دنیاڈیپریشن کی لپیٹ میں ہے اورابھی تک اس کا یقینی اورکامیاب علاج نہیں ہوسکا مگرقربان جائے کائنات کے سب سے بڑے طبیب روحانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے آج سے صدیوں پہلے اس کا روحانی علاج تجویز فرمادیا تھااوروہ بھی کتنا سہل اورمختصر یعنی لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت سے ورد کیجئے اوردنیا کی بے شمار نعمتوں کے ساتھ آخرت کی لذتوں اوربیش بہا آسائشوں سے فیضیاب ہونے کا سامان کیجئے۔

گانا سے نجات کا راستہ کیا ہے؟

حضرت خواجہ خان محمد رحمہ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ: گانے کی آواز سنائی دے تو کیا کرنا چاہئے ؟آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا چاہئے۔سائل نے عرض کیا،گانا بند کرنے کیلئے کیا تدبیر کرے یا کیا پڑھے؟

جواب ارشاد فرمایالاحول ولاقوۃ الا باللہ ہی پڑھنا چاہئے (ازتحفہ نقشبندیہ صفحہ نمبر 345)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا میں ستر معجزے تھے

حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مدظلہ العالی شیخ الحدیث جامعہ سراج العلوم سرگودھا فرماتے ہیں کہ نائب قیوم زماں صدیق دوراں حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہ صاحب نوراللہ مرقدہ حقیقت میں لاثانی تھے،ان کی مجلس میں ہمیشہ اہل علم کا جمگھٹا لگارہتا جوآپ کے گرداگرد یو جمع ہوتے تھے،جیسے شمع پر پروانے،مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک بارحضرت ثانی نوّراللہ مرقدہٗ کی خدمت میں استاذالمحققین حضرت مولانا عبدالخالق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم کبیروالا اوراستاد العلماء محقق العصر حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب ساکن درویش ہری پوری کی موجودگی میں سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے عصا مبارک کے کمالات پر بات ہو

رہی تھی جس میں علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حیات الحیوان اور دیگر کتب کا بھی ذکر آیا سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے منقول ہے کہ اس لاٹھی (عصا) میں ستر معجزے تھے ان میں سے دو قرآن مجید میں مذکور ہیں ۔(1)عصا(لاٹھی) مارتے ہی دریائے نیل میں بارہ راستے بن گئے ۔(2) عصا پتھر پر مارنے سے پانی کے بارہ چشموں کا جاری ہونا۔مؤلف کتاب قاری محمد اقبال خاں فرماتے ہیں میں نے تفسیروں سے 18 معجزات اور نقل کیے ہیں ۔(1) عصا مبارک کے دو شعبے یعنی دو شاخیں تھیں ، جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو جنگل میں رات ہو جاتی تو دونوں شاخوں سے آفتاب و مہتاب کی سی روشنی پیدا ہوتی ۔(2) آپ علیہ السلام کو دودھ اور شہد کی خواہش ہوتی تو ایک شاخ سے دودھ اور دوسرے سے شہد نکلتا۔ 3 جب آپ علیہ السلام کو پیاس لگتی یا بکریاں پیاسی ہوتیں تو عصا مبارک کسی بھی کنواں میں ڈال دیتے بقدر ضرورت پانی بھر آتا، گویا ٹیوب ویل کا کام بھی ہوتا، چاہے کنواں جتنا بھی گہرا ہوتا اس میں پورا آجاتا۔(4) جب آپ علیہ السلام کو بھوک لگتی تو اس لاٹھی کو زمین پر مارتے جو کھانے کو جی چاہتا وہ زمین سے نکل آتا۔(5) جب آپ علیہ السلام کو کسی میوے یا فروٹ کی خواہش ہوتی تو اس عصا مبارک کو زمین پر گاڑ دیتے تو سرسبز و شاداب ہو جاتا اور شاخیں نکل آتیں، پھلتا پھولتا جس قسم کا میوہ چاہتے وہ لگ جاتا آپ علیہ السلام کی پسندیدہ غذا بادام تھے وہی اکثر لگتے .(6) جب آپ علیہ السلام دشمن کے مقابلہ پر جاتے عصاء مبارک کی دونوں شاخوں کے دو اژدہے یعنی سانپ بن کر دشمن پر ٹوٹ پڑتے اور مخالف کو بھگا دیتے ۔ برے کو ہمیشہ ڈنڈا ہی اس کے گھر تک لے جاتا ہے(7) جب آپ علیہ السلام کے راستہ میں پہاڑ یا دریا حائل ہوتا جس سے گزرنا دشوار معلوم ہوتا تو عصا مبارک کو زمین پر ڈال دیتے وہ خود بخود راستہ یا پل بن

جاتا (8) جب کسی دریا نہر میں کشتی نہ ہوتی تو عصا مبارک کو پانی میں مارتے تو پانی خشک ہو کر راستہ بن جاتا۔ 9 جب کبھی سفر پر جانا ہوتو آپ علیہ السلام عصا مبارک پر سوار ہو جاتے تو بہت جلد منزل مقصود پر پہنچا دیتا۔ (10) جب آپ علیہ السلام جنگل میں راستہ بھول جاتے تو عصا مبارک رہنمائی کا کام بھی دیتا (11) جب کسی جگہ آپ علیہ السلام کو بدبو محسوس ہوتی تو فوراً عصا مبارک بدبو کو سونگھ کر سانس باہر نکالتا تو تمام فضا خوشبو سے معطر ہو جاتی (12) جس راہ میں خوف و خطرہ ہوتا تو عصا آپ علیہ السلام کو اس راہ پر جانے سے روک دیتا۔ (13) جب کوئی موذی جانور حشرات الارض سے ظاہر ہوتا تو عصا مبارک اس کو بھگا کر دم لیتا (14) جب بھی آپ علیہ السلام سفر فرماتے تو اسباب ضروری عصا کے ساتھ باندھ لیتے اور اسے اپنے کندھے پر رکھ لیتے تو بوجھ محسوس نہ ہوتا (15) جب آپ علیہ السلام سوتے یا آرام فرماتے تو بیدار ہونے تک عصا بکریوں کا پہرا دیتا (16) پنجشنبہ جمعرات کو عصا مبارک کو غائب ہو جاتا اور خانہ کعبہ کا طواف کرتا یثرب مدینہ منورہ پہنچ کر روضۂ اقدس کی جگہ کھڑے ہو کر درود پاک پڑھتا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے دعائے مغفرت کرتا (17) فرعون اور اس کے درباری حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف کوئی مشورہ کرتے تو آپ کو آگاہ کر دیتا یعنی وائرلس کا کام دیتا بکریاں جب بھوکی ہوتیں تو عصا خود بخود درختوں سے پتے جھاڑ لیتا (تحفہ نقشبندیہ ص/147)

عصا کتنا بڑا اژدہا بن جاتا تھا

علامہ کاکوری رحمۃ اللہ علیہ تفریح الازکیاء میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بروایت حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں۔ انه لما القى العصاحية عجيبة۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا (لاٹھی) جب سانپ کی صورت بنتا تو پیلے رنگ کا بڑا خوفناک ہوتا اور اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان اسّی ہاتھ کا فاصلہ ہوتا۔

وارتفعت بقدر میل۔ جب زمین سے اٹھتا تو ایک میل لمبا کھڑا ہو جاتا علی ذنبہا اور اپنی دم پر کھڑا ہو جاتا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس تشریف لے جاتے تو یہ عصا مبارک سانپ بن کر نیچے کے دانت فرعون کے محل کی بنیادوں میں اور اوپر کے دانت محل کی چھت پر رکھ دیتا اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت مل جاتی تو فرعون کے محل کو نگل سکتا تھا، ایک مرتبہ فرعون نے یہ ماجرا دیکھا تو اس کا یہ حال ہوا کہ اس کو ایسی مصیبت پڑ گئی کہ ایک رات میں اس کو چار سو مرتبہ قضاء حاجت (جلاب) کی ضرورت پڑی۔

نفس شیخ سعدی کی نگاہ میں

گلستان باب ہفتم حکایت نمبر 19 پر حضرت شیخ شرف الدین سعدی رحمہ اللہ وفات سال 691ھ نے حدیث نقل فرمائی ہے، تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے دو پہلوؤں کے درمیان ہے، حضرت خواجہ خان محمد رحمہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا یہ بھی ہوگا حضرت شیخ سعدی شیرازی نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ آدمی کم کھانے سے فرشتہ خصلت بن جاتا ہے، ورنہ چوپایوں اور جمادات کی طرح ہو جاتا ہے ؎

فرشتہ خوئی شود بکم خوردن
وگر خورد مرد چو بہائم چو جماد

نفس سے بچنے کا طریقہ

امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت سید احمد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کلمہ کی عظمت بیان کرتے ہوئے نفس امارہ کو خطرناک قرار دیتے ہیں، حضرت نبی کریم صلی وسلم فرماتے ہیں: کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ سے اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہو بلکہ اس کلمہ کا ہر وقت اقرار کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ نفس امارہ ہر وقت خباثت پر تلا رہتا ہے۔

شیخ کے درجہ بلند ہونے پر مرید کو بھی فائدہ ہوگا

حضرت خواجہ خان محمد رحمہ اللہ نے فرمایا دور بیٹھا ہوا مرید شیخ کی خدمت کر سکتا ہے اس کی بہترین صورت یہ ہے کہ اپنے شیخ ومرشد کے لئے درجات کی بلندی اور صحت وتندرستی کی دعا کرتا رہے...فائدہ شیخ ومرشد کے درجات کی بلندی سے مرید کو بھی فائدہ ہوگا اور صحت وتندرستی میں شیخ کو دعا کرنے اور سالکین پر توجہ دینے میں آسانی ہوگی یوں سمجھ لیجئے جیسے کسی کے باپ کے پاس جس قدر جائیداد وافر مقدار میں ہوگی اتنا ہی مرید کو زیادہ حصہ ملے گا اسی طرح شیخ کے جتنے درجات بلند ہوں گے اتنا ہی حصہ مرید کو بھی ضرور مل کر رہے گا انشاء اللہ (تحفہ صفحہ 380)

عن مکحول ان الشامی رضی اللہ عنہ عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ اکثرو من الصلوۃ علی فی یوم الجمعۃ فان صلاۃ امتی تعرض علی فی کل یوم الجمعۃ فمن کان اکثرھم علی صلوۃ کان اقربھم منی منزلۃ یوم القیامۃ۔ (فیوضات حسنین المعروف تحفہ ابراہیم ص/153)

درود پڑھنے کا طریقہ اور فائدہ

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی سے سوال کیا گیا کہ درود کیسے پڑھنا چاہیے تو ارشاد فرمایا: درود شریف پڑھنے والا ایسا سمجھے کہ گویا روضۂ پاک میرے سامنے ہے اور روضہ شریف پر درود پاک پیش کر رہا ہوں راقم کہتا ہے اور یہ بھی کہے کہ یا اللہ درود پاک کا یہ تحفہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو پہنچا دیجئے اور آپ پر جو فیوض رحمتیں نازل ہو رہی ہیں ان میں سے کچھ ہماری طرف بھی منتقل فرمائے۔

جمعہ کا دن انتہائی مبارک دن ہے اس میں کثرت سے درود شریف پڑھنی چاہیے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن مجھ

پر کثرت سے درود پڑھا کروا کثر الصلوۃ علی یوم الجمعه. کہ اس دن فرشتوں کے ذریعہ مجھ پر درود پیش ہوتا ہے (ابن ماجہ صفحہ 119)

حضرت مکحول شامی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کیوں کہ میری امت کا درود شریف ہر جمعہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے، جو شخص مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجے گا قیامت کے روز اس شخص کی رہائش گاہ میری رہائش گاہ سے قریب ہوگی۔ فقیر عرض کرتا ہے درود شریف پڑھنے والا خوش نصیب قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمسایہ پڑوسی بننے کا شرف حاصل کر لے گا (زاد السعید صفحہ 551)

حضرت حکیم الامت نے تحریر فرمایا کہ ابو حفص ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی وسلم نے جو شخص مجھ پر ہزار مرتبہ درود پڑھے گا نہ مرے گا جب تک اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے گا امام مستغفری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ہر روز دو سو بار درود پڑھے اس کی سو حاجتیں پوری کی جاویں 30 دنیا کی باقی آخرت کی اس کے آگے ایک روایت طبرانی کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے گا اور شام کو دس بار قیامت کے روز اس کے لیے میری شفاعت ہوگی۔ تحفہ نقشبندیہ صفحہ نمبر 384 پر مذکور ہے کہ حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی (خلیفہ مرزا مظہر جان جاناں رحمہ اللہ) نے فرمایا صد بار درود شریف بعد از نماز خفتن والا ہر وقت کے میسر شو. معمول ہزار بار است. ایضاح الطریق صفحہ 181 جو درود شریف سو بار نماز عشاء کے بعد پڑھے اگر عشاء کے وقت نہ پڑھ سکے تو کسی اور وقت پڑھ لے طریقہ عالیہ میں تو معمول ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ہے۔

درود تنجینا کی فضیلت

تحفہ نقشبندیہ صفحہ 385 پر قاری محمد سردار مدظلہ العالی بستی حضور رینالہ خورد راوی ہیں، فیصل آباد کے ایک مولوی صاحب نے عرض کیا میں درود تنجینا چھپوانے کی غرض سے پریس میں گیا اتفاق سے پریس کا مالک غیر مقلد تھا، اس نے پوچھا، اس درود شریف کا ثبوت ہے؟ میں نے سکوت اختیار کیا چونکہ میرے پاس ثبوت نہیں تھا، حضرت مولانا خان محمد صاحب نے ارشاد فرمایا درود شریف کسی بھی صیغہ سے ہو مقبول ہے پھر حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی نے مسکراتے ہوئے مزید فرمایا کہ ہمارے حضرات ختم درود شریف تنجینا 333 بار پڑھتے ہیں جو مصائب و پریشانی میں مجرب ہے، اور فرمایا وہ غیر مقلد جاہل ہوگا ورنہ علماء اہل حدیث بھی اس درود کو پڑھتے ہیں۔

درود تنجینا

راقم السطور کہتا ہے بعض بعض موقع پر سات یا گیارہ پڑھنے سے رکاوٹ دور ہو جاتی ہے، یہ احقری کا ذاتی تجربہ بھی ہے اور بعض اہل اللہ کے ساتھ بھی اللہ کی رحمت ایسے موقع سے بہت جلد ہوتی رہی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

مردوں کو صدقہ پہنچانے کا طریقہ

امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ زیادہ تر اموات کی رضامندی صدقہ کے

افراد میں ہے صدقہ کے اشتراک میں نہیں، لیکن چاہیے یہ کہ جب میت کے لیے صدقہ کی نیت کرے تو اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت پر ہدیہ جدا کرلیں بعد ازاں میت کے لیے صدقہ کرے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق دوسروں کے حقوق سے بڑھ کر ہیں، اور اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس صدقہ کے قبول ہونے کا بھی امکان ہے، یہ فقیر مردوں کے بعض صدقات میں جب نیت کے درست کرنے میں اپنے آپ کو عاجز پاتا ہے تو اس سے بہتر ہے علاج کوئی نہیں جانتا کہ اس طبقہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت پر مقرر کریں اور اس میت کو آپ کا طفیلی بنائیں امید ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ کی برکت سے قبول ہو جائے گا علماء نے فرمایا ہے کہ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ریا وسمعہ سے ادا کیا جائے تب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جاتا ہے، اگرچہ اس کا ثواب درود بھیجنے والے کو نہ ملے گا کیونکہ اعمال کا ثواب نیت کے درست کرنے پر موقوف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبول کے لئے جو کہ مقبول ومحبوب ہے بہانہ ہی کافی ہے (دفتر سوم مکتوب 28 مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی)

قبر کی زندگی سچ اور حق ہے

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ تعالی المتوفی سال 150 خود تحریر فرماتے ہیں: **واعادۃ الروح الی العبد فی القبر حق** قبر میں روح کا بندے کی طرف لوٹایا جانا حق ہے۔ (فقہ الاکبر مع شرح لعلی القاری صفحہ 121 طبع کانپور)

بعض لوگ علماء اہل سنت والجماعت کے ان پڑھ جوانوں کو پریشان کرنے کے لئے رسالے اٹھائے پھرتے ہیں، فرماتے ہیں اگر تو کہیں پھنس جائے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگیو سوال فرض کیجیے اگر دعا مانگنے والا قبرستان کے درمیان قبر پر دعا مانگنا چاہتا ہے جہاں چاروں طرف قبریں ہی قبریں ہیں تو پھر کس طرف رخ کر کے دعا مانگے؟

ضروری تنبیہ راقم کہتا ہے کہ اگر کبھی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے سے شرک پھیلنے کا اندیشہ ہو تو بغیر ہاتھ اٹھائے مانگیں۔

قبر کے قریب دعا کرنا سید عالم سیدنا محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے ثابت ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِثْرِهِ، حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔قال النوی فیه استحباب اطالة الدعاء وتكريره ورفع اليدين۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کی تنہائی میں جنت البقیع قبرستان میں تشریف لے گئے تو میں بھی آپ کے پیچھے چل دی حتیٰ کہ آپ جنت البقیع میں پہنچے تو دیر تک قیام فرما رہے پھر ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ دعا فرمائی پھر واپس تشریف لائے اسی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی نوراللہ مرقدہُما نے فرمایا: استحباب دعاء طویل تکرار دعاء قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنے کی دلیل ہے۔

وقال بعضهم رئيت انس بن مالك رضى الله عنه اتى قبرالنبى ﷺ فوقف فرفع يديه حتى ظننت انه افتتح الصلوة فسلم على النبى ﷺ انصرف وقال مالك رحمه الله فى رواية ابن وهب ولا يمس القبر بيديه

(قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی جلد دوم: ص/70 طبع مصر)

بعض حضرات کہتے ہیں کہ دیکھانے میں حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کو حاضر ہوئے قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر ٹھیر گئے۔ بس اٹھا لیے اپنے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ آپ نے نماز شروع کر دی پھر آپ نے سلام عرض کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر لوٹے اور کہا مالک نے ابن وہب کی روایت میں جب سلام عرض کرتے اور دعا کرتے ٹھیر جاتے اس حال میں کہ آپ کا چہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی طرف ہوتا منہ قبلہ کی طرف اور قریب ہوتے اور سلام کرتے اور نہ چھوتے قبر مبارک اپنے ہاتھ سے: عن ابى حنيفة عن نافع عن عبدالله ابن عمر رضى الله عنهما قال من السنة ان تاتى قبر النبى ﷺ من قبل القلبة وتجعل ظهرك الى القبله

وتستقبل القبر بوجهك ثم تقول السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته (مسند امام اعظمؒ)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا سنت طریقہ یہ ہے کہ تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر سلام کی غرض سے قبلہ کے طرف سے آؤ پشت قبلہ کی طرف اور منہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو پھر اس طرح سلام عرض کرو، السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبركاته۔

فقیر

رانا عبدالجبار خان صاحب نے پوچھا باجی! آپ اپنے اسم مبارک کے ساتھ فقیر کیوں لکھتے ہیں؟

حضرت مرشد خان محمد صاحب نے ارشاد فرمایا: ہمارے حضرات سے ایسے ہی چلا رہا ہے لفظ فقیر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعا میں ہے۔ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ (سورۃ القصص آیت ۲۶)

بولا اے رب تو جو چیز اتارے میری طرف میں اس کا محتاج ہوں جو ایک در پر بھروسہ کرکے پڑا رہے تو أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ کیا اللہ کافی نہیں اپنے بندہ کو۔

فقیر کی حقیقت حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں

حضرت شاہ رؤف احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: فدوی آپ کی محفل فیض منزل میں حاضر ہوا اسی دوران حضور فیض گنجور میں لفظ فقیر کا ذکر آیا مرشد برحق سیدنا قبلہ حضرت شاہ غلام علی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا: کہ

لفظ فقیر میں فا سے مراد فاقہ کشی اور اللہ پر توکل کر کے بیٹھ رہنا ہے۔حرف **قاف** سے مراد قناعت اور جستجو کو چھوڑ دینا ہے حرف **یا** سے مراد یاد الٰہی اور ہر دو جہاں کو فراموش کر دینے سے عبارت ہے۔حرف **ر** ریاضت و مجاہدہ کرنے سے عبارت ہے۔پس جس نے یہ مکمل کر لیا اس نے اپنے مقصد کو لفظ فقیر میں پا لیا کہ **فا** سے فضل **قاف** سے قرب **یا** سے یاری اور **ر** سے رحمت و رویت خداوندی کو حاصل کر لیا۔اگر اس صورتحال کے برعکس ہے تو **فا** سے فضیحت یعنی رسوائی **قاف** سے قہر الٰہی ۔

فقیر کا مطلب حضرت غوث پاک کے یہاں

سیدنا غوث اعظم قطب الاقطاب امام الاولیاء شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز سے کسی نے فقیر کی حقیقت دریافت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا فقیر کے چار حرف ہیں۔ف،ق،ی،ر،فا سے اس بات کی طرف اشارہ ہے **یرجو ویخاف ویقوم بالتقوی** کہ اللہ تعالی کی ذات میں فنا ہو اور اپنی تعریف و توصیف کے خیال سے بالکل فارغ اور خالی ہو نہ تعریف کا خیال ہو نہ دوسروں سے اپنی تعریف کا خواہاں اور جویا۔2 **قاف** سے اشارہ ہے کہ قوت قلب کی طرف۔

اپنے محبوب اللہ عزوجل سے وابستہ ہو اور اس کی مرضیات پر قائم ہو۔3 **یا** سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یعنی اپنے اللہ سے اپنی امیدیں وابستہ رکھے اور اسی کا دل میں خوف و خشیت رہے تقویٰ و پرہیزگاری پر اسی طرح قائم رہے، جو اس ذات عالی کی شایان شان ہے۔4 **را** سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس کے قلب میں رقت و صفائی ہو اور شہوات و خواہشات اور دنیاوی اغراض سے اللہ سبحانہ کے طرف رجوع ہو جن میں یہ اوصاف ہوں وہی فقیر اللہ والا ہے،فقیری یہ نہیں کہ جیب خالی ہو بلکہ فقیری یہ ہے کہ دل ماسوی اللہ سے خالی ہو۔

خواجہ حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو گنج شکر کیوں کہتے ہیں

شیخ الاسلام خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 5 محرم 668ھ ساکن پاکپٹن کے

گنج شکر کے لقب سے شہرت کا سبب یہ ہوا کہ ایک مرتبہ سوداگر سواریوں پر شکر لاد کر ملتان سے دہلی جارہا تھا وہ جب مقام اجودھن پاکپٹن پہنچا تو شیخ الاسلام حضرت خواجہ فرید الدین صاحب قدس سرہ نے اس سے دریافت کیا کہ اونٹوں پر کیا لاد رکھا ہے؟ سوداگر نے جواب دیا کہ نمک، ارشاد فرمایا اچھا ٹھیک ہے نمک ہے تو نمک ہی سہی! جب دہلی منزل پر پہنچ کر بوریاں کھولیں تو نمک سے بھری ہوئی تھیں، شکر کی جگہ نمک دیکھ کر سوداگر کے اوسان خطا ہو گئے سوچ و بچار کے بعد یاد آیا کہ یہ آفت اللہ کی طرف سے ایک درویش کے ساتھ جھوٹ بولنے سے پڑی اپنی منزل سے دوبارہ لوٹ کر حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور معافی مانگی اور کہا حضرت ان بوریوں میں تو شکر تھی آپ نے فرمایا اگر شکر تھی تو اچھا شکر ہی ہوگی، سوداگر نے واپس آکر دیکھا تو شکر ہی تھی اس سے آپ کا لقب گنج شکر شکر کا خزانہ مشہور ہو گیا، حضرت خواجہ کا وقت رحلت جب قریب آیا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور ذکر میں سے مشغول ہوئے کہ آپ کے جسم مبارک کے تمام بالوں سے خون جاری ہو گیا خون کا جو بھی قطرہ زمین پر گرتا تھا اس سے اللہ کا نقش پیدا ہو جاتا حجرے کے باہر تمام متوسلین انتظار میں تھے کہ آواز آئی اس وقت یوصل الحبیب الی الحبیب دوست دوست سے ملے گا بوقت رحلت چار مرتبہ عشاء کی نماز پڑھی اس کے بعد سجدہ میں سر رکھا اور بحق تسلیم ہوئے پھر ایک غیبی آواز آئی جو اجودھن پاکپٹن کے تمام لوگوں نے سنی کہ روئے زمین پر اللہ کی ایک امانت تھی وہ امانت اللہ نے لے لی۔

تصوف کیا ہے

حضرت مولانا خان محمد صاحب سے ایک شخص نے سوال کیا کہ تصوف کیا ہے؟ جواب ارشاد فرمایا اسلام کے تین جز ہیں (۱) عقائد (۲) اعمال (۳) اخلاص، اخلاص کا نام تصوف ہے۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک لمحہ میں ایک شخص کا سفر طے کرانا

مستری صوفی غلام محمد صاحب راوی ہیں کہ دوران سفر حافظ صاحبزادہ محمد عابد صاحب نے حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی سے پوچھا کے بعض اولیاء کرام کے بارے میں سنا ہے کہ منٹو میں سفر طے کر جاتے ہیں اس سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا ایک مرتبہ حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہم سبق ساتھی آپ کو ملنے آیا آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیسے آنا ہوا اس نے کہا زیارت کے لئے آیا ہوں آپ نے فرمایا اچھا ہوا آپ تشریف لائے زیارت تو کرلی! لیکن آپ کے لئے ہمارے ہاں لنگر اور بستر کا بندوبست نہیں وہ صاحب بے تکلف تھے کہنے لگے کھانا بھی کھاؤں گا رات بھی رہوں گا۔ بستر بھی لونگا اس کا جواب سن کر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے لیے اہتمام فرمایا۔ شام کو کھانا کھا کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں جارہا ہوں آپ نے فرمایا! اب بے بوقت ہے حالات ٹھیک نہیں موسم بھی اجازت نہیں دیتا بہتر ہوگا رات یہیں بسر کرلو دو تین مرتبہ سمجھانے سے بھی نہیں سمجھا الٹا اپنے جانے پر اصرار کرنے لگا فرمایا اچھا میاں! اگر تم نہیں مانتے تو تھانہ بھون سے باہر تک تمہارے ساتھ چلتا ہوں جب آپ شہر سے باہر سڑک پر پہنچے تو ارشاد فرمایا میری حدود آ گئی آنکھیں بند کر کے مصافحہ کرتے ہی میرا ہاتھ چھوڑ دیجیو سلام کے بعد جو اس نے آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو اپنے گاؤں کے باہر کھڑا پایا، اس واقعہ سے حضرت خانؒ نے فرمایا ہاں متقدمین میں تو ایسے بہت سے واقعات ہیں جن کا ذکر اہل سنت کی کتب میں محفوظ ہے (از تحفہ صفحہ 457)

خدا اپنے بندہ سے کب پیار کرتا ہے

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں خاص برکت کا راز یہ ہے کہ جو شخص آپ کی ہیئت بناتا ہے اس پر خدا تعالیٰ کو محبت اور پیار آتا ہے کہ یہ میرے

محبوب کا ہم شکل ہے بس یہ وصول کا سب سے اقرب طریق ہے۔

بزرگوں کی نظر سے آدمی کیا سے کیا ہو جاتا ہے

تحفہ نقشبندیہ صفحہ 153 پر مذکور ہے کہ حضرت صوفی محمد اسلم صاحب مدظلہ العالی کا بیان ہے صدیق زماں حضرت ثانی محمد عبداللہ صاحب نور اللہ مرقدہ سے بیعت ہو جانے کے بعد کچھ عرصہ بعد میں نے عرض کیا کہ حضرت میں نے مڈل کیا ہے، مجھے نہ فارسی آتی ہے نہ عربی نہ اس کی کچھ سمجھ آتی ہے یہاں ہر بات فارسی یا عربی میں ہوتی ہے! مجھے اس پر سخت تشویش ہے میں کیا کروں؟ ارشاد فرمایا تم میرے چہرے پر نظر رکھا کرو انشاء اللہ عربی فارسی آنے لگے گی ۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

چنانچہ اللہ کا کرنا ایسا ہی ہوا آج حضرت صوفی صاحب کو ماشاء اللہ فارسی کے ہزاروں اشعار نوک زبان ہیں اور ہر موقع و محل پر روانی کے ساتھ پڑھتے چلے جاتے ہیں یہ فیضان نظر ہی تو ہے، حضرت خواجہ شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا جلال الدین رومیؒ پر نظر کی تو حضرت مولانا پکار اٹھے ۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم

تا غلام شمس تبریزی نہ شد

مولوی اس وقت تک آقائے روم نہ بنا جب تک کہ اس نے شمس تبریزی کی غلامی نہ کر لی، چھ دفتر مثنوی شریف ساڑھے اٹھائیس ہزار اشعار کے علاوہ پچاس ہزار اشعار غزلیات رومی کا مجموعہ دیوان شمس تبریز کا وجود میں آنا اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اپنی نسبت سے ناواقفیت اور واقفیت دونوں فائدہ مند ہیں

حضرت صوفی محمد اسلم صاحب ساکن کوادوا اپنے شیخ مربی صدیق زماں حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہ صاحب نوراللہ مرقدہٗ سے ناقل ہیں. فرمایا بعض سالکین کو بہت کچھ معلوم ومحسوس ہوتا رہتا ہے بعض سالکین کو کچھ بھی نہیں معلوم ہوتا جہل (ناواقف) نسبت ہوتے ہیں: یہ جہل (ناواقفیت) نسبت سالکین خوب ترقی کرتے رہتے ہیں اور یہ بھی کہتے رہتے ہیں کہ ہائے مجھے کچھ محسوس نہیں ہوتا اور محنت کرتے رہتے ہیں. جن سالکین کی محسوسات تیز ہوتی ہیں انہیں مشاہدات بھی ہوتے رہتے ہیں وہ خوشی میں پھولے رہتے ہیں محنت نہیں کرتے! البتہ مرنے کے بعد قبر میں تمام معاملات کھل جاتے ہیں، یہ نسبت نقشبندیہ کسی کو ادھورا نہیں چھوڑتی۔

عورت مزار پر ہرگز نہ جائے مردہ کو تکلیف ہوتی ہے

عورتوں کو قبرستان اور مزارات کی زیارت سے خود کو روکنا اور دور رکھنا چاہیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو قبرستان جانے سے منع فرمایا ہے اس سلسلہ میں حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری کی بعد از وفات ناراضگی دیکھیئے حضرت حاجی محمد اورنگ خان مدظلہ العالی ساکن موسی زئی شریف نے اپنا چشم دید واقعہ سناتے ہوئے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت مرزا محمد لالہ صاحب افغانی نوراللہ مرقدہ جیسے پارسا شریف النفس کو میں نے دیکھا غصہ سے بے قابو بیگانہ زنانی وغیر محرم عورت کو دھکے پر دھکے دیئے جا رہے تھے اور سڑک پر کافی دور تک تو تکارتے چلے گئے مجھے حیرانگی ہوئی ہے اللہ یہ کیا؟ جب واپس تشریف لائے تو میں بھی دیوار کی اوٹ سے سامنے ہوا میں نے عرض کیا حضرت یہ کیا ماجرہ تھا! فرمایا حاجی محمد اورنگ کیا بتاؤں میں برمزار خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری مراقب تھا اب صاحب مزار کا جلال ملاحظہ ہو مجھے خواجہ قندھاری نوراللہ مرقدہ نے غصے سے بار بار فرمایا: چشمہا بند کردہ ای۔ تو آنکھوں کو کیوں بند کئے ہوئے ہو؟ تجھے نظر نہیں آتا بزن ایں زن مرا تنگ کردہ است اس زن

عورت کو مار مجھے تنگ کر رہی ہے میں نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو مزار شریف کے نزدیک ایک عورت برقعہ پہنے کھڑی ہے میں نے اس کو کہا یہاں سے فوراً چلی جا اس نے مجھے جواباً کہا میں نہیں جاتی میں نے اس کو دھکے دے دے کر نکال باہر کیا اور نگ خان شکر کرو میں نے اس کو پیٹا نہیں صرف دھکے دئے ہیں تھی وہ اس کی حقدار کہ اس کے سر پر کھڑاویں (جوتے برسیں) (تحفہ صفہ نمبر 16)

تصور شیخ کی برکتیں دیکھئے

حضرت مفتی صوفی اسلم صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت اقدس ثانی مولانا محمد عبداللہ قدس سرہ نے مجھے فرمایا! صوفی جی! تصور شیخ کر لیا کرو اس کے بعد مجھ پر تصور شیخ کے فوائد ظاہر ہونے لگے۔ (تحفہ/ص 175)

1947ء میں ہجرت کے بعد بہاولپور آ کر آباد ہوئے تو تحصیل دار صاحب نے مجھے مکان الاٹ کر دیا چند یوم بعد تحصیل دار صاحب نے مجھے چپراسی کے ذریعہ طلب کیا، میں جب تحصیل دار صاحب کے سامنے پیش ہوا تو کہنے لگا یہ مکان الاٹ شدہ چھوڑ دو! تمہیں اور اچھا مکان الاٹ کر دوں گا، میں نے کہا صاحب جی! جو اچھا مکان مجھے دینا ہے وہی ان کو دے دو جنہیں یہ دینا ہے اور یہ مکان میرے پاس ہی رہنے دو۔ تحصیل دار صاحب میری بات سن کر آپے سے باہر ہو گیا، کہنے لگا او صوفی! بکواس بند کر! تجھے بولنے کا ڈھنگ کسی نے نہیں سکھایا؟ میں دینا لینا دونوں جانتا ہوں، مجھے جواب دینے کی تمہیں جرات کیسے ہوئی؟ میں نے فوراً سیدی حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہ قدس سرہ کا تصور کیا اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے لگا اس کیفیت میں مجھے ابھی چند منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ تحصیل دار صاحب نے مجھے پوچھا ہندوستان میں تمہارا رقبہ کتنا تھا؟ میں اپنے رقبہ کی تفصیلات بتا رہا تھا اسی دوران تحصیل دار صاحب نے اپنے چپراسی کو چائے کا حکم دیا جب چائے آ گئی تو میری طرف اشارہ کر کے کہا آپ پی لیں۔ میں چائے پینے لگا تو تحصیل دار صاحب نے پٹواری صاحب سے

کہا کاغذات میں خالی رقبہ دیکھ کر بتائیں اس نے کہا 7 مربع کا رقبہ فلاں کے نام کچا لکھا ہے، تحصیل دار صاحب نے کہا اس کا نام کاٹ کر صوفی صاحب کا نام لکھ دیں اور ابھی پکا کر ڈالیں پٹواری صاحب نے ایسا ہی کیا تحصیل دار صاحب رقبہ میرے نام پکا کرنے کے بعد خوشامدانہ لہجہ میں کہنے لگے کہ میری بات کا بُرا نہ مانیں، میں حیران تھا یا اللہ! تھوڑی دیر پہلے کیا کیفیت تھی اب کیا ہے۔ یہ سب تصور شیخ کی برکات تھیں۔ (تحفہ ص/175)

چمٹے رہو ایک دن منزل پر پہنچ جاؤ گے

حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہ قدس سرہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: صوفی جی! چیونٹی کبوتر کے پنجہ سے چپٹ کر کعبہ پہنچ گئی تھی تم بھی چپٹے رہو ایک نہ ایک دن منزل پر پہنچ جاؤ گے۔ (تحفہ ص/175)

کلکٹر صاحب آپ ملازمت نہ چھوڑیں

حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہ قدس سرہ کے قیام لاہور کے دوران خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ سے حسب معمول ڈاک پہنچی تو اس میں کلکٹر کسٹمز کراچی کا خط بھی تھا جس کا مضمون قریب قریب یہ تھا کہ اس جگہ حرام ضرور لینا پڑتا ہے، اگر انکار کیا جائے تو لوگ حیلوں بہانوں سے چھوڑ جاتے ہیں، مجھے یہ حرام مال دیکھ کر راہ فرار ممکن نہیں اگر حضور اجازت دیں تو میرا دل چاہتا ہے کہ یہ نوکری چھوڑ کر کوئی اور ملازمت اختیار کرلوں تاکہ رزق حلال میسر آسکے اور اس نے اپنے گھریلو اخراجات کی تفصیل بھی لکھی خط کا مضمون سنتے ہی خادم کو ارشاد فرمایا: آپ کا خیال بہت عمدہ ماشاء اللہ! اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی ترقیاں اور فکر آخرت نصیب فرمائے (آمین) ملازمت نہ چھوڑیں پھر اچھی ملازمت حاصل کرنے میں سخت دشواری ہوگی۔ اگر آپ نے یہ ملازمت چھوڑ دی تو اس کرسی پر آنے والا امت کو لوٹ کر کھا جائیگا جبکہ اس امت مرحومہ کو آپ جیسے خدا ترس افسران کی اشد ضرورت ہے۔ آپ رشوت کے لئے خود کسی سے سوال نہ کریں جو خود دے انکار نہ کریں اور مشتبہ مال اپنے استعمال میں نہ لائیں بلکہ مدرسہ کے طلباء و غرباء میں تقسیم کر دیا کریں۔ یاد رہے اس تقسیم

میں ثواب کی نیت ہرگز نہ کریں کیونکہ حرام میں ثواب کی نیت کفر ہے۔احباب مجلس حضرت ثانی مولانا عبداللہ قدس سرہ کا یہ جواب سن کر ششدر رہ گئے جواب کی سادگی لیکن کلام کی جامعیت اور امت محمدیہ ﷺ کی خیرخواہی پر ایسی گہری نظر کہ سبحان اللہ بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔جن احباب کوحضرت کے بلانے پر حیرانگی ہوئی تھی اس وقعہ سے اللہ نے ان کا شرح صدر کر دیا۔(تحفہ/ص178)

مردتو وہ ہے جودین دنیادونوں کوساتھ رکھے

حضرت صوفی عبدالعزیز صاحب مدظلہ العالی حال مقیم خانقاہ شریف بیان کرتے ہیں حضرت مولانا محمد ثانی عبداللہ صاحب نوراللہ مرقدہ کی خدمت میں ایس پی فضل محمود خاں صاحب نے عریضہ لکھا حضور!جی چاہتا ہے نوکری چھوڑ کر آپ کے یہاں آجاؤں؟ارشاد فرمایا:مردتو وہ ہے جودین بھی رکھےاور دنیا بھی۔

یہاں ایس پی نہ بننادرویش بننا

حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہ قدس سرہ نے ایک بار ایس پی سردار فضل محمود خان صاحب سے مخاطب ہوکرفرمایا:اچھے ایس پی نہ بنیں درویش بنیں کھانا کھا کرخود اپنا برتن دھویا کرتے لنگرخانے میں جمع کرایا کر(یہاں خانقاہ میں)ایس پی نہ بننا درویش بننا!کھانا کھا کر برتن خود ددھوکرلنگرخانہ میں جمع کرایا کرو خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ شریف کی حاضری میں ایک مرتبہ موصوف ایس پی صاحب برتن خود دھو رہے تھے میں(صوفی عبدالعزیز مدظلہ)نے کہا لاؤمیں برتن صاف کردوں؟کہا آپ مجھے درویش نہیں بننے دیتے!

تراویح پر پیسہ لینا قرآن کو بیچنا ہے جوحرام ہے

آج کل تراویح میں قرآن سنانے پر اجرت لینے دینے کا رواج عام ہوگیا ہےاوراب یہ رسم اس حدکوپہنچ چکی ہے کہ اس معاملے کو براتو کیا مستحسن ومحبوب سمجھا جانے لگا ہے،حالانکہ یہ

ناجائز اور قبیح رسم ہے؛ کیونکہ عبادت پر اجرت لینے دینے کو شریعت اسلامیہ نے ناجائز قرار دیا ہے ۔ چناں چہ اس سلسلہ میں متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں مثلاً:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ اَخَذَ قَوْساً عَلٰی تَعْلِیْمِ الْقُرْآنِ قَلَّدَہُ اللہُ قَوْساً مِّنْ نَارٍ ۔» (اعلاء السنن:١٦/ ١٦٦)

''جو شخص قرآن کی تعلیم پر (بطور اجرت) کمان لے تو اللہ تعالی اس کے گلے میں آگ کی کمان ڈالیگا۔''

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں سوائے عبدالرحمن بن یحییٰ رحمہ اللہ کے۔ بیہقی رحمہ اللہ نے ان کو ضعیف قرادیا ہے، مگر ابوحاتم، ابن حبان رحمہما اللہ جیسے ائمہ حدیث نے ان کی توثیق کی ہے۔ (تہذیب التہذیب:٦/ ٢٩٤)

لہٰذا یہ روایت حسن ہوگی۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ یَتَأَکَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَوَجْهُهُ عَظْمٌ لَیْسَ عَلَیْهِ لَحْمٌ ۔»

(جو شخص اس لیے قرآن پڑھتا ہے کہ اس کے ذریعے سے لوگوں سے لیکر کھائے تو قیامت میں اس کو اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کا چہرہ صرف ہڈی ہی ہڈی ہوگا، اس پر گوشت نہ ہوگا۔ (شعب الایمان:٢/ ٥٣٢)

(٣) امام احمد اسحاق ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے حضرت عبدالرحمن بن شبلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ مت کھاؤ۔ (الدرایۃ مع الہدایہ:٣/ ٢٨٧)

ان روایات اور اس معنی کی دیگر روایات کے پیش نظر فقہائے احناف نے عبادات پر اجرت کو

ناجائز قرار دیا ہے۔ چناں چہ صاحب ھدایہ فرماتے ہیں:

’’والاصل عندنا ان کل طاعة یختص بها المسلم لا یجوز الاستیجار علیه۔‘‘ (ہدایہ:۳/۲۸۷)

(ہمارے نزدیک اصل یہ ہے کہ ہر وہ عبادت جو مسلمان کے ساتھ خاص ہے، اس پر اجرت لینا دینا ناجائز ہے۔)

فقہ حنفی کی مشہور کتاب ’’شرح وقایہ‘‘ میں ہے:

’’والاصل عندنا انه لا یجوز الاجارۃ علی الطاعات ولا علی المعاصی۔‘‘ (شرح وقایہ:۲۹۹)

(ہمارے نزدیک اصل یہ ہے کہ عبادات اور معاصی پر اجارہ جائز نہیں۔

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ اصل وظاہر مذہب میں عبادات وطاعات پر اجرت لینا دینا جائز نہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ تراویح اور اس میں تلاوت کلام اللہ دونوں عبادات ہیں، لہٰذا اس پر بھی اجرت لینا دینا جائز نہ ہوگا۔ چناں چہ اکابر علما وفقہا نے اس کو صاف وصریح الفاظ میں ناجائز قرار دیا ہے۔

ہم یہاں چند اکابر کے فتاوی نقل کرتے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ مذکورہ بالا دلائل کی بنا پر حضراتِ علما نے تراویح اور ختم قرآن پر اجرت کو ناجائز قرار دیا ہے:

حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’رمضان شریف میں جو قرآن پاک تراویح ونوافل میں سنایا جاتا ہے، اس کی اجرت لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ اور آمدنی مساجد سے یہ خرچ اور بھی زیادہ برا ہے، بلکہ متولی پر اس کا ضمان آئے گا۔‘‘ (فتاوی رشیدیہ)

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے ایک طویل فتوی کے آخر میں

فرمایا ہے: ’’حاصل جواب یہ ہوا کہ رواج مذکور فی السوال (یعنی حافظ کو دینے کا رواج) محض باطل اور مخالف شرع ہے۔اور ایسا ختم ہرگز موجب ثواب نہیں؛ بل کہ موجب معصیت ہے۔‘‘ (امداد الفتاوی: ۱/۴۸۱)

مولانا مفتی عزیز الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’اجرت دینا اور لینا قرآن کریم کے سننے اور پڑھنے کے لیے جائز نہیں اور اس میں کسی کو ثواب نہیں ملتا، نہ پڑھنے والے کو، نہ سننے والے کو اور سنتِ ختم قرآن اس طرح پر ادا نہیں ہوتی۔‘‘ (عزیز الفتاوی: ۶۶۳)

مولانا شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ’’تراویح میں ختم قرآن پر اجرت مقرر کر لینا خواہ صراحۃً ہو، جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں یا بطورِ عرف وعادت ہو جیسا کہ عموماً آج کل رائج ہے، دونوں صورتوں میں جائز نہیں۔‘‘ (امداد المفتین: ۳۶۳)

حضرت مولانا محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ’’اجرت مقرر کر کے امام کو تراویح کے لیے بلانا مکروہ ہے‘‘۔ (فتاوی محمودیہ: ۲/۳۵۱)

ان تمام عبارات سے ثابت ہوا کہ تراویح میں ختم قرآن پر اجرت لینا اور دینا ناجائز ہے۔اس کے علاوہ اس سلسلے میں ایک صریح روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آئی ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے بھی اس کو ناجائز قرار دیا ہے۔ چناں چہ علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے ’’اعلاء السنن‘‘ میں بحوالہ ’’محلی‘‘ یہ روایت نقل کی ہے:

’’أَنَّ عَمَّارَ ابْنَ يَاسِرٍ اَعْطٰى قَوْماً قَرَءُوْا الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَكَرِهَهٗ فَقَالَ عُمَرُ اَوَ يُعْطٰى عَلٰى كِتَابِ اللهِ ثَمَناً؟‘‘۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کو جنہوں نے رمضان میں قرآن پڑھا تھا کچھ دیا، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو آپ نے اس کو برا سمجھا اور ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کتاب اللہ پر بھی کچھ قیمت دی جاتی ہے؟‘‘ (اعلاء السنن: ۱۶/۱۶۹)

اس روایت سے یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان میں ختم قرآن پر کچھ

دینے کو مکروہ و برا سمجھا، حالاں کہ یہاں دینے اور لینے والے کا مقصد اجرت نہیں تھا اور نہ ہی اس کا وہاں کوئی عرف و رواج تھا۔ خیال فرمایئے کہ جہاں بطور اجرت دینا اور لینا ہوتا ہو اور اس کا رواج ہو، وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کیا فیصلہ ہوگا؟ الغرض تراویح میں ختم قرآن پر اجرت سراسر ناجائز ہے اور اسی وجہ سے حضرات علما نے بلا اجرت تراویح پڑھانے والے حفاظ نہ ملنے کی صورت میں غیر حافظ کے پیچھے ''الم ترکیف'' سے تراویح پڑھ لینے کا فتوی دیا ہے۔

چنانچہ مرشدی مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب دامت برکاتہم اپنی تصنیف ''تعلیمات اسلام'' میں فرماتے ہیں:

''اگر حافظ صاحب کچھ لیکر قرآن شریف سنائیں تو ہرگز نہ سنیے! بلکہ ''الم ترکیف'' سے کوئی ناظرہ خواں تراویح پڑھا دے، یہ بہتر ہے کچھ لے کر قرآن شریف سننے سنانے سے، یہ قرآن شریف کو بیچنا ہے اور یہ حرام ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: { وَلَا تَشْتَرُوْا بِآيَاتِيْ ثَمَناً قَلِيْلاً } (تعلیمات اسلام: ۲/۱۰۰)

اب بحث یہ رہ جاتی ہے کہ پھر علما و فقہا نے پنجوقتہ نمازوں کی امامت، تعلیم قرآن و حدیث وفقہ، اذان و وعظ وغیرہ عبادات پر اجرت کو کیوں اور کیسے جائز قرار دیا ہے؟ اور ان پر اجرت اگر جائز ہے تو تراویح پر کیوں ناجائز ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ حضرات فقہا نے ان عبادات پر اجرت کو ضرورت شرعی کی بنا پر جائز قرار دیا ہے۔ اور وہ ضرورت یہ ہے کہ ان چیزوں پر اجرت نہ دی جائے تو یہ اہم فرائض وشعائر اسلام ضائع ہو جائیں گے۔ کیوں کہ یہ روزانہ کی ضروت کی چیزیں ہیں اور ان میں لگنے والے کو مستقل اور اچھا خاصا وقت قربان کرنا پڑے گا اور اپنے آپ کو ان کی خاطر محبوس کرنا ہوگا۔ پس اگر ان حضرات کا وسیلۂ معاش کچھ نہ ہوگا تو بھلا وہ ان چیزوں کو کس طرح پورا کریں گے؟ اس لئے بضرورت شرعی اس کو جائز قرار دیا گیا۔ اس کے برخلاف تراویح فرض و واجب نہیں اور نہ ہی

تراویح میں ختم قرآن فرض و واجب ہے؛ بلکہ مستحب اور زیادہ سے زیادہ سنت ہے، پھر یہ سال میں ایک ماہ کا عمل ہے اور اس ماہ میں بھی صرف تھوڑا سا وقت اس کے لئے لگتا ہے، مستقل وقت دیکر محبوس ہو جانے کی اس میں نوبت نہیں آتی، لہٰذا یہ شرعی ضرورت کے دائرہ سے خارج ہے۔ اس لئے اس کو اصل حکم کے مطابق حرمت کے حکم میں رکھا گیا ہے۔ اس تفصیل سے دونوں قسم کی عبادات میں فرق واضح ہو گیا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ختم قرآن پر دی جانے والی رقم اجرت نہیں ہدیہ ہے۔ مگر یہ سراسر غلط ہیں کیوں کہ ہدیہ وہ ہوتا ہے جو بلاعوض محض طیب خاطر سے دیا جائے اور اس میں جبر و اکراہ نہ ہو اور تراویح کی اجرت کے مسئلہ میں جبر و اکراہ بھی ہوتا ہے اور عوض کا شبہ بھی موجود ہے۔ لہٰذا اس کو ہدیہ قرار دینا غلط ہے۔ بعض فرماتے ہیں کہ اجرت مقرر کرنے اور شرط کرنے سے یہ ناجائز ہوتا ہے، اگر شرط نہ لگائے تو جائز ہے۔ مگر یہ بھی صحیح نہیں، کیونکہ فقہ کا قاعدہ ہے کہ ''المعروف کالمشروط۔'' (قواعد الفقہ: ۱۲۵)

کہ جو عرف میں رائج ہو وہ مشروط کی طرح ہے۔ لہٰذا جب تراویح پر لینے دینے کا رواج ہو گیا تو اب بلا شرط لینا بھی ناجائز ہوگا، جیسے شرط کر کے لینا ناجائز ہے۔

بعض نے یہ حیلہ بھی بیان کیا ہے کہ پنج وقتہ نمازوں میں سے ایک دو وقت کی امامت بھی تراویح کے ساتھ کر لے تو اجرت لینا جائز ہے؛ مگر یہ بھی لغو ہے، کیوں کہ کسی بھی چیز کا صحیح و غلط ہونا اس کے مقصد کے لحاظ سے ہوتا ہے اور یہاں چوں کہ مقصد تراویح ہے نہ کہ امامت، اس لیے یہاں امامت کا اعتبار نہ ہوگا؛ بلکہ تراویح کا ہوگا اور تراویح پر اجرت لینا ناجائز ہے۔ لہٰذا یہ تاویل بھی غلط ہو گئی۔

اور بعض نے کہا ہے کہ ہم اس عبادت کی اجرت نہیں لیتے ہیں؛ بلکہ اتنے وقت تک محبوس ہو جانے کا نفقہ لیتے ہیں۔ مگر اس کا جواب بقول حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ ہے کہ: ''یہ توجیہ (تاویل) حبس کی مخصوص ہے صورت ضروت کے ساتھ اور جہاں ضرورت مذکورہ نہ ہو، وہاں یہ تاویل مقبول نہ ہوگی۔ ورنہ طاعت کی ایک فرد بھی باقی نہ رہے گی جس پر حرمت استیجار کا حکم کیا جائے۔'' (امداد الفتاوی: ۱/ ۴۷۹)

حاصل یہ ہے کہ حبس کی وجہ سے نفقہ ملنا اور اس کا جائز ہونا اس وقت ہے، جب کہ وہ کام ضروری ہو، اور تراویح اور اس میں قرآن کا ختم ضروری نہیں، لہٰذا یہ تاویل مقبول نہیں ۔غرض یہ کہ تراویح پر اجرت ناجائز ہے، اور اس کے جواز کی کوئی تاویل وتوجیہ ممکن نہیں، لہٰذا اس سے احتراز کرنا چاہئے ۔

تراویح پر اجرت لینا اور دینا کیوں درست نہیں؟

اصل حکم تو یہی ہے کہ طاعات (عبادت) پر اجرت لینا اور دینا جائز نہیں ہے، مگر متاخرین نے بقاء دین کی ضرورت کو ملحوظ رکھ کر تعلیم القرآن، امامت، اذان وغیرہ چند چیزوں پر اجرت لینے دینے کے جواز کا فتویٰ دیا ہے، جن چیزوں کو مستثنیٰ کیا ہے جواز کا حکم انہی میں منحصر رہے گا، تراویح مستثنیٰ کردہ چیزوں میں نہیں ہے، اس لئے اصل مذہب کی بنیاد پر تراویح پر اجرت لینا اور دینا ناجائز ہی رہے گا۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ۶/ ۲۵۶، مکتبہ دارالاشاعت، کراچی)

کیا غریب حافظ کے لئے تراویح پر اجرت جائز ہے؟

قرآنِ کریم پڑھنے پر معاوضہ لینا غریب ہو یا امیر، کسی کے لئے جائز نہیں ہے، غریبوں کی مدد کرنی ہے تو کسی اور عنوان سے مدد کی جائے۔ یحرم القاري للدنيا والاٰخذ والمعطي آثمان۔ (شامي ۶/۵۶ کراچی، ۹/۷۷ زکریا)

تراویح میں تیز رفتار حافظ کے پیچھے قرآن سننا کیسا ہے؟

تراویح کی نماز میں عام نمازوں کی نسبت ذرا تیز پڑھنے کا معمول تو ہے، مگر ایسا تیز پڑھنا کہ الفاظ صحیح طور پر ادا نہ ہوں اور سننے والوں کو سوائے **یعلمون تعلمون** کے کچھ سمجھ میں نہ آئے حرام ہے، ایسے حافظ کے بجائے الم ترکیف سے تراویح پڑھ لینا بہتر ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ۳/ ۶۱، کتب خانہ نعیمیہ دیوبند)

تراویح پر اجرت لینا

حافظ لوجہ اللہ تراویح پڑھائے ۔ اور مقتدی خوشی سے تعاون کریں تو جائز ہے۔ لیکن لینے

دینے کا طریقہ رائج ہوگیا ہے اس لئے حافظ کے دل میں لالچ اور حرص پیدا ہوتی ہے، اور نمازیوں کو بھی دینے کی فکر ہوتی ہے۔ ''لہذا بقاعدہ المعروف کالمشروط'' معاوضہ (مختانہ) کے حکم میں اور اس کے ہم مثل ہوجاتا ہے اس لئے کراہت سے خالی نہیں، گناہ کا موجب ہے۔ حفاظ کرام کیوں اپنے کو اجر عظیم سے محروم کرتے ہیں شامی میں ہے۔ وان القراءۃ لشئی من الدنیا لا یجوز وان لأ خذ والمعطی آثمان یعنی دنیا کی کسی چیز کے لئے قراءت ناجائز ہے لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہیں۔'' (شامی ج ۱ ص ۶۸۷ باب قضاء الفوائت مطلب فی بطلان الوصیۃ بالختمات والتھلیل ج ۵ ص ۴۷ کتاب الاجارۃ الاستئجار علی الطاعات)

حدیث شریف میں ہے: اقرؤا القرآن ولا تأ کلوا بہ شامی کتاب الاجارۃ مطلب فی الاستئجار علی الطاعات یعنی قرآن پڑھو اور اس کو کسب کا ذریعہ نہ بناؤ۔ لہذا حفاظ کرام کو سوچنا چاہئے کہ دنیا کے چند ٹکوں کے خاطر خدا کی عطا کردہ عظیم نعمت کا غلط استعمال کر کے گناہ کا ارتکاب کیوں کیا جائے؟ اگرچہ مقتدیوں کو تراویح پڑھنے اور قرآن سننے کا ثواب مل جائے گا انشاء اللہ (مگر اتنا نہیں جتنا لوجہ اللہ پڑھانے والے امام کے پیچھے ملتا ہے۔)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ (قرآن) سننا جدا عمل ہے اس میں کوئی امر مانع ثواب نہیں۔ اس کا ثواب ہوگا (امداد الفتاویٰ تتمہ ثالث ص ۶۳)

جس جگہ لوجہ اللہ قرآن سنانے والا حافظ نہ ملتا ہو اور قرآن سننے سے محرومی کی نوبت آتی ہو تو مجبوراً یہ طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے کہ امام تراویح کو رمضان کے لئے نائب امام مقرر کرلیا جائے اور اس کے ذمہ مغرب عشاء اور دو تین نمازیں پڑھانا لازم کردیا جائے تو اجرت لینے دینے کی جواز کی صورت ہوجائے گی۔ فتاویٰ رحیمیہ جلد اول (جدید ترتیب کے مطابق اسی باب میں تراویح پڑھانے پر معاوضہ، کے عنوان کے تحت دیکھ لیا جائے۔ مرتب) فقط واللہ اعلم بالصواب۔

تراویح پر اجرت لینا اور دینا کیوں درست نہیں؟

اصل حکم تو یہی ہے کہ طاعات (عبادت) پر اجرت لینا اور دینا جائز نہیں ہے، مگر متاخرین نے

بقاء دین کی ضرورت کو ملحوظ رکھ کر تعلیم القرآن، امامت، اذان وغیرہ چند چیزوں پر اجرت لینے دینے کے جواز کا فتویٰ دیا ہے، جن چیزوں کو مستثنیٰ کیا ہے جواز کا حکم انہی میں منحصر رہے گا، تراویح مستثنیٰ کردہ چیزوں میں نہیں ہے، اس لئے اصل مذہب کی بنیاد پر تراویح پر اجرت لینا اور دینا ناجائز ہی رہے گا۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ٦/ ٢٥٦، مکتبہ دارالاشاعت، کراچی)

ختم قرآن کی شب حافظ کو پھول پہنانا درست ہے یا نہیں؟

ختم قرآن کی شب حفاظ کو پھولوں کے ہار پہنائے جاتے ہیں، یہ رواج بُرا اور قابلِ ترک ہے اور اس میں اسراف بھی ہے، اگر حفاظ کی عزت افزائی مقصود ہے تو ان کو عربی رومال یا شال کیوں نہیں پہناتے ہیں؟! (فتاویٰ رحیمیہ: ٦/ ٢٥٨، مکتبہ دارالاشاعت، کراچی)

مسجد کا مستقل امام تراویح کی اجرت لے سکتا ہے یا نہیں؟

جو شخص کسی مسجد میں پہلے سے امام مقرر ہو تو اس کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ رمضان المبارک میں تراویح بھی پڑھائے، جس طرح اس کی ذمہ داری میں یہ بھی ہے کہ جمعہ کی نماز پڑھائے، موقع آجائے تو عید کی نماز بھی پڑھائی، جنازے کی نماز پڑھائے اور اگر مقررہ امام کسی وجہ سے (مثلاً حافظ نہ ہو یا کوئی عذر ہو) تراویح میں قرآن ختم کرنے سے عاجز ہو تو وہ الم ترکیف سے پڑھانے کا ذمہ دار ہے، اس لئے اس صورت میں مقررہ تنخواہ کے علاوہ جو کچھ مسجد کی طرف سے دیا جائے گا وہ تراویح ہی کی اجرت ہوگی جس کا ناجائز ہونا بالکل ظاہر ہے، یہ حیلہ کر کے لینا کہ میں مسجد کا امام ہوں اور امامت کی تنخواہ لیتا ہوں، اس کے حق میں مفید نہ ہوگا بلکہ حق یہ ہے کہ مقررہ امام کے بارے میں اس کو حیلہ کہنا بھی درست نہیں، اس کی تنخواہ تو پہلے سے متعین اور مقرر ہے، پھر مستقل اجرت یا خاص رمضان المبارک میں تنخواہ میں اضافہ کس بنیاد پر ؟! (فتاویٰ رحیمیہ: ٦/ ٢٦٤، مکتبہ دارالاشاعت، کراچی)

تراویح میں ہونے والی کوتاہیوں سے بچنا ضروری ہے!

تراویح سنت مؤکدہ ہے اور اس میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا بھی سنت ہے، قرآن

مجید پڑھنے میں صحت کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے، حروف بدل جانے سے یعنی س کی ص یا ث، اسی طرح ص کی جگہس یا ث، ض کی جگہ ز یا ذ، ذ کی جگہ ض یا ز، ت کی جگہ ط، ط کی جگہ ت وغیرہ پڑھنے سے لحن جلی لازم آتا ہے اور کبھی اس قسم کی غلطی سے معنی بدل کر نماز فاسد ہوجاتی ہے، مد، غنہ، اخفاء اور اظہار کی غلطی لحن خفی ہے، اس سے نماز تو فاسد نہ ہوگی مگر بڑی فضیلتوں سے محرومی ہوگی، رمضان المبارک جیسے مقدس اور مبارک مہینے میں اگر تراویح میں باقاعدہ اور پوری صحت، دلچسپی اور ذوق وشوق کے ساتھ قرآن مجید ختم نہ کیا جائے تو اس سے زیادہ محرومی اور کیا ہوگی؟

تیز پڑھنا مطلقاً قابل مذمت نہیں ہے، اسی لئے قراء نے قراءت کے تین درجے مقرر کئے ہیں، ترتیل، تدویر اور حدر، ترتیل میں آہستہ پڑھا جاتا ہے، تدویر میں اس سے تیز اور حدر میں اس سے تیز، مگر شرط یہ ہے کہ صحت اور صفائی میں کوئی خامی نہ آنے پائے، جو امام تراویح ایسا جلدی اور تیز پڑھتا ہو کہ پاس والے مقتدیوں کو بھی سمجھ میں نہیں آتا تو ایسی قراءت نہ ہونے کے برابر ہے اور اگر ایسی غلطی ہوجائے کہ جس سے لحن جلی لازم آئے اور معنی بدل جائے تو ایسی صورت میں کسی کی بھی تراویح نہ ہوگی اور رمضان المبارک میں تراویح کے اندر ایک مرتبہ قرآن ختم کرنے کی جو سنت ہے وہ سنت بھی کسی کی ادا نہ ہوگی۔

امام پر لازم ہے کہ صحیح صحیح پڑھے، تمام حروف مخارج سے ادا کرنے کا اہتمام کرے اور مقتدیوں پر بھی لازم ہے کہ ایسے شخص کو امام بنائیں (فرض نماز ہو یا تراویح) جو قرآن مجید صحیح صحیح پڑھتا ہو، آج کل حفاظ اور لوگوں نے تراویح میں بہت ہی لاپرواہی اختیار کر رکھی ہے، جس میں مسجد میں جلد تراویح پوری ہوتی ہو اور جو حافظ غلط سلط پڑھ کر جلد ختم کردیتا ہو نہ سنت کے مطابق رکوع وسجدہ کرتا ہو نہ قومہ وجلسہ میں تعدیل ارکان کی رعایت کرتا ہو اس کی تعریف کی جاتی ہے، کس قدر افسوس کی بات ہے یہ صورت بھی ہجران قرآن (قرآن چھوڑنے) میں داخل ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ۶/ ۲۶۷، مکتبہ دارالاشاعت، کراچی۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/ ۲۵۷، مکتبہ دارالعلوم دیوبند)

معاوضہ کی نیت ہو اور زبان سے نہ کہے تو کیا اس صورت میں بھی لین دین ناجائز ہے؟

اجرت پر قرآن شریف پڑھنا درست نہیں ہے اور اس میں ثواب بھی نہیں ہے اور المعروف کالمشروط کے حکم کے تحت جن کی نیت لینے دینے کی ہے وہ بھی اجرت کے حکم میں ہے اور ناجائز ہے، اس حالت میں صرف تراویح پڑھنا اور اجرت کا قرآن شریف نہ سننا بہتر ہے اور صرف تراویح ادا کر لینے سے قیامِ رمضان کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۴/ ۲۴۶، مکتبہ دار العلوم دیوبند)

حافظ کو آمد ورفت کا کرایہ دینا اور کھانا کھلانا کیا معاوضہ میں داخل ہے؟

حافظ کو آمد ورفت کا کرایہ دے کر باہر سے بلانا اور اس کا قرآن شریف بلا معاوضہ سننا جائز ہے اور موجبِ ثواب ہے اور جبکہ وہ باہر سے آیا ہو اور بلایا ہوا مہمان ہے تو اس کو عمدہ کھانا کھلانا جائز اور باعثِ ثواب ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۴/ ۲۹۴، مکتبہ دار العلوم دیوبند)

عورتوں کی تراویح کا طریقہ کیا ہے؟

عورتوں کا تراویح پڑھنے کا صحیح طریقہ اور قرآن کریم ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی حافظ محرم ہو تو اس سے گھر پر قرآن کریم سن لیا کریں اور نامحرم ہو تو پس پردہ رہ کر سنا کریں، اگر گھر میں حافظ کا انتظام نہ ہو سکے تو الم ترکیف سے تراویح پڑھ لیا کریں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ۳/ ۶۹، کتب خانہ نعیمیہ دیوبند۔ فتاویٰ رحیمیہ: ۶/ ۲۳۳، مکتبہ دار الاشاعت، کراچی۔ کتاب الفتاویٰ: ۲/ ۳۹۶، کتب خانہ نعیمیہ دیوبند)

تراویح میں سجدۂ تلاوت کے بعد سورۂ فاتحہ دوبارہ پڑھے تو کیا حکم ہے؟

تراویح میں سجدۂ تلاوت کے بعد اگلا فرض رکوع کا ہے، اس کی ادائیگی قراءت کے بعد ہونی چاہیئے، مگر قراءت کی کوئی حد متعین نہیں، جتنی چاہے قراءت کرے اور جس جس سورت

کی چاہے قراءت کرے، رکوع سے پہلے اس کو مختصر اور طویل قراءت کرنے کا اختیار ہے، اس میں طوالت اور تاخیر سے سجدۂ سہو لازم نہیں آئے گا، لہٰذا اس صورت میں بھی یعنی سجدۂ تلاوت کے ادا کرنے کے بعد پھر سورۂ فاتحہ پڑھنے سے سجدۂ سہو لازم نہ ہوگا۔(فتاویٰ رحیمیہ:۶/ ۲۳۴، مکتبہ دارالاشاعت، کراچی)

تراویح میں ختم قرآن کے بعد شیرینی تقسیم کرنا کیسا ہے؟

تراویح میں ختم قرآن کے وقت شیرینی تقسیم کے سلسلہ میں یہ باتیں یاد رکھنا ضروری ہیں:

(۱) تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر شیرینی تقسیم کرنا ضروری نہیں ہے، لوگوں نے اُسے ضروری سمجھ لیا ہے اور بڑی پابندی سے اس پر عمل کیا جاتا ہے، لوگوں کو چندہ دینے پر مجبور کیا جاتا ہے، مسجدوں میں بچوں کا اجتماع اور شوروغل وغیرہ خرابیوں کے پیش نظر اس دستور کو موقوف کر دینا ہی بہتر ہے۔

(۲) امام تراویح یا اور کوئی ختم قرآن کی خوشی میں کبھی کبھی شیرینی تقسیم کرے اور مسجد کی حرمت کا لحاظ رکھے تو درست ہے۔

(۳) مسجد کا فرش خراب نہ ہو، خشک چیز ہو اور مسجد کی بیحرمتی نہ ہو تو درست ہے، بہتر یہ ہے کہ دروازے پر تقسیم کی جائے۔(فتاویٰ رحیمیہ:۶/ ۲۴۳، مکتبہ دارالاشاعت، کراچی)

حافظوں کے لئے تراویح کا پیسہ لینا کیسا ہے؟

دستور اور رواج کے مطابق حافظ کو جو دیا جاتا ہے وہ بھی شرعی طور پر جائز نہیں ہے؛ اس لئے کہ حافظ صاحب کو معلوم ہے کہ مجھے کچھ پیش کریں گے اور مقتدیوں کے دلوں میں بھی یہ بات رہتی ہے کہ جاتے وقت حافظ کو کچھ دینا ہے؛ لہٰذا یہ بھی ''المعروف کالمشروط'' کے تحت داخل ہوکر نام کا نذرانہ ہے، درحقیقت اجرت ہے جو کہ جائز نہیں ہے۔ اور اس طرح حافظ صاحب کو دینے کے لئے چندہ کرنا نیز اس میں زور دباؤ سے کام لینا جائز نہیں ہے، بہرحال خوشی سے دیتے ہوں یا دباؤ سے ہر

حال میں ناجائز ہے۔(مستفاد: ایضاح المسائل/ ۲۷،شامی کتاب الإجارۃ، باب الإجارۃ الفاسدۃ، زکریا ۹ /۷۶، کراچی ۶ / ۵۵)

سامع کی اجرت

جس طرح تراویح میں قرآن سنانے والے کو اجرت دینا اور لینا دونوں جائز نہیں، اسی طرح لقمہ دینے والے سامع کو اجرت لینا اور دینا بھی ناجائز اور حرام ہے، حضرت تھانویؒ نے تعلیم قرآن پر قیاس کرتے ہوئے کسی زمانہ میں اس کے جواز کا فتویٰ دیا تھا، پھر حضرت تھانویؒ نے اس فتویٰ سے رجوع فرمالیا تھا، جو"التذکیر والتہذیب ص: ۸۳" میں مذکور ہے؛ اس لئے پہلے فتویٰ سے رجوع کر کے عدم جواز کا فیصلہ دیا ہے۔(مستفاد: ایضاح المسائل/ ۲۶، احسن الفتاوی ۳/ ۵۱۶،فتاوی دارالعلوم ۴ / ۲۹۵)(شامي، کتاب الإجارۃ، باب الإجارۃ الفاسدۃ، زکریا ۹ / ۷۷، کراچی ۶ /۵۶)